[illegible]

معجزات ظاہریہ باطنی وارضی وسماوی کو شنیدہ دل تصدیق واعتقاد کو کام فرمایا اور تابعین اور تبع
تابعین نے بھی مضمون خاص اس معجزہ نقش قدم کو نقش دل صفا منزل اپنی کیا اور سطور اتقان خاطر
عقیدت مظہر اور انکی ساعی اور دلیل ہدایت رہی جنکی محدثین واہل سیر کو سند ہوئی یعنی
عترت وآل واصحاب مطہرۃ القلوب مخزن العلوم اور اہل بیت اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا الذین ہم کالنجوم
بایہم اقتدیتم اہتدیتم کرمہم اللہ ورضی عنہم ورضوا عنہ اور رحمت برجمیع اولیاء اللہ تعالی کے اور
محدثین پر ہو نیز ایسے معجزوں سے اپنی اوراق تصنیفات وتالیفات کو زینت دی اور الواح
سینہ بے کینہ مومنین باصفا اور صحایف خواطر مسرات از ضغینہ معتقدین اہل ولا اور طبایع
موزون مطابع متوسلین اہل التقا پر باعث اور سبب نقش اور انتقاش کے ہوئے رحمہم اللہ وغفرلہم واسکنہم
بحبوحۃ جنانہ ورضوانہ بعد حمد وصلوۃ کی اول سبب تالیف میں اس مجموعہ شریفہ کی کتابہ ہی فقیر حقیر
خاک پائے موالیان حضرت سرور انبیاء ومرسلین بندہ مسکین محمد فریدالدین عفی عنہ کرای بیا سو
مسلمانو ایمان والو رتبہ شناسان حضرت افضل الانبیا مقام خوف وعبرت کا اور مظہر فتن قیامت
کا اور محل استغفار واستعاذہ کا ہی استعیذوا باللہ من وساوس الشیطان الرجیم واستغفروا اللہ
الغفور الرحیم انکار مخالفین دین سید المرسلین نعوذ باللہ منہ کر معاذ اللہ وہ سب ہی منکر ہیں اہل
رسالت کی تو تصدیق معجزات کی چنانچہ خاص ان ایام میں بعض بعض ہند ونو مسکد انگریزیے
مدرس انکا معجزہ شق القمر میں چند روز سی استبداد واصرار کو کام میں لا رہی ہیں اور معاذ اللہ
نسبت ساتہہ موضوعیت اور مصنوعیت کی دی رہی ہیں لیکن جب ایک مزید جلوہ اثری ان کا فتنہا
قیامت کہ العظمۃ عاقل مدعی علم دین اسلام معتقد رسالت حضرت سید الانام ہیں جنکے آدمی کا قلب انکا مکہ
الی منقلب ہو جاوے کہ صفحہ قلب سے اثر صدق وایقان معجزہ بارہ نقش قدم شریف رسول اللہ ہر دوستان
بالکل سلب ومحو ہو جاوے کہ معاذ اللہ نسبت اپنی ناسوی کے فقط منقول ان کتب میں ایسی معجزہ بارہ کے

کی ابداع و احداث دلیل و برہان تو کام فرماوی جبلی و قوع کا ایک پیغمبر یعنی حضرت ابراہیم ع کی نبی
خود مقر ہو اور اپنی پیغمبر مسلم الفضل کی نسبت باوجود موجود ہونے اسکی کتب محدثین مین یک قلم منکر ہو جاے
حتی کہ العیاذ باللہ خاص رسالہ نفی معجزہ مرقومہ لکہی اور اس نفی پر گواہیان اور دلایل بی اصل پیش
کری اور اس دلیل باطل کو خاطر عوام پر منقش کری اور ایسی رسالہ کی اشاعت مین سعی فرمو عمل
مین لاوے اور ہواے نفس سے نفی معجزہ کو حق اور ثبوت معجزہ رسول کو باطل تعبیر کری یہانتک کہ عنوان
رسالہ پر یاد ہو آیہ جاء الحق و زہق الباطل کہ ملاحظہ سی اوس رسالہ کی اول نمایان ہوگا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ جس سے خواص ہو کہ کہاوین اور عوام ضلالت مین مبتلا ہون تفصیل
اجمال اس مصیبت کبری اور داہیہ عظمی کی یہہ ہے کہ میان نذیر حسین نامی ایک صاحب ساکن قدیم
مزرعہ وم عظیم آباد مقیم حال شہر دہلی جو پچہلی دنون درباب شاعت رحلت یوم ہی غلغلہ پردا
ہوئی تہی اور اسکی استحلال مین بہی سعی موفور عمل مین لائی تہی اندنون اونہین یہہ نئی سوجہی کہ معجزہ
نقش قدم رسول اکرم ص کی منکر ہو گئی اور مثل انکار اور بدیہیات کے معجزہ مرقومہ بلکہ بہذا
آثار اور انہیں تاک حرمت مواقع اعجاز پر علی رغم حدیث و روایات مصرحہ کتب محدثین و اہل سیر
معتبرین باخبر خصوصاً مخالف مرویہ حضرت صدیق اکبر رض ہنالیش اباطیل وہ ہو کہ بانہ خاص و عام
کافہ اہل اسلام مین غلغلہ پیدا ہوا اور تفرقہ انداز ہوے مین یہانتک کہ ایک رسالہ خاص نفی
معجزہ مرقومہ مین شایع کیا اور کیا یہاور ہی کہ صریح مخالف مصرحات اسلاف کثیرہ صالحین اپنے
دلسی مضمون تراش کر بی اندیشہ روز موعود اور بی پاس لحاظ روح مطہر رسول مقبول کی عدم وجود
ایسی معجزہ باہرہ کا جو کہ کتب محدثین مین بکثرت موجود ہی بنام نہاد بعض بعض کتابون مستثنین
معجزہ مرقومہ کی جہوٹ موٹ و سطحی ہکانی عوام ناواقفین کی لکہہ یا ہی اور انکار اسکا بطرف تمام
سلف صالحین ناحق و ناروا منسوب کر دیا تا کہ ناظرین دہوکی مین پڑین کیونکہ کتب اسلاف

اس زمانہ مین کسکو نظر کب دیکہہ سکتی ہین اوس رسالہ کو دیکہکر انہین جیسی ہو جاوین تا کہ انکی بہم پہنچی حضرت
سواد اعظم ہیزاد ہن اور زیادہ تر بہادر لکہنا جاء الحق وزہق الباطل کا ہے عنوان پر کہا اشیر الیہ ہتین معاذ
یہ حرکت شنیعہ حضرت پاس سخن یا بہوا نفس ہے یا مفاد و معانی مضمون الناس علی دین ملوکہم فی عالی مین
اس رنگ ڈہنگ سی جلوہ فرما ہوا ہے واللہ اعلم بالصواب کیا مفاد اندیشہ کیا ہی اور مبلغ علم و مذاق و ا
وسیاق کلام محدثین و احادیث کا یہ حال ہی کہ نام رسالہ کا دلیل محکم فی نفی امر القدم رکہا ہی کہ ہر صاحب دیانت
و امانت ماہر فن بلاغت پر صرف اس تسمیہ ہی سی بسم اللہ بقول مشہور حقیقت اخوند صاحب معلوم شد زیادہ تر
بہاور اور ماہیت علمی حضرت کی ہر بات ظاہر ہو سکتی ہی یعنی تہوڑا سا واقف لغت عرب اور ماہر محاورہ و استعمال اہل
عرب کا جانتا ہی کہ صلہ دلیل کا علی چاہتی کما یدل علیہ کتب اللغة جہان محکم و مکہ کلام بلاغت التیام مین فی ہی
سبحان اللہ اور بہر ایشدہ اور استطاعت پیر بالطبع یہا مذاق وسوق عبارت حدیث حکیم وضعیت تکذیب کلام
اہل حدیث کو کام فرماسکین ان ہذا لشی عجاب اللہ اللہ لا حول ولا قوة الا باللہ مگر یہ بہی معجزہ ہی
رسول مقبول کا کہ پہلی ہی بسم اللہ صرف تسمیہ ہی مین ماہیت فضل و کمال و جہل و علم کہل جاوے تاکہ
ہر ذی علم پر بخوبی مصرع قیاس کن زگلستان من بہار مرا حقیقت دعوے حدیث فہمی اور ادعا مذاق و سوق
مقال اہل حدیث منکشف ہو جاوے اللہ تعالی اپنی حفظ و امان مین رکہی اطفال مکتب خوان تک اس بیادبی
او جسارت سی متعجب و حیران اور ہر صغیر و کبیر اہل ایمان اس جرأت و جسارت سی انگشت بدندان ہی خدا
کسی کلمہ گوی محمدی مقر فضایل احمدی کی دہان و زبان قلم پر کلمہ نفی اپنی مسلم رسول اکرم کی اثر قدم کی نسبت
کیونکر اسکتا ہی اور کلمہ جاء الحق وزہق الباطل کون مسلمان اسکی عنوان پر لکہہ سکتا ہی مگر تابعان ابوجہل
پیروان مسیلمہ کذاب کی الا ان الا الحفیظ الحفیظ ایسی ماہیت منقلب ہو گئی کہ خاص ایسی معجزہ بینہ و بینہ کتب
معتبرہ و متکاثرہ سے منکر ہو گئے اور صدق اوسکا صفحہ قلب سے بالکل محو ہو گیا حتی کہ حس تصدیق رو ا حضرت صدیق
اکبر بہی بالکل سلب ہو گیا بلکہ علاوہ اسکی باوجود ادعا علم و فضل اور مذموم ہونی کذب و افترا کی ایسی

ایسے کتب افترا کو کام میں لاتے کہ کوئی نامی و با نام کو بھی ایسی جرات قلم اٹھانے کی یعنی جس بحث
میں ثبوت و وجود دلائل و براہین موجود ہیں باوجود جرات ان کی بیباکی کا یہ عالم ہے کہ ان کتابوں میں
ثبوت اسکا نہیں پایا جاتا ہے تصدیق انکے مقالات کی تفصیل میں نہیں آئی کے انکے منافع
میں کوئی بیہودہ مقام عبرت کا ہے دیکھنا چاہیے کہ ایسا سخت تو متاثر ہوا اور بغیر سمجھے کی منتہی امر
کو کیا کیا جاوے کہ قبول ہوا خود بخود منکر ہو جاوے اور لوگوں کی صفحات قلب سے ... کا آئینہ ہیں
اوسکی انہدام میں کوشش ہوا اور حیا بھی کرے اور مصداق مضمون آیہ ثم قست قلوبکم کا ہو جاوے کہ
القبیل و جائے المحقق الدہلوی فی جذب القلوب سنگی و نباتی کہ در وے حیاتی نیست ۔ زادمی دان درو
معرفتی نیست شفانا اللہ و ایاہم اللہ و حفظنا و جمیع المومنین من قساوۃ القلوب بحرمۃ الحبیب
صلی اللہ علیہ و آلہ المختصر چونکہ اکثر عوام بسبب اس رسالہ کی بادیہ حیرت میں سرگردان اور چاہ ضلالت
و ہلاکت میں افتان و خیزان پائے جاتے ہیں اصلی یہ ہیچمیرز کہ استطاعت اوسکی رد اور مجاہدہ و ابطال کی
استعداد خداداد السبیہ رکھتا ہے بخوف مسئلت روز عدل و داد نظر برصیانت عوام عن السیئات
والاثام والفساد مہر سکوت دہان و زبان قلم پر علی الخصوص اس زمان واوان پر شیوع طغیان میں بیشک
ترک واجب جانتا ہے سو محض بدایں خیال اعلان حدیث و روایات ثبوت معجزہ قدم رسول مقبول کو
کہ کتب حدیث و سیر و تاریخ میں بتواتر و تکاثر موجود ہیں معہ جوابات شبہات وساوس منکر صاحب بہادر اپنی
او پر لازم کیا اور اونکی لیلین روایات منتشرہ کو مجتمع کر دیا اور نام اسکا صیانۃ العوام عن السیئات
والاثام اور لقب اسکا السیف المسلول علی من انکر اثر قدم الرسول رکھا یا الٰہی تو قبول کر اسکو اور
سرگروہ منکرین کو مع توابع اور لواحق کی توفیق رفیق اور ہدایت نصیب کر اور سوء عقیدت سے نجات
دے اور تمام امت نبوی کو انکار معجزات سے محفوظ و مامون رکھ انت حسبنا و نعم الوکیل اے بھائیو مسلمانو چونکہ
اسکے تحریر میں بجز افادہ عام کے اس خادم علما کو کسیطرح کی غرض اور غایت اظہار و نمایش علم و فضل

کی نہیت وسالی نقش تقریر بر کت حسنات ہاں اردو میں حتی الوسع صاف صاف لکہتا ہی اور جہاں عبارت عربیہ
ہی ترجمہ اوسکا بہی اردو میں التزام کیا ہی اور دقت نکات علمیہ سے قصر بیان بسبب پریشانی خواطر عوام مشتبہ
در گذر مقصود اسے امید ہی کہ ناظرین بہ بحوے احقال ہدایت اشتمال لا تنظر الی من قال انظر الی
ما قال اس ہیچمیز کی تحریر پر کچہ خیال نفرماوین جس جس کتاب معتبر کا حوالہ دیتا ہی بالنقل عبارت لکہتا
بغور ملاحظہ اور تطبیق عمل میں لاوین اور بعد تحقیق و تحقق کے صادق و کاذب کو حسب استحقاق دعا یا
فرماوین اور اگر احیانا بمقتضای خاصہ انسانی کہین سہو و نسیان از ضعیف البنیان سرزد
ہووین تو از راہ عفو و کرم معاف فرماوین اور اس گنہگار کو بدعای خیر خاتمہ یاد مین لاوین اور باعث
اس عجالہ کے محض ابتغاء لمرضات اللہ ہے اسلئے جسپر بہی کہین کہ دور و قرب قیامت کا ہی عوام تجار
تو کیا بلکہ خواص بہی ضعیف الاعتقاد ہوجاتی ہین کیونکہ خود تو کتابون پر نظر نہین اکثر مشغول رہتی ہین
استحصال دنیا مین جہان کسی نے حدیث و تفسیر کا درست نادرست حوالہ دیدیا غریب ہوکے کہا آتی ہین اور عوام
آجاتی ہین المختصر نظر باختصار صرف ایک مقدمہ اور دو باب اسکی مقرر کئے مقدمہ مین علی سبیل الاجمال اثبات
و ثبوت ہی اس بات کا کہ جو نشانیان اور معجزات ہر ہر پیغمبر مین جدا جدا تہے وہ سب مع شی زائد پیغمبر خدا مین جمع
ہوگئے تہا ایدا اور بالغ شدہ اوسی باب اول مین بیان اور تفصیل ہی حدیث و روایات معجزہ نقش قدم
رسول اکرم صلعم کی مع رفع شبہات متعلقۃ المحل اور تنبیہات کذب بیانیون منکر صاحب کے اور باب دویم مین
رد ہی اون وسوسات و شبہات کا جو فاضل منکر صاحب کو عارض ہوے ہین اور اونکو دلایل لا طایلہ
فرمائے ہوے ہین اور کشف استار و سفسطہ بازیون اور مغالطہ اندازیونکا جس سے خاص عام دہوکے مین آتی ہین
مقدمہ معراول اجمالا اتنا جاننا چاہیئے کہ یہ بات مسلمات جمیع فرق اسلامیہ سے ہی کہ جو فضایل و معجزات
اگلی پیغمبرونکو حق تعالی نے اپنے فضل سے فرمائی وہ سب ہمارے پیغمبر کے لئے عطا کئے بلکہ اونسے افضل اور فایق
بالاتر ہمارے حضرت کے لئے ظاہر فرمائے کہ یہ بات منصوص ہے اور اجماع کیا ہی اسپر علماء محمدی نے

امت

نی احادیث جو اس باب میں ہیں کتب صحاح معتمدہ میں بہری پڑی ہیں اگر وہ اس جگہ سب نقل کیا دیں
تو کتاب طویل مرتب ہو پہر بہی کما حقہ تمام تفصیل نہ لکہی جاوے اسلیے صرف اشارۃً صحیح بخاری اور صحیح مسلم
وغیرہا کتب صحاح سے تنبیہ کافی ہی کہ خود حضرت نے فضلنا بعضهم علی بعض بعض فضایل کے فرمایا اور بعضی
حدیثیں بغیر شمار کے ہیں چنانچہ بالتصریح امثال ان مضمونونکی بہتیری حدیثیں ہیں کہ ان اللہ تعالے
فضل محمدا علی الانبیاء و علی اہل السماء الحدیث انی فضلت علی الانبیاء بست الحدیث انا سید ولد
آدم الحدیث و اعطیت خمسا لم یعطهن احد قبلی الحدیث ان اللہ بعثنی بتمام الاخلاق و محاسن الافعال
وغیرہا کہ ان سبکو ہر شخص دیکہہ سکتا ہی اور بیشتر ملاحظہ سے انکی ظاہر ہوگا کہ کس کس طرح کی فضیلتیں اور معجزات
اپنی حضرت بیان فرماتی تہے جو کہ اگلی پیغمبروں میں نہ تہی لیکن بیشتر کلمہ ولا فخر بہی ساتہ انکے ارشاد کردیتی تہے
یعنی حضرت کو ان بزرگیونسے بہی کچہہ فخر اور بڑائی نہیں حاصل بلکہ حضرت انسے بہی زیادہ بالا مرتبہ
رکہتی تہے المختصر کہ یہہ امر اجماعی منصوصی ہی کہ جو معجزات اگلی پیغمبروں میں تہے ہمارے حضرت میں مع شی لہ
اشیاء زایدہ تہی سو حقیر مواہب لدنیہ اور خاص شفای قاضی عیاض ہی میں سے نقل کرتا ہی کہ یہ دونو
کتابیں منکر صاحب کی نزدیک بہی بموجب اقرار انکی بہت معتبر ہیں بلکہ بیشتر انکی لمعات مضامین رسالہ منکر
سی روشن ہی کہ انکا قول انحضرتکو بہت مقبول ہوگا سو بحول قوۃ الہی بالتفصیل تو یہہ معجزہ خاص حضرت
رسالت پناہی قریب تر باب اول میں دیکہوگی کہ خاص مواہب لدنیہ میں بہی بکمال تصریح و تخریج و ہدایت
کتنی روشن سے موجود ہی لیکن یہاں ایک مقدمہ ضروری البیان جو کہ حاوی اور جامع ہی تمام مطلوب اور
مقصود کلی کو دو تو میں سے نقل کر دیا جاتا ہی کہ بموجب تصریح ان دونو شاہدین عادلین مقبولین منکر
صاحب کے اجماعی ہی کہ درحقیقت قاعدہ کلی اور قانون عام منصوصی ہی واسطی اثبات اور ثبوت تمام مطلوب
متنازع فیہ کے جسکا جی چاہی دیکہہ لی مواہب لدنیہ میں موجود ہے ما خص نبی بشی من المعجزات والکرامات الا
ولنبینا مثلہا کما نصوا علیہ اور شفا قاضی میں بایں الفاظ ہی لم یوت نبی معجزۃ الا وعند نبینا مثلہا

اور اسی جوامع سے مشہور و قد شبہ الناس علی ذلک الی فصل کہ جس جس معجزہ اور کرامت سی ہم ایک ہی مخصوص
ہی وہ سب ہمارے نبی کو ملی ہیں یعنی دونوں تمام مجموعہ کے ساتھ ہمارے پیغمبر خدا امتیاز و اختصاص رکھتے ہیں کہ ان
نفس کے ہی سب علمائی اور مثل معجزات ہر نبی کے بالمعجزات دست ہمارے پیغمبر افضل پیغمبران ہی سے نکلے
تو ضرور ہے کہ ان مخصوصات مضامین اس قاعدہ کلی منصوص اجماعی کو نقش خاطر صفا مظہر اپنی رکھا ہی تو
معجزہ کسی پیغمبر کا صحیح و مستند پاتا ہی بیشک و شبہہ بدون وجہ الغیر کسی سند و ثبوت لا خاص ہمارے
معجزہ کے خاص ہمارے پیغمبر خدا کے لئے مصدق دل سے یقین و اعتقاد اسکا ہمیں لازم آتا ہی بلکہ انکا
اسکا مخالف ایمان اور خرق اجماع ہی اور لیت و لعل اسمیں عجب تر ہے خطر الاعتقاد سی اپنے کو صحابہ
لازم ہی نقش نعت کو پاس سخن کو دیں دو کرین بعد از استعاذہ و استغفار اسی ہی سے استغفار اور استقا
لازم جانیں احادیث مندرجہ صحاح اور مصرحات مواہب شفا وغیرہ ملاحظہ فرمالیں اور صحیح ہیں کہ قطع نظر حدیث
و روایات آیۃ الباب اول کہ خاص تورات نقش قدم مبارک اور نقش نعلین بلکہ نقش اسم مختصر تک خاص ہوا
ہیں بھی یاد رہے اگر بالفرض و التقدیر کسی کتاب معتبر میں خاص انکا نام ہی رسول کریم ہی پاتی یا نسبت
کسی شاعر یا راوی غیر معتبر سے بھی سنتے تب بھی بلا تعجب و انکار اپنی نسبت حضرت ابراہیم کے تصدیق اسکی ذکر
ضرور تھی ضروریات ایمانیہ کما نصوا علیہ چنانچہ کہ جم غفیر محدثین و نقباء دین اس کثرت سے تخصیص رسول
مقبول رقم فرماتی ہیں کہ مرتبہ حضرت شیوخ کا نمایاں ہو کر انکے نام تو ہم انمیں بعض بتلا دیتے ہیں
اور روایات اور حوالہ تمام ہر ایک صاحب کتب کا باب اول میں ملاحظہ فرمالیوینگے اور نمونہ دیکھ لیں کہ یہ
اہل حدیث و فقہ صاحب تصانیف و تالیفات کثیرہ معتمدین ثقات اسلام صاحب سی جنہوں
اپنی اپنی کتابوں میں درج کرتی ہیں وہ یہ ہیں وہ اسامیہم صاحب مواہب لدنیہ معتبر منکر صاحب شیخ عبدالحق
محدث محقق مسلم الثبوت شیخ جلال الدین سیوطی جیسی استاد صاحب سیرت شامی امام اثار جامع
روایات مناسبہ صفحہ بہ صفحہ میں منکر صاحب سے لکھتے ہیں امام ابوبکر عربی شارح موطا

امام مالک علامہ علی بن برہان الدین حلبی محدث صاحب انسان العیون فی سیر الامین المامون ۵ ۶
حافظ احمد بن محمد مُقری صاحب فتح المتعال ۷ حافظ محمد بن احمد شافعی متولی مصر ۸ شیخ رزین صاحب
صحاح ۹ حافظ حسن دیاربکری صاحب خمیس ۱۰ ابن جوزی محدث ۱۱ ابن سبع ۱۲ نیشاپوری ۱۳ شیخ ابن حجر عسقلانی ۱۴
۱۶ ابن خطیب محدث صاحب قصیدہ ۱۵ حافظ زہری تلمیذ ابن قیم محدث حافظ مزان جابر کی صاحب
نثر الجواہر ۱۸ صاحب قرۃ الناظر ۱۹ شیخ محمد ہادی صاحب جامع المعجزات ۲۰ امام فخر الدین رازی ۲۱ حافظ
شمس الدین دمشقی صاحب معراج ابسجع ۲۲ شرف الدین ابو عبد اللہ محدث ۲۳ سطری ۲۴ حافظ ابو نعیم
۲۵ حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی صاحب موارد الانوار ۲۶ ابن حجر مکی اور ۲۹ قاضی عیاض صاحب شفا معتبر و مقبول
منکر صاحب پھر ایسی شرطہ الخمیس ایمانی انصار سبحانی کہ بلا تشبیہ یا مثیل ہے یہی فایق تر اور ابلغ ہی
اگر منحرف ہو جائیگے تو اخراب علماء راسخین فی العلم مین خوار و زار اور رسوا اور پست پا ہونگی تشبیہ لطیف
یہہ بہی واضح ہو کہ ایک آیت بینہ اور ظہور معجزہ رسول مقبول ہی کہ باینہمہ شور و شغب انکار و استبداد خود
بخود نفحوائے مضمون اعجاز مشحون یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم زبان قلم اضطراب شیم منکر بردو
بزعم رباعی کسی صاحب تاثیر معتقد معجزہ نقش قدم بی ساختہ نکل گئی کہ دہن سے نقل کیجاہی ہر چہ اسباب
جمال ست رخ خوب ترا ہمہ بروجہ کمال ست کما لا یخفی خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات انچہ خوبان
ہمہ دارند تو تنہا داری حاشیہ صفحہ پنجم رسالہ منکرہ پر اور اسیطرح مضمون ہذا ترجمہ مشکواۃ ساختہ و پرداختہ
مولینا مولوی اسحق صاحب مین بہی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نقل و استرداد ہی بلکہ بطریق نعت
سرور کائنات کہ در حقیقت مضمون مرقوم خلاصہ مرام احادیث و مفاد و مآل ہدایت اشتمال مراتب
مصرحہ منصوصہ صاحب مواہب و قاضی عیاض رح ہی اور نہ بطریق مبالغہ مداحین کما لا یخفی علی الفطن
اللبیب کیونکہ مضمون انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری سے یہی مفاد و مراد ہی ما خص نبی بشئی الخ اور
لم یوت نبی معجزۃ الا و عندہ بینا الخ کا ہم ایک اور عنوان سے بطریق اہل میزان بہی کہتے ہین و اضح

جو کہ ہر چند منقولات مفصلہ باب اول سے تسلی تمام خواص و عوام اہل ایمان کی قریب ختم ہو جاویگی
لیکن نظر بریں محض اسکے کہ بعضے حجتی امثال منکر صاحب بہادر جو کہ صرف طریقہ معقولیان و استدلالات اہل میزان
ہی کا نظر میں رکھتے ہیں اور در دخل معقولات دیتے ہیں بموجب کلموا الناس علی قدر عقولہم انکی تشکیل بھی جیسے
بوجہ تام و براہین مالا کلام ظاہر کر دیتے ہیں تا کہ بخوبی صحت اسکی ذہن نشین اور منقوش خاطر انکی ہو ریگی ہر ایک
منطقی خوانکی جو جناب بہادر منکر صاحب اگر کچھ بھی عقل و ادراک سے نصیب بہرہ رکھتے ہیں تو خود فکر کو کام فرما دیں
ہر جملہ مصرحات مدعو النفس صاحب مواہب حسنہ صاحب شفا معتبرین ایسی اور معرحة تفاسیر کثیرہ قرار دیتے
ایسی موجب شکل اول بدیہیہ الانتاج کے ثبوت نقش قدم رسول اکرم کا شمس فی وسط السماء روشن تر ہو جاویگا
بادون مثال معجزہ اثر القدم فی الصخرة من معجزات ابراہیم النبی و آیاتہ المنصوصة وکل معجزات ابراہیم
و آیاتہ المنصوصة ثابتة لنبینا فمعجزہ اثر القدم فی الصخرة ثابتة لنبینا کو دلیل الصغریٰ اجماع المفسرین
باقرار المنکر التفسیر الاحمدی تحت قولہ تعالیٰ فیہ آیات بینات مقام ابراہیم و براہین سابقہ الکبریٰ قول صاحب
المواہب ۲ ما خص نبی الشیٔ من المعجزات والکرامات الا ولنبینا مثلہ کما نصوا علیہ اب خود منکر صاحب کو کس
صغریٰ و کبریٰ انکی اقرار ان و اخوان مین سے جو جانتے ہیں بموجب تغیر الفاظ قاضی عیاض بھی کبری قرار دیکر اس
صغریٰ مرقومہ التمہید سے نتیجہ حاصل کر سکتے ہیں جو کہ مطلوب ہی ہمارا اور سب اہل ایمان کا اور شفا ہے واسطے
ہر مریض انکار معجزات و سوء عقیدت کی اور جو انکی مرض کو اس سے بھی شفا نہو تو باقسمت یا نصیب ہے
مصداق ہو نگی مضمون من یضلل اللہ فما لہ من ہاد اور وہی استحقاق ہو نگے بشارت ودعائے فی قلوبہم مرض
فزادہم اللہ مرضا بلکہ قابل انذار و خطاب ہو نگی ارشاد ہی عتاب الذین طغوا فی البلاد فاکثروا
فیہا الفساد فصب علیہم ربک سوط عذاب ان ربک لبالمرصاد اعاذنا اللہ و جمیع المومنین من
الصادرة الاعتقاد الی یوم التناد بحق محمد و آلہ الامجاد یہی ثبوت معجزہ مرقومہ علی سبیل الاجمال
کو عقلائے باکمال صاحبان القاف حاملان نور الٰہی کے لئے آئینہ ہے رتبہ ملاحظہ کا حاصل ہے بحمد اللہ تعالیٰ

١٣

باب اول

ای بہائیو مسلمانو آب دیکھو چشم دل سے تفصیل حدیثہ و روایات کہ کسقدر محققان
ثقات و عادلین کے تصریحات سے کتنے روایات عدیدہ و آثار کثیرہ اس معجزہ کی حد شیوع کو پہنچی ہیں اور تعلیقا
کسقدر شہرت رکھتا ہی محدثین میں کہ انکار اسکا انکار اجلی بدیہیات مثل انکار مکہ و مدینہ زادہ اللہ
شرفا کی ہی اول بسم اللہ مواہب لدنیہ معتبر القول اور مقبول الفریقین سے صاحب سی لکھا جاتا ہے
ہذہ عبارتہ ومنہا انہ کان اذا مشی علی الصخر غاصت قدماہ فیہ کما ہو مشہور وقد یاد حدیثا علی
الالسنۃ ونطق بہ الشعراء فی منظومہم والبلغاء فی منثورہم مع اعتضادہ بوجود اثر قدمی الخلیل
ابراہیم فی حجر المقام المنوہ فی التنزیل فی قولہ تعالی فیہ آیات بینات مقام ابراہیم البالغ تعیینہ وانہ
اثرہ مبلغ التواتر القائل فیہ ابو طالب وموطئ ابراہیم فی الصخر رطبۃ علی قدمیہ حافیا غیر ناعل
وبما فی البخاری من حدیث ابی ہریرۃ عن معجزۃ تاثر ضرب موسی فی الحجر ستا او سبعا اذ فر بثوبہ لما اغتسل
اذ ما خص نبی بشیء من المعجزات والکرامات الا ولنبینا مثلہ کما نصوا علیہ مع ما یؤید ذلک وجود
اثرہا فی بغلتہ علی ما قیل فی مسجد بطیبۃ حتی عرف المسجد بہا حیث یقال لہ مسجد البغلۃ وبازاء
الامن سترہ الیسار فیہا لیکون ذلک اقوی فی الآیۃ واوضح فی الدلالۃ علی اتیانہ بنظیر ہذہ الآیۃ
التی اوتیہا الخلیل فی حجر المقام علی وجہ اعلی منہ انتہی خدارا ابدیکہی کوئی صاحب انصاف بنظر انصاف
عبارات خاص مواہب لدنیہ کی اور غور کری کہ کس تفصیل و توثیق سے اثبات معجزہ مرقومہ میں اس محدث نے کلام فرمایا
ہی اور کس کس توضیحات و تنبیہات سے تحقق اس معجزہ کا بتائیدات متنوعہ معجزات ابراہیم و موسی وغیرہم بنظر
وغیرہا روشن و آشکار کیا ہی جس سے ظاہر و باہر ہے کہ ثبوت نشان پیغمبر خدا کی کسقدر کثرت شہرت
اور کس مرتبہ اعتبار رکھتے ہیں علماء سلف و متقدمین نزدیک اور یہی کہ اسکی نظائر امثال امام سبکی رح اور ابن خطیب
اور رسالہ قرۃ الناظر وغیرہ ... فقہا و محدثین سلف و خلف صالحین ہیں ... و نظیر اور
... اور سو او ہیں ... اشارہ ... امثال ... علما و فضلا مشہور ...

سید المرسلین ﷺ پر بہی کہ محدثین اہل دین و دیانت خواہ نظم میں لکہیں خواہ نثر میں قول اونکا
مقبول اہل ایمان ہی اور یہی دیکہہ لینا چاہیے کہ بموجب تصریح اس معتبر و مقبول شکر کے نقش قدم معجزہ
مسجد بغداد میں صاف ہویدا ہے کہ بلیغ تر ہے معجزہ ابراہیم سے اور مصداق ابلغ منہا حسب تصریح شفائے
قاضی عیاض نمایاں ہے پہر منصف کو چاہیے کہ دست بازی یا افترا پردازی شکر کے غور کرے کہ صفحہ
۲۰ میں بقول چند کتب بزرگ خاص اس کتاب کا نام بہی غضب خدا کا بدین مضمون لکہدیا ہے کہ معجزہ ثبوت ایسے
نہیں ہوا چنانچہ نقل عبارت حاشیہ پر لکہی جاتی ہے اب ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ اگرچہ عدم وثوق
یا ضعف وغیرہ مراتب ہی نسبت تحریر صاحب موہب کے لکہدیتی تو کون موہنہ پکڑ سکتا تہا کیونکہ جب
گروہ کثیر محدثین ہم خیال صاحب مواہب کے نامعتبر کہہ یا تو کسنے زبان پکڑی ہے لیکن چونکہ وہ صاف بعدم
ثبوت بلکہ بعدم وجود خاص تصریح نام مواہب کے رقم فرماتے ہو تو اب ایسی مدعی علم مرتکب کذب و افترا کے
لیے بجز اثر استحلال کے اور کیا تصور کیا جا سکتا ہے یا یہ کہا جاوے کہ انکار معجزہ تو اثر ہے استحلال کا اور
انکار بعدم ثبوت و وجود در کتاب مقبول مرقوم ظہور معجزہ رسول مقبول ہے کہ ازبسکہ انکار معجزہ نقش قدم معجزہ
قلب پر منقش ہے اور قلب پر نسبت تصدیق اوسکی پردہ پڑ گیا چشم بصیرت از سرتا پا بے بصر ہو گئی
تو تقلبات چشم سر پر بہی یہہ پردہ پڑ گیا مرتبہ کوری دو رآدہ کا پیدا ہوا کہ کتاب مرقوم میں مضمون ثابت نہ ہوتے
اصلا دکہلائی بہی نہ دیا اللہ اپنی حفظ وامان میں رکہے مضمون آیہ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم
وعلی ابصارہم غشاوہ کا مصداق گویا مجسم ہوکر نمودار ہوا ہے خدا کرے یہ عذر پیش کریں کہ سہو کاتب
سے اس کتاب کا نام شمول کتب دیگر درج ہو گیا لیکن عند العقلا یہہ عذر لنگ قابلیت درجہ قبول کے
نہیں رکہہ سکتا کیونکہ جواب چیند مقابلہ و اشاعت کیا فرما دینگے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ یہ بہی خیال بیجا
از راہی نہیں کہ اوسوقت بہی بصر و بصیرت پر پردہ ہی رہا اور اگر بالفرض و التقدیر بغیر ملاحظہ
خدا جانے کس مقام سے اشاعت و طبع عمل میں آیا تو بہی خالی از معجزہ یا اثر استحلال نہیں فافہم وتدبر

اور اگر بغیر دیکھی کتاب مرقوم کے نام لکھدیا تو ازبس جرأت عظیمہ ہے اور اثر استحلال سی خالی نہین
غرض ہمارا مطلب کہین نہین جاتا اور پہر کتب آتیہ مین کیا کرینگے اونکا نام بہی بہتانا اسیطرح لکہتا ہے
ہی لکہا سیظاہر تفصیلا افسوس صد افسوس با اینہمہ ادعای فضل او رعلم نوبت کذب وافترا اور پہر در باب
معجزہ مخبر صادق مرتکب ہونا اسکا مقام عبرت ہی ان ہذا الشی عجاب فاعتبروا یا اولی الالباب مثل
ایسی ذی صفتون کے اور ایسے صاحب جراتون کی مصداق ہی مضمون آیہ مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم
یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا اور ارشاد مثلہم کمثل الذی استوقد نارا دوسری حضرت مجدد ہادی کہا
جامع المعجزات مین لکہتے ہین کہ ماشی علی الحجر الا کان تحت قدمیہ اثر کما روی عن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ قال
لیلۃ الغار اثر قدمی النبی صلعم علی الحجر کما یمشی علی الطین فقلت یا رسول اللہ ان الکفرۃ یعرفون اثار
قدمیک ینظرون بنا فقال امسح یا ابا بکر فمسحتہ فذہب الاثر باذن اللہ تعالی ای بہائیو مسلمانو ذرا
غور کرو اور دیکہو کہ صفحہ دویم مین رسالہ منکرہ کی صاحب نے لکہا ہی کہ کسی ایک صحابی اخیار یا تابعین ابرار سی
باسناد ضعیفہ بہی یہہ معجزہ ثابت نہین ہوا پہر سوچو کہ ایسی صاحب صدق وحیا کو کیا کہنا چاہیے نہین
معلوم کہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ سی زیادہ کونسا اور صحابی متصف بخیر آپنی اپنی دلمین تجویز کیا جنکی خبر
اور افضل ہو نہین شک کرنیوالا موجب مذہب سنت وجماعت کی سب کوئی جانتا ہی کہ کون ہی جاتا ہی اب منکر صاحب
فکر کرین کہ کس جماعت مین شامل رہے یا اس حدیث و روایت کا مرتبہ ضعف سی بہی کمتر کسی اور ڈہب سے
تعبیر کرین جسمین کسیطرحکا ضعف اسناد بہی نہین اور اگر بالفرض یہ بات ہوتی تو بہی اونکا کذب
اور عاصرف وجود سے ایک کتاب معتمد مین بہرکیف ظاہر و باہر ہی نہین معلوم ان صاحب کو کتاب پر نظر نہین
تو کذب بیانی سے کیا مفاد ہی بجز ہلاکت مین ڈالنی ناواقفین امت مخبر صادق کے اور ارشاد کرنے
رد مسیلمہ کذاب کے کہ علاوہ انکار معجزہ کے ایک تو بہتان کہ کسی صحابی سے باسناد ضعیفہ بہی ثابت نہین ایک
تکذیب حضرت صدیق اکبر کے ایک بہکانا لوگون کا ایسی دہوکہ سی جس سے ہزارہا عام وخاص ناواقف لیت و اضلال

تیسری

حافظ حسن دیار بکری صاحب الخمیس نے اوایل نفس النفیس میں لکہتے ہین انہ کان لا یوثر فی الرمل فعلہ دلیلین

الصخرۃ تحت قدمہ کذا نقل الامام فخر الدین الرازی امید ہے کہ خادمان عالم عقلا اولی الافہام اور

اہل علم کلام اس مقام مین بہی غور سے توجہ دل کو کام فرما دینگے اور یاد رکہینگے کہ حافظ حسن دیار

بکری مرکی اس روایت سے مرحوم منکر صاحب کا اور دعوی اونکا باہتمام قایل ہونے فخر الدین رازی صاحب

تفسیر کبیر کے ساتہ نشان قدم ابراہیم کے بوجہ احسن مستاصل ہے اور راوی کی دیکہو بازیونکو کہ واسطے بہکانے عوام طلبہ

خوان کے تہا اس نقل و تصریح صاحب خمیس نے ہبا منثورا کر دیا کیونکہ جناب انکا آپنے پیر دہوکا دیا تہا

اور یہی صفحہ مین کہ فخر الدین رازی بہی تفسیر کبیر مین قایل ہوے ہین بخاصہ حضرت ابراہیم ہو ظاہر ہے تصریح

شہادت امام دیار بکری ہے کہ تحریر فخر الدین رازی پر تفسیر کبیر کے حوالہ ہے موجب خیال باطل منکرین ہے ایسے بے تکلف

خلاف واقعہ ہے معاذ اللہ ہرگز یہ غرض فخر رازی رح کی نہین کہ یہ معجزہ آنحضرت مین نہین تہا اور تصریح و توضیح

تام ان اشد مقام مین بیچ باب دویم کے کر لیے تو نے نبی مخصوص ہے تفصیل صفر اشکلے منکر ... تشفی طالبین

عمل مین آئیگی فانتظروا و تذکروا چوتہی شرح المواہب مین ہے کہ جون پر سنگ کی نرمی ہو بوقت ہونیکا اثر

قدم مبارک آن سرور پانچوین شیخ جلال الدین سیوطی او استاد صاحب شامی اپنی کتاب انموذج اللبیب

فی خصائص الحبیب مین لکہتے ہین وما اوردہ رزین صاحب التصحیح فی خصائصہ کان اذا وطی علی الصخر

اثر فیہا چہٹی علی بن برہان الدین محدث انسان العیون مین لکہتے ہین روایت الامام السبکی رح ذکر

تاثیر قدمہ فی الاحجار حیث قال فی تائیتہ واثر فی الاحجار مشیک ثم لم یوثر برمل او ببطحاء

رجلیہ قال شارحہا ولعل عدم تاثیر قدمہ الشریف فی الرمل کان لیلۃ ذہابہ الی الغار ای

فلیس کان ہذا شانہ فی کل رمل یمشی علیہ کان اذا رفع قدمہ عن الرمل یقول لابی بکر ضع

قدمک موضع قدمی من الرمل لانہ اراد بہ اخفاء سیرہ لیتحیر المشرکون فی طلبہ سافوق

آٹھویں

نویں

دسویں

گیارہویں

پھر علی بن برہان الدین کتاب مذکور میں لکھتے ہیں فقد اثر فی صخرۃ بیت المقدس لیلۃ الاسرا
و ان ذلک الاثر موجود الی الآن آٹھویں پھر علی بن برہان الدین کتاب مرقوم میں لکھتے ہیں انہ
الحافظ الزبیری الحنبلی تلمیذ ابن القیم ذکر فی خصائصہ و اما الانۃ الحدید فلان الانۃ الحدید معروفۃ
بالنار وقد الان اللہ الحجارۃ لمحمد صلعم ولا یعرف لین الحجارۃ بالنار ولا بغیرہا و ہذا ابلغ و اعجب من ہذا الجار
انہ اذا کان یمشی علی الصخرۃ لانت تحت اقدامہ و اذا مشی علی الرمل لا یؤثر فیہ خرقا للعادۃ
واضح ہو کہ قول محدث ہذا ابلغ و اعجب کا اشارہ طرف اوسی قول منصوص کے ہے وتنبیہہ اجماعی مصر موایت دستفاد
کے نویں ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری فتح الباری میں لکھتے ہیں اسی روایت مرقومہ کو دسویں
صاحب فتح المتعال لکھتے ہیں رایت بمکۃ المشرفۃ ایضا فی القبۃ اللتی وراء زمزم اثر قدم فی حجر
یقولون انہ اثر قدم النبی صلعم گیارہویں فاضل مرزا جان پیر کے کتاب نظم الدرر والمرجان میں تفصیل تمام
لکھتے ہیں صرف مقام حیرت یہ ہے کہ لا وطی علی صخرۃ الا و اثر فیہا بارہویں شیخ عبد الحق محدث
دہلوی رحمہ کتاب مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں و از انجملہ است کہ چون بر سنگ می رفت فرو می رفت در رو
پا او در آن تیرہویں پھر محدث ممدوح اوسیمیں دوسرے جگہہ لکھتے ہیں و بر کوہی کہ آنحضرت [illegible]
حرا می کرد اثر قدمین شریفین ظاہر می شد چودہویں جذب القلوب الی دیار المحبوب میں
شیخ ممدوح لکھتے ہیں کہ مسجد بنی ظفر و او را الآن مسجد بغلہ نامند اور اوسیمیں لکھتے ہیں بہ ثبوت رسیدہ
کہ آنحضرت در محلہ بنی ظفر با جمعی از صحابہ مثل ابن مسعود و معاذ بن جبل وغیر ایشان رسیدہ نماز گذارد
و بر سنگی کہ در انجا است نشستہ اور بعد ایک اور قصہ کے پھر لکھتے ہیں بعضے از علما تاریخ نوشتہ اند کہ بر نے
کہ حمل نمی گرفتہ باشند چون بر آن سنگ بنشینند حاملہ گردد و این خاصیتہ پیش اہل مدینہ مشہور قدیما و حدیثا
و بمسجد شہر رسیدہ است مشہور می گویند کہ در حرہ کہ جانب قبلہ این مسجد است سنگہاست کہ بر وی آثار است می گو
کہ آن اثر حافر بغلہ آنحضرت است و بر سنگ دیگر مانند اثر مرفق واقع است گویند آنحضرت بر وی
اس محدث محقق نے کس قدر تواتر اثر قدم حضرت سید المرسلین مثل تواتر اثر قدم ابراہیم بر مقام ابراہیم

دریوده بوده و فرق مبارک را بروی نہاده و بر سنگے دیگر آثار اصابع است و مردم بہم آنجا
تبرک می جویند۔ منصفان اہل ایمان غور کریں کہ کس کثرت سے اور کس کس طرح سے ثبوت معجزہ مس حجر کا حضرت کے
اور وجود حضرت کی کہنی کا نشان پتھر پر اور پھر انگلیوں کا اثر اور پتھر پر برکت لینا اور پتھر اسکے اہالی مدینہ مطہرہ کے
ان خلفا عن سلف کس تفصیل سے محدثوں کی تحریر سے ہویدا ہے نہیں معلوم ان منکر صاحب کی عقل پر کیا پردہ پڑ گیا اور
حس بالکل جاتا رہا۔ سید سمہودی نے امام علی بن برہان الدین مصری جو مرقومة القصد میں لکھی ہیں عن
الامام ابی بکر العربی حیث قال فی شرحہ لموطا مالک ان صخرة بیت المقدس من عجائب اللہ تعالی
فانہا صخرة شعثاء فی وسط المسجد الاقصی قد انقطعت من کل جہة لا یمسکہا الا الذی یمسک
السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ فی اعلاہا من جہة الجنوب قدم النبی حین رکب البراق وقد مالت
من تلک الجہة لہیبتہ وفی جہة الاخری اصابع الملائکة التی امسکتہا لما مالت ومن تحتہا المغارة
التی انفصلت من کل جہة فہی معلقة بین السماء والارض وامتنعت لہیبتہا ان ادخل من تحتہا
لانی کنت اخاف ان تسقط علی بالذنوب ثم بعد مدة دخلتہا فرایت العجب العجاب تمشی فی جوانبہا
من کل جہة فتراہا منفصلة عن الارض لا یتصل بہا من الارض شیء ولا بعض شیء وبعض الجہات
اشد انفصالا من بعض۔ سمہودی نے ابن خطیب کہ محدث جلیل القدر ہیں اپنی قصیدہ میں کہ قبر
جناب پیغمبر خدا کے پاس پڑھا تھا وکذلک لا اثر مشیک فی الثری والصخر قد غاصت بہ قدماک
سمہودی نے صاحب قرة الناظر کہ علما سے کبار میں سے ہیں لکھتے ہیں ظلت تلین لہ کراد النقوذ
کما کانت تلین لنعلیہ الجلامد جس سے ہویدا ہے کہ حضرت کی نعلین کا نقش پتھر پر ہو گیا جو مثل نقش معجزہ
قدم ابراہیم ہے کہ پا برہنہ تھا اور مطابق ہی یہ مضمون مصرعہ موہب لدنیہ میں منقول منکر صاحب اتنا زورین
یہ کتاب فتح المتعال من سے شیخ الحافظ المحدث سید الشیخ محمد بن احمد المتولی المصری الشافعی
ورود ان النبی کان لا یقع ظلہ ولا یری لہ ظل فی الشمس والقمر لان ظل کان اذا مشی لا یری لہ اثر فی

فی الرمل و نو یتمر قدمہ الشریفۃ فی الصخر الجلمد و نحو ذلک فاجاب نعم نعتنیٰ کما صاحب فتح المتعال
کی کہ سوال کیا گیا شیخ حافظ محدث سردار ہیں شیخ محمد خلف احمد متوم مصری شافعی کہ آیا وارد ہوئی
یہ بات کہ نہ بیٹھتی تھی مکھی آنحضرتؐ پر اور نہ دیکھا جاتا تھا واسطی حضرتؐ کی سایہ سورج مین یا نہین
آیا تھی آنحضرتؐ کہ جو کبھی چلتی تو نہ دیکھائی دیتا نشان قدم کا ریت مین اور اثر کرتا قدم شریف
پتھر سخت مین اور مانند اسکے پس جواب دیا شیخ نے کہ ہان یعنی نہ کبھی بیٹھتی تھی نہ سایہ پڑتا تھا نہ نشان
ہوتا تھا ریت مین اور نشان ہو جاتا تھا پتھر سخت مین بلکہ اونیسوین روایت ابن سبع کی
بیسوین روایت نیشاپوری کی اور اکیسوین سوا ان دونو کی اور تلاش کرنی چاہیے کہ شیخ مذکور نے
اپنی جواب مین یہ بھی فرمایا کہ رد کی ابن سبع و النیشاپوری وغیرہما اور در باب عدم وقوع ذباب و عدم
رویت ظل بعد تفصیل علت و حکمت اوسکی کہ ذکر اسکا اس جگہ موجب طوالت اور مستغنی عن البیان ہے شیخ
ممدوح فرماتے ہین کہ ورد ایضاً ما ذکرہ السایل یہانتک لکھتے ہین و تاثیرہ فی الصخر انقیاد
لاثرہ الشریف و اشارۃ الی ان الصخر لان لہ خلافا لجاحد و من کفر بہ و لم یتبعہ انتہی موضع
الحاجۃ بائیسوین شیخ عبدالحق محقق مدارج مین لکھتے ہین بسند ابو نعیم کہ روایت ہی محتوی اس
سنگ کی جو کہ اصل پشت ہی اثر کا چون در آمد آنحضرتؐ غار را مایل گردانید سر مبارک خود را بسوے
سنگ تا پنہان کند شخص خود را پس نرم کرد خدا تعالیٰ سنگ را تنبیہ یاد رہی کہ یہ بھی ایک مقام ہی ظاہر ہو
طبع نرم ہونے پتھر کا معجزہ آنحضرتؐ کا کہ آپکی سر دیا بلکہ نعلین سے بعضے مسجد الصخرہ کے لیے پتھر نرم ہوا اور حضرت
ابراہیم کے لیے صرف ایک مقام مین فافہموا و تذکروا تیئیسوین حافظ شمس الدین ابن ناصر الدین
دمشقی معراج صحیح مین لکھتے ہین ثم توجہ نحو صخرۃ بیت المقدس و حماہا فصعدہ من جہۃ الشرق
اعلاہا و اضطربت تحت قدمہ ولانت فامسکتہا الملائکۃ لما تحرکت و مالت انتہی موضع الحاجۃ
چوبیسوین ترجمہ وفاء الوفا مین بیچ بیان فضیلت مسجد بغلہ کے بھی عبارت صاحب

مظہر کی گفتہ کہ نزد این مسجد اثاریست نزد وے از جہت قبلہ کہ میگویند اثر سم بغلہ آنحضرت ست و
در غربی اثر سم بغلہ اثر آرنج مبارک آن سرورست کہ بر آنجا تکیہ کردہ و بر سنگ دیگر آثار انگشتان است
کہ مردم بزیارت آنہا تبرک می جویند انتہی یہ لکھتے ہیں پھر شیخ عبد الحق محدث مدارج میں لکھتے
ہیں اگر نرم کردہ شد حدید برائے داؤد نرم کردہ شد سنگ سخت برائے آنحضرت انتہی پھر لکھتے ہیں
ابن جوزی نے کتاب وفا میں منقول منکر یہاں در میں لکھتی ہیں قال ابو نعیم الحافظ لما دخل رسول اللہ الغار
الی الجبل لیختفی شخصہ عنہم فلان لہ الجبل حتی ادخل رأسہ واستتر وجہ الی حجر من جبل الاصم
فلان حتی اثر فیہ بذراعہ و ساعدہ وذلک مشہور یقصدہ الحاج ویزورہ وعادت صخرۃ
بیت المقدس کہیئۃ العجین فربط بہا دابتہ والناس یلتمسون بذلک الموضع التبرک الی
الیوم انتہی تنبیہ اس جگہ پھر ہم یاد دلاتے ہیں کہ منصف باخبر یاد کرے اور دیکھے کہ مثل مواہب لدنیہ
کے اس کتاب کی نسبت بھی یہ لیکن واقف اسکو منکر یہاں در کلام فرماگئے ہیں نقل عبارت اوسکی ہمنے چودہوین
صفحہ کے حاشیہ پر اس لڑکی لکہدی ہے اور اس عبارت مصرحہ کتاب وفا ابن جوزی کو کہ مس بسیط و تفصیل سے
معجزہ الانۃ سنگ کو بہ تحقیق روایت کرتا ہے اصل کتاب سے کوئی منصف تطبیق دے پھر روح منکر کو
اس تخفیف سے یاد کرنا چاہیے جسکے کہ ایسی ذی کردار بموجب آیات قرآنی اور احادیث حضرت رسول
کردگار مستحق ہوئیں سنا گیا ہے حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی کتاب مورد الانوار میں لکھتے ہیں
اگر کچہ بھی پاس ذرا سی شعبہ ایمانکا منکر کو ہو تو عرق شرم میں ڈوب جانا چاہیے اور یہ پھر کہیے لفظ انکار اس
معجزہ رسول کردگار کا زبان پر آدمی بر صاحب ایمان کو لازم ہے کہ غور سے اس حافظ مومن حنفی کے
ارشاد واہدا کو بغور دیکھے وہ یہ ہے واما معجزۃ اثر قدم النبی صلعم علی الصخر فقد بلغت عند مسلم
التیسیر لعل المنکر لم ینظر الی کتب السیر فی احوال خیر البشر انتہی یعنے حافظ ممدوح فرماتے ہیں کہ اس
معجزہ قدم نبی کا تحقیق پونچا ہے نزدیک سیر جاننے والوں کے شہرت کو یعنے ایسا مشہور ہوا جیسا کہ

مگر متعلق ہے یہیں نظر کی طرف کتب سیر کے بیچ حال خیر البشر کی انتہا تیسوین یہ صاحب فتح المتعال

لکھتے ہیں قد رایت بمصر المحروسۃ بتربۃ السلطان المرحوم ابی النصر قاتیبائی المحمودی رحمہ ۲۹۶ حجرا فیہ اثر قدم

یقال انہ اثر القدم النبویۃ والناس یزورونہ و قدرا وا لہ برکات۔ اوتیسوین محمد عبد العزیز

صاحب خلال لکھتے ہیں عن قاسم القرطبی ان معجزۃ اثر قدمیہ علی الصخرۃ معجزۃ باہرۃ قد اثبتہا المحققون

فی تصانیفہم من الثقات وما تکلم بعض الجہلۃ الاعور المتقاتل علی عدم اسنادہ المعجزۃ من فرط فہو

جہلہ و عدم ممارستہ بروایات المحدثین الماہرین للآیات والاحادیث والروایات انتہی بتیسوین

سعید بن منصور دلایل النبوۃ میں لکھتے ہیں بعینہا روایت اٹھارویں مرقومۃ الصدر مرویہ صاحب

فتح المتعال سے ساتھ اس زیادتی کی بعد قاجاب تمام کے انہی اعادہ اسکا عبث ہے اسلئے صرف زیادتی لکھی جاتی ہے وہی ہذہ

وما قیل ان ظل جسدہ کان یر فی الشمس و لم یوثر قدمہ الشریفۃ فی الصخر فہو قول لا یقبلہ الفحول بالقبول

وان قبلہ الجہول اکتیسوین شرف الدین ابو عبد اللہ فاضل قصیدہ ہمزیہ میں لکھتے ہیں اولم التراب من

قدم لانت حیاء من مشیہا الصفوا یعنے یا ساتھ جو مٹی کے قدم آنحضرت سے نرم ہوگیا از

رو شرم کے چلنے اوس قدم کے پتھر اور اسکی شرح منہج مکیہ میں شیخ ابن حجر مکی جو لکھتے ہیں منکر ہیں اور کان

لگا کر سنیں یہ عبارت شیخ کی تنبہ بذلک علی انہ ینبغی لک ایہا الغافل ان تستحیی من مخالفتک ما جاء

الیک لانک اذا علمت ان الحجر الاصم یستحیی منہ لا یبقی علی صلابتہ مع مشیہ علیہ فشق علیہ صلابۃ

فلان لیسہل مشیہ علیہ فانت اولی بالاستحیاء منہ بان تبقی علی نحا لفتہ مع علمک بتحلیل و صافہ

ثم ہذا الذی ذکرہ الناظم و غیرہ ممن تکلم علی خصایصہ لکن بلا سند و عبارۃ السیوطی فی خصایصہ

وما اوردہ رزین ای صاحب الصحاح فی خصایصہ کان اذا وطی علی الصخرۃ اثر فیہا انتہی

اینے تنبیہ کرتا ہے صاحب قصیدہ ساتھ اسکے اوپر سیاست کے کہ تحقیق لایق تیرے ہے اے غافل یہ کہ شرم و حیا کرے تو

اپنی مخالفت کرنے سے ساتھ اوسکے آیا ہے طرف تیری اسلئے کہ حقیقت جب ان ایسا تو تیرے کہ تحقیق نہیں سخت پتھر شرم و حیا

کرتا ہی آنحضرت ؐ سی نہین باقی رہتا اور سختی اپنی کے ساتھہ جلتی آنحضرت ؐ کے اوپر اوسکی پس ہو تو اُس

ہوا اور سختی اوسکی پس نرم ہوگیا ازحد سہل ہو چلنا آنحضرت ؐ کو پس لایق تر ہی ساتھہ شرم کرنیکی اوس سے

یعنے جب پتھر شرم کرتا ہی تو تو تو انسان ہے تجھہ زیادہ شرم چاہیے ساتھہ اسکی کہ تا رہی معاذ اللہ حضرت ؐ کی

مخالفت پر باوجود علم اپنی کے ساتھہ اوصاف جلیلہ آنحضرت ؐ کی پس یہ ہی مراد و مقصود معانی شعر جو ذکر کیا

ہی ناظم نی اور سوا اسکے اوس شخص سے کہ کلام کیا اور خصایص آنحضرت ؐ کی یعنی بلا سند اور عبارت

سیوطی رحمہ کے بیچ خصایص اوسکی یہ ہی اور بعض آنحضرت سے کہ لایا ہی رزین یعنی صاحب کام محدث

بیچ خصایص کے نہی سو لہذا جب کبھی چلتی تہیں پر تو نشان ہوجاتا اوسمین یعنے بطریق معجزہ و خرق

عادت تعلیقیہ واضح ہو کہ تمام اس کلام شارح قصیدہ کو بالا طاق نسیان رکھکر منکر ہا دعیہ ایک کلمہ

بلا سند کو پکڑ کر بار ۱۲ دین تیر ۱۳ ہوین صفحہ مین اپنی رسالہ منکرہ کی فرماتی ہین کہ شاعران مدعیین اگرچہ لین

معجزہ در نظم و نثر خود آوردہ اند مگر مجرد وجوہ بلا دلیل ایشان صلاحیت اعتبار ندارد و عجیب طرز بیم

ساز کردہ مطلب خود را از شرح قصیدہ ہمزیہ نگاشتہ و مخالف مدعا خود را پس پشت گذاشتہ رقم انتہی تمود و عبارت

مابعد آنرا در حیطہ تحریر نیاورد پس عبارت مابعد شرح این است ثم ہذا الذی ذکرانہ ناظم وذکرغیرہ ممن تکلم علی

الخصایص لکن بلا سند الی آخرہ فی شرح القصیدۃ الہمزیۃ اور بعد اسکی لفظ سند پر ایک کلام طویل

نقل عبارت حاشیہ شرح للنخبۃ وغیرہ خواہ نخواہ عوام کی بہکانیکو لائے اور اپنی دانست مین آو بڑی سند لگا رکھی

بیاضک کہ کمال زور و شور سی لکھتی ہین کہ معنی بلا سند خواہ باعتبار لغت یا باصطلاح اہل حدیث بہر دو

طریق قاطع بیخ اثبات مثبتین است الخ اور دیانت داری یہ ہی الی آخرہ فی القصیدہ کہ پکڑ خاص

بیننده کو خود مشتبہ کرگئی کہ نقل عبارت مرقوم بقصد شارح جو ہمنی لکھی ہو یدا ہی سو یہ تمام باندھنو

ہوا منکر کا بوجوہات بعیدہ مخدوش و مردود ہی اول تو کمال ظہور دیانت ہی منکر کی کہ روایت سیوطی رح

محتوی مسند رزین ہیں سے جیسا صحاح جیسو ائمہ حدیث کہ مستحکام و اعتماد جنکی سند کا صاحب مشکوہ وغیرہ

سے قریب ظاہر ہوتا ہے قول شارح مین سے ترخیم کرکے نقل کرین اور تصریحات صاحب مواہب
وغیرہ محدثین اہل سیر خبر صد سیما تصدیق حضرت صدیق اکبرؓ تک کو پس پشت رکہکر دعوے معجزہ
مرقومہ کو بلا دلیل غیر صالح الاعتبار لکہین فاعتبروا یا اولی الابصار دوسرے نسبت دینی نیرنگ بازیگی
مومنین مثبتین معجزہ مخبر صادق کو خود شعبدہ بازی منکر کی کچھ عجب نہین ہے یہ عین مظہر اسوہ جانبین کو
یقینی مثبتین کو باحباب سرور کائنات صلعم اور منکر کو با منکرین معجزات کہ وہ معاذ اللہ حضرت صلعم کو ساحر تعبیر کرتے
تہی کما شہد بہ کتاب اللہ العزیز المنان الحمد للہ علی احسانہ قد جعل لنا فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ مرقومہ
یا یہ کہا جاوے کہ اب کچھ لکہنا منکر کا مظہر ہے مصداق المرء یقیس علی نفسہ کا یاد رہے کہ ترک عبارات
حسب زعم منکر اصلا مفید مطلوب مثبت نہین تہے بلکہ عبارات مذکورہ زیادہ تر مثبت مدعای مثبت ہی کما
سیظہر التقریب علی الفطن اللبیب لیکن چونکہ مثبت کو صرف خدمتگذاری منکر زبانی شارح قصیدہ ظاہر کرنی تہی اسلئی صرف
اوتنی ہی عبارت ضروری بیان کردی ہو گئے مگر ناظران با بصیرت پر ہویدا ہے کہ منکر بہادر نے ایک ٹکڑا قول شارح
سے ذکر کیا اور دوسرا ٹکڑا جسمین کہ سند معتمد ہے پس پشت پہینکا اور اصلا مضمون لا تلبسوا الحق بالباطل
وتکتموا الحق وانتم تعلمون سے اندیشہ نکیا تیسرے صرف اس کلام شارح کو جسمین کلمہ لکن بلا سند ہے جیسے
دیکہکر آپ مبہوت ہوئے ہین سند انکار اور مفید منع زعم کرنا صاف اقرار ہے خیانت کاری کا یا اظہار
عدم بلوغ مقصود مرام کلام شارح کا اور سے عدم ممارست ہے اطلاقات و معارض کلام جبابذہ
علما حدیث و مصطلحات محدثین سے ظاہر کرتے ہین اور محض رسوا ہونا محفل علما مین بلکہ اس عبارت منقولہ مرقومہ
مین بہی یہ خیانت کاری سے باز نہین آئی کما ہو ظاہر علی ناظری عبارۃ المنقولۃ و منقولہا المرقومۃ منہ من
النسخ الصحیحۃ بالجملہ یہہ کیف مقولہ شارح خود بہر دو طریق قاطع بیخ انکار منکر ہے نزد حسبند ہم
اس کو بوجوہات کثیرہ بسط و تفصیل سے ظاہر کرتے لیکن بہ عجالہ مقصود الاختصار ہے اسلئی صرف
چند وجہ مختصر سے لکہدیتے ہین منصف غیر متعسف تعمق نظر سے اگر دیکہی تو واضح ہے کہ منکر نے محض دعوی کیا

بھی بلا سند ہی اور سمجھا نہیں کہ مقصود مرام شارح کیا ہی اور سبب اسکا طرف عدم ملحوظ ومحارست
رقوم رہی یاد ہی اثر استعجال متکلم اگر منکر زرا بھی فہم وادراک کو کام فرماتا تو بیشک اس معجزہ کو بتصریح شارح
مستند جانتا اور ایمان لاتا اول وجہ تو ہم موجب ہی کہ عبارت مجولہ مترجمہ کی مطابق رای مصطلح جماہیر
علمای محدثین لکہتی ہیں ماہرین علم کلام واہل بلاغت ومعانی اسکی نکات وباریکیونکو یاد دین المختصر کہ
کلام شارح سے یہی کا لشمس فی وسط السماء ظاہر ہی کہ معجزہ مستند ہی کیونکہ وہ ذکر ناظم وبعض احیا کو بلا سند
لکہتا ہی نہ اصل معجزہ کو اور موید اسکی یہی عبارت ماقبل وما بعد کما ستقف فی الوجہ الثانی منکر جیو تو
کمال سے حدیث دان اور حدیث فہمی کا بڑی لن ترانی سی کہتی ہیں اعجب العجاب ہی کہ فقط کلمہ بلا سند
ایسی دہوکہ میں آگئی کہ انکار معجزہ کر لی تہی اگر کلمہ غیر ثابت زبان شارح سے نکلتا تو خود صاحب اعجاز ہی
منکر ہو جاتی کہ مذاق اسکلام کا بہ مصطلح محدثین پر ہویدا ہوگا یعنی بالغرض اگر لکہ غیر ثابت ہی
کوئی محقق لکہتا جب بہی ماہر حدیث وکلام اہل حدیث نقی کو کام نہیں فرماسکتی منکر جیو نے طریقہ جمع
بین الروایتین الصحیحتین المتضادتین شاید دیکہا ہی نہو گا ایسی مقام میں تو نہیں معلوم کیا کیا نسبت
صدیقین وصلحا کو دیتی ہونگی بالجملہ حرف لکن بلا سند تو آپکی نظر اگر غیر ثابت بہی خاص نسبت بحدیث ردا
معجزہ مرقومہ ہوتا تب بہی انکار منکر مردود تہا اگر حضرت مقدمہ اور خاتمہ شرح سفر السعادہ کو منکر جیو
دیکہتی اور سمجہتی تو ایسی دہوکہ نہ کہاوین ہم حرز اللطافہ صرف نظر بر ہدایت شوریسی عبارت بمقام حاجت
خاتمہ کی نقل کرتی ہیں بدانکہ شیخ مصنف سامحہ اللہ تعالی وتقدس درین خاتمہ بسیار توغل نمودہ ومبالغہ
نمودہ است ودر مقام انتقاد آمدہ وتقلید بعضی ازین قوم کہ متوغل اند درین باب کردہ بر جملہ از احادیث
جرح وطعن نمودہ است بر بعض حکم بعدم صحت کردہ وبر بعض بعدم ثبوت وبر بعض حکم بوضع وافترا نمودہ و
بر بعض خط رد وبطلان کشیدہ وحال آنکہ دران میان احادیث ست کہ در کتب معتبرہ مذکور است
ونزد کبرای علما دین ازفقہا ومحدثین مقبول وائمہ فقہ تمسک واحتجاج بدان نمودہ سلفا بعد این

عبارت خاتمہ شرح سفر السعادہ

باب طالب را در وادی حیرت و وحشت انداز و اما حکم بعدم صحت بحسب اصطلاح محدثین چندان عزابت
ندارد چه حدیث صحت چنانچه در مقدمه معلوم شد درجه اعلا است و دایره آن تنگ جمیع احادیث که در کتب
مذکور است حتی در این شش کتاب که آنرا صحاح سته گویند همه باصطلاح ایشان صحیح است بلکه تسمیه آنها بصحاح
باعتبار تغلیب است و نیز معلوم شد که حدیث صحیح است و حسن و ضعیف و هر یکی از صحیح و حسن لذاته
و لغیره و تعریف هر یکی از این اقسام سابقا معلوم شده احتیاج باعاده و تکرار آن نیست اکنون که شیخ بمصنف
نفی صحت از حدیث میکند و میگوید که این حدیث صحیح نیست یا نفی درجه اول میکند که صحیح لذاته
است یا احتمال آنکه بمذهب تضییق و تشدید که در شروط صحیح کرده رفته باشد موافق آنچه از بعضی در دوم
درین باب نقل کردیم و قول وی که گفته بصحت نرسیده نفی صحیح لغیره بود یعنی در حد ذات صحیح نه و
بکثرت طرق و تعدد روایات نیز بدرجه صحت نرسیده پس نفی هر دو قسم صحیح نموده باشد یا این
هر دو عبارت که صحیح نشده و بصحت نرسیده بیک معنی بود و بر هر تقدیر در صحت چندان موجب حیرت
و وحشت نبود و اما آنکه می گوید ثابت نشده و بثبوت نرسیده ظاهر در نفی درجه دوم است که حسن است لذاته
و لغیره و نفی مرتبه ضعیف نیز احتمال دارد و بر جمیع تقادیر تواند که مراد وی نفی لفظ حدیث بود یعنی ورود
حدیث باین لفظ مخصوص صحیح نشده و بثبوت نرسیده بلکه آنچه بثبوت رسیده لفظ دیگر است بمضامین نقل
محدثین درین باب بسیار رود و باندک تغیری که در لفظ رود او را حدیث دیگر خوانند الی آخر ما قال
او رحمه الله محقق ممدوح بعد فاصله لکنها هی همچنانکه در مسایل فقهیه اختلافات است که یکی بوجوب رفته
و دیگری بحرمت و یکی مستحب داشته و دیگری مکروه پنداشته باجتهادی که کرده و دلیلی که او را دست داده در
باب نیز مثل این اختلافات راه دارد و بوقوع می آید شخصی یا جماعه حدیثی را تضعیف نموده یا نسبت
بوضع کرده اند قوم دیگر آنرا بتصحیح رسانیده و اثبات نموده این معنی بر متتبع و متفحص فن حدیث روشن است
نیز باید دانست که از ارباب انتقاد احادیث جماعه اند که درین باب غلو و افراط دارند و بدرجه تعصب

اور جسکو زیادہ کیفیت زیادہ مقصود ہو تو تمام مقدمہ اور خاتمہ دیکھے جہاں ان مضامین کو منقوش خاطر ناظرین کیا ہے
کرلیں کہ قدوۃ المحققین مجددین شیخ مجد الدین فیروز آبادی نے اپنی خاتمہ میں لکھی ہیں کہ درباب انکار الاجماع حجۃ چیزے
صحیح نشدہ اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ درباب العباس حجۃ چیزے ثابت نشدہ اور یہ بھی لکھتے ہیں درباب صلوۃ خلف
کل بر و فاجر حدیثی صحیح نشدہ اور علاوہ انکے ملاحظہ خاتمہ مرقومہ سے ناظرین کو ظاہر ہوگا کہ اس قسم سے
بہتری وہ وہ حدیثیں ہیں جو بعض صحاح ستہ وغیرہا بلکہ خاصۃ صحیحین کے ہیں جنکو منصوصی و اجماعی
وغیرہن باسناد و استناد اور باوجود اسکے قدوۃ المحققین ممدوح باطلاق کذائی ناطق ہوئے ہیں اور ظاہر ہے
کہ حصول وصول مدعا کا محول حجیت اجماع قائم جیسی تیسی تک کی ان ہی گو کہ تعبیر عقلی و اجتہادی وغیرہا
منصوص قطعیہ کتاب و سنت نا معصور او قطعیت صلوۃ خلف کل بر و فاجر من حیث الاجماع خصوصا علی التحقیق
کما بیناہ المحقق الدہلوی علما سنت جماعت بران اجماع کردہ کتب عقاید آنرا ذکر کردہ و آنرا از علامات
سنت جماعت دانستہ اند بر خلاف آن فرقہ کہ عصمت امام شرط کنند و باجماع اثبات قطعی شدہ و بتصریح
و علماء دین نصیبت حدیث ظنی است و اصابت اجماع قطعی انتہی اور زیادہ التفصیل نسبت ایک کی
تحت کل احد واحد شاہ [illegible] کہ تفصیل ایک کی موجب تطویل اور تشفی تام عبارت خاتمہ مرقومہ
التصدیر مرجانب [illegible] کو بحول مکرر تو حاصل ملزم بس طول الکلام کا مختصر یہ ہے کہ جیسے مصرحہ محقق دہلوی
بمناسبت اطلاق صحیح نشدہ و بصحت نرسیدہ و ثابت نشدہ باوجود مرتب مرئی و مقبول علمائے
دین کی الانام ہی اسیطرح اگر اطلاق کلمہ غیر ثابت ہی کلام محقق ابن حجر سے [illegible] ہوتا تو بھی
علمائے حدیث اور مہرہ معاریض کلام محدثین مرئی و مقبول رکھتی ہے جائے کہ یہاں کل بلا سند ہو کی نسبت
بذکر تعلق کہا ہے کہ عدم تذکر مستلزم عدم وجود سند حقیقی نہیں فانہ لا یلزم من عدم علمک بشئ عدمہ
فی الحقیقۃ او علمک بعدمہ ولا یلزم من عدم ثبوت شئ عندک عدم ثبوتہ فی الحقیقۃ فافہم و تدبر و تم اعلم
ان ہذا الذی ذکرنا و علی طریقہ [illegible] قدوۃ المحدثین منکر ہو حدا بہ سوا کو خاص نظر نہیں جاتی تو

بیچونکی شرم بھی اصلا نہین ہیہات ہیہات حس وادراک ایسا سلب ہو گیا کہ اسقدر بی سر و پا بکار ہتے
ہین صدق رسول اللہ حب الشی یعمی ویصم الحدیث محبت انکا معجزہ اثر قدم اور ہوائے نفس نے اندھا کر دیا کہ نہ لحاظ دیکھنے
نہ خندق ایسی کلمات مونہہ سے نکالتے ہین کہ اپنے پاؤن چاہ ہلاکت مین ڈالتے ہین اور دائرہ نقض و اعتراض مخالفین دین
نبوی و مجادلین سنت و جماعت کا کتب احادیث واہل احادیث پر وسیع ہوتا ہی نہین معلوم منکر ہماد کا مافی الضمیر کیا ہی
اور مذہب کونسا اختراع کرنا چاہتی ہین جو بہانہ انکار صرف ایک معجزہ اثر قدم کے اصل اصول اور جماعت اہل حق کو بیردہ مین
مٹانا اور توڑنا چاہتی ہین افسوس صد افسوس ثم حیث مصداق یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون
الا انفسہم وما یشعرون ہوئے فارق جماعت کی لئی دیکھین کیا حکم ہی کتاب و سنت سے **وجہ دوسری**
ہم بطریقہ فہم عام خواص و عوام اولی الافہام تحریر و تقریر صاف و شفاف سی ہویدا صغار و کبار کر دیتی ہین تا کہ
حقیقت حدیث فہمی منکر ہماد سب پر ظاہر ہو جاوے منکر صاحب سنین اور منقوش خاطر رکھین اگر وہ غور سی کلام
شارح کو سوچین تو خاص ہین کلمہ بلا سند کہنی سی بھی نظر بر عبارات مستندہ مابعدہ جسکو کہ منکر مضم کر گئی ہین ثبوت
معجزہ بسند معتمد متحقق ہی کیونکہ شرح مائۃ عامل خوان تک بھی جانسکتا ہی کہ متن بعض کے واسطی ہی اور
لکن حرف استثنا اور واسطی رفع توہم ناشی ماقبل کے تو معنی قول شارح صاف یہ ظاہر ہین کہ ناظم و سوا
اسکی بعض متکلم علی الخصائص نے یہ ذکر کیا ہی مگر بلا سند ہی اور سیوطی رح سند رزین رح لکھتے ہین جس سے صاف
معنی منکرہ مزعومہ منکر مردود وناء معتبر ہین کیونکہ پہلی اس سے نصیحت منکر خود شارح کے کلام سے بہی صاف مقصود
صدر ظاہر و باہر ہی کما اشیر الیہا اور پھر خود شارح رزین رح کو نشان دیتے صاحب صحاح سے تعبیر کرتی ہین کہ یہ
صاف اشارہ ہی اظہار سند کا اسلئی کہ حال رزین صاحب صحاح کا سب اہل حدیث پر کالشمس فی وسط النہار
روشن و آشکار ہی کہ اونہون نے اپنی کتاب مین جو حدیث لکھی ہی باسناد صحیحہ لکھی ہی اور نام اونکا مثل آفتاب و ماہتاب
اس لقب سے روشن ہی حتی کہ اپنی ذی اعتبار و باوقار ہین ائمہ حدیث مین کہ صاحب مشکوۃ تک مثل صحیحین
وغیرہما انکی کتاب سے بہی صرف انکی اعتماد و تحریر پر بغیر بیان سند کے انکی حدیث مرویہ نقل کرتی ہین چنانچہ

بشمول صاحب بخاری وصاحب مسلم انکا نام نامی ہی ذبح کر کے شروع میں فقط یہی لکھدیا الی آخر النسبت الی تمہ

الیہم کانی اسندت الی النبی لانہم قد فرغوا منہ واغنونا عنہ یعنی تحقیق جیسے حیثیت نسبت کی حدیث کے طرف
ان ائمہ حدیث کی تو گویا میں اسناد کی طرف نبی کی اسلئے کہ تحقیق فارغ ہو گئی وہ لوگ اس سے اور بے پروا کر دیا
ہمکو اور ہوئے ہمکو اوس سے الخ اسی جا ہی ہے کہ تعلیقات بھی معتبر ہیں مقبول معتمد ہوتے ہیں چنانچہ تعلیقات
ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری کے بالاتفاق محکوم بصحۃ الاعتقاد والاعتماد ہیں اور یہی معنی ہیں مزعومہ المنکر معلوم
جسمیں منکر بیماد تمام عمر حاشیہ شرح نخبہ و خلاصہ کے پہرتے ڈہونڈہتے پائے گئے تو حقیقت سند و اسناد و شرف
طرف رزین کے یا بخاری و مسلم کی مثلاً ایسی ہی جیسی معنعن کی کہ الی اصل قائلہ پہونچا دیا یعنی تا برسول اللہ اور
صدیق اکبر پہونچایا اور مصداق اخبار عن طریق المتن اور رفع الحدیث الی قائلہ موجود و متحقق کر دیا گیا
مثلاً اگر کوئی شخص حدیث نقل کرتا ہے تعلیقات بخاری وغیرہ سے تو گویا کہتا ہے ابو عبد اللہ بخاری سے سند ای متصل اور
اسیطرح رزین صاحب صحاح جو سیوطی کی نقل کی تو گویا کہا رزین صاحب الصحاح نے سند ای متصل یا گویا یوں کہا کہ
رزین ہمارا الیہ ہیں ہم اس سے نقل کرتے ہیں پہر ایسی مقام مستند میں ذکر بلا سند ناظم وغیرہ کا بحوالہ شرح نخبہ حاشیہ وغیرہ
گرفت کرکے یہ انکار منکر مزعومہ کے سند کرنی عبث تضیع کی وانی ہی اور شاہ تعبیر رسول مقبول صلعم داخل ہوتا
تہا الحق مصرعہ لکہا ہوا ہیں مثلاً کیسے قسمت کا المختصر کہ معقول و شارح نے ناظم اور بعض مکلم نے بلا ذکر سند
ذکر کیا نہ یہ حقیقت بلا سند ہی تاکہ سمجھے کی لسند رزین صاحب صحاح ممدوح بقصد ذکر کیا تہا اور منکر بیماد تلمیذ
قدرت الہی اور اثر معجزہ رسالت پناہی صلعم ہے العلم کا لرکذا فی حاشیہ و کذا فی الخلاصۃ اور قول منکر کہ پہر و طریق
ناظم بہم نشنیدست الی آخرہ تہا تکلم تیر بازگشت پیدا کیا ہم اصل عبارت منکر اس جگہ حاشیہ پر نقل کر دیتے ہیں کہ اہل
بصیرہ فہیم بعد ملاحظہ و تطبیق حظ تام اوٹہا سکتے ہیں علاوہ اسکے ہم ایک دو تقریر سے بہی منکر کی تضعیف اسکی کر دیتے
ہیں ہر شخص غور کر سکتا ہی کہ تمام کتب فقہ مثل ہدایہ اور شرح صدر و کنز و مختصر وغیرہا شروح و متون و فتاوے
بہرے ہوئے ہیں صدہا احادیث و روایات سے کہ حسب طریقہ مدعوہ منکر کے اسناد ہرگز ان میں نہیں لیکن کوئی عالم

عالم اونکا انکار نہین کرسکتا کیونکہ اصل منشا اسکا دہی ہے یعنی استناد بطرف ائمہ حدیث وفقہ الذین فرعوا
منہ واخذوا عنہ منکر بہادر کیا کہین گے ماتہ المسایل السجادیہ مین بہتیری جگہ صرف نام کتاب سند مین ہے کما قال صاحب
المسایل عن الدر المختار الصحیح من مذہب اہل السنۃ والجماعۃ ... علاوہ اسکی اصحیت بخاری بعد کتاب اللہ کی سند منکر بہادر
کو بہم پونہچانی ضرور ہوگی وقس علی ہذا خصوصیۃ صحاح ستہ کے وقس علی ہذا انحصار تقلید مذاہب ائمہ اربعہ کے تعلیقات
بخاری شریف مین بہتیری جگہ صرف روی عن النبی یا وین فرماوین سند بطریقہ معہودہ کیا نسلی وینگے جو شہرہ آفاق معرا
وفضایل آنحضرت کتب احادیث وسیر مین انتہا تعداد تک پائے جاتے ہین اور ہزاروں اسطرح اسانید محققین ائمہ حدیث میسر وقوی
منکر صاحب سبکا انکار ایکہی دفعہ کیون نہین کردیتے اور تعلیقات بخاری وغیرہا وروایات صحیحہ پر ایکہی دفعہ قلم رد کیون نہین کہینچدیتے
اور مذاہب ائمہ اربعہ کی لئے ایکہی دفعہ بارشاد ہم رجال ونحن رجال کیون نہین اعلان کامل مین حکم نسخ جاری فرمادیتے ان
اقوال وافعال سے تو بقول فارسی معلوم مے شود کہ مطلب سعدی دیگر است خیر منکر کو اس بہانہ سے جتنے ضروریات اجماعیہ
کا انکار کرنا ہو کرلین مبارک ہو یاد رکہین منکر جو مستفیضان مدینۃ العلم مقران فضل ومعجزہ مدینۃ العلم سید
ہین ولن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا منکر فضل ومعجزہ کبھی حجت مین غالب نہین آسکیگا فتاملوا یا اولی
الافہام وتفکروا فی المرام افسوس ہے کہ منکر کو سلف صالح کی طرز تقلید وروایت وغیرہ رنگ ڈہنگ نیک جملہ اصلا نظر
نہین آتا ہم مالہم من متبعی المنہ بین خیر المرسلین کے منکر ہمین کچھہ ہی کہین ہمین طریقہ ہدایت دعا سے درگذر نہین ہم خیر خواہی
کیلیے اتنی جتاتے ہین کہ کلام صاحب مشکوۃ سے مستفید ومستنبط ہو حسن ظن بامشایخ وائمہ حدیث اسیکہی ان بزرگون کی کمال
اور گستاخی کا یہی انجام ہوتا ہے جس بلا مین منکر مبتلا ہو دیکھیے قول صاحب مشکوۃ کہ با اینہمہ درجات عالیہ فرماتے ہین و
لعلی اطلعت الی قولہ ینسب التقصیر الی لا الی جناب الشیخ پیر علی الخصوص جبکہ اتنی شیوخ مسلمہ ائمہ حدیث مصر
گذشتہ وپیوستہ معجزہ کو روایت کرین جنمین رزین صاحب جامع کہ نسبۃ الحدیث الیہم کالاسناد الی النبی مشکوۃ مین
مصرح اور پہر در باب فضیلت رسول افضل الرسل کہ ان لیت جا بجا ضعف سند مین تسامح لازم ہے قال الشیخ الاکبر ... احمد
المتولی الشافعی ان باب الفضایل ونحوہا یتسامح فیہ دون العقاید والاحکام فلا مسامحۃ فیہا کذا فی فتح المتعال قال الامام

احمد وغیرہ من الائمة اذا روینا فی الحلال والحرام والسنن والاحکام تشددنا فی الاسانید واذا روینا فی الفضائل

ونحوها تساهلنا فی الاسانید رواہ جماعة من آخرهم الخطیب فی الکفایة سو یہ بات تو ضعف سند کی نہیں جسکو زرین صاحب

صحاح ذی سند یاد رہی کہ انکار روات زرین علیہ ما نقل من المشکوۃ انسیقة مستلزم انکار وسوء ادب جناب رسول

مقبول ہی انواع اقسام کہ کسا حاج اور لی دیتا اور لی نعیبیا اس سے ما حیال ہونگی اور عوام بیچارے جدا

من ہو گئے جو منکر منصب صلوا وصلوا کو نہیں تنبیہ یاد رہی کہ وجہ منکر جنھوں نے عوام کی بہکانیکو ایک عبارت

طویلہ بنام بنا در لیجی مولنا شاہ عبد العزیز صاحب کی نقل کیکے کتب الضعفا لابن حبان تصانیف حاکم کتاب

الضعفا للعقیلی کتاب الکامل لابن عدی تصانیف ابن مردویہ خطیب وابن شاہین تفسیر ابن جریر فردوس دیلمی

بلکہ سائر تصانیف دیلمی و تصانیف ابی نعیم وابن عساکر جوزقانی وابو الشیخ وابن نجار صفحہ ۱۲ میں منسوب کا یکو کلام

فرمائی لکھی کیش یہ تصانیف شیخ جلال الدین در رسائل و نوادر مسایل از ہمین کتب غیر معتبرہ است اور یہ

فرمائی ہیں کہ اوامی کہ سند آں بصفت علما فن حدیث ثابت نشود محل اعتماد نزد اہل علم نخواہد بود یہ تمام

بایں ہمہ منکر کا سند زرین صاحب صحاح ممدوح تصدر ہمیشہ متوسل ہو گیا اور تحریر و بنیاد منکر منقطع ہو

کیونکہ عقیل و فہیم تھوڑا سا لکھا آدمی بھی جان سکتا ہے کہ رسائل و نوادر مسایل جلال الدین سیوطی مستند کتب

متبعہ المنکر میں سے روایت معجزہ یہ منقول نہیں بلکہ خصایص صغرے اور کتاب معتمد جلیل میں جلال الدین

سیوطی کی ہے میں خاص اہل ملک کے لئے کتاب سیوطی جسکی شروع میں تحریر با سناد صحاح موجود اور سند بہی زرین

صاحب صحاح کے کتب متبعہ تصدر اور سند ابن سبع ونیشاپوری وغیرہم اور روایت حضرت صدیق اکبر معرض صدود

نور علی نور اور منکر جو یا دکیں کہ ایسی محدث ابن سبع نیشاپوری وغیرہ کی تکذیب کرینگی اور حدیث مرویہ حضرت

صدیق اکبر موجود ہو کتاب المعجزات حضرت محمد رادی وغیرہ مرقومات صدر پر بھی کچھ معدود دا رابعہ علی میں بھی

بنین میں ایمان لاوینگے اور صدق دل سے تصدیق کرینگی تو کمال مقام ویل و افسوس ہی بیشک مصداق

مضمون ویل و یمینہ للمکذبین فبای حدیث بعدہ یومنون کے ہونگے اعاذنا اللہ وجمیع المومنین منہا

بہول گئی اگر صحاح رزین کو بہی کتب معدودہ مین لکہدیتی تو گو کہ ہمراہ اور معدودین کے رزین و صاحب مشکوۃ

کی رو جو نسبے بہی شہر مسارے ہوتے لیکن اپنی دلین تو خوش ہو لیتے ہرچند مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ صاحب نے جگہ جگہ اپنی

تصنیفات مین انہین کتب معدودہ متہمہ کے سند خود لاہین اور محققین ائمہ حدیث ہزار جگہ انکی احادیث مرویہ لکہتی

ہین مثل صاحب صواعق محرقہ ابن حجر مکی وغیرہ کما ہو ظاہر علی ناظری کتبہم سیما نسبت حاکم رح شیخ کمال الدین

ابن ہمام اور امام نووی شارح مسلم اور محقق دہلوی وغیرہم محققین جو جو توثیق اور تخریج احادیث مرویہ اوسکی

مستدرک کی کر بیشتر علی شرط الشیخین لکہتی ہین ماہرین فن حدیث پر روشن و آشکار ہی جو شخص کچہ بہی نظر ان

صاحب نظر ذکی کتب پر بلکہ صرف مقدمہ شرح سفر السعادۃ پر محقق دہلوی کے بہی رکہتا ہی تو جانیگا کہ عدم

توثیق مستدرک حاکم وغیرہ کتب معدودہ منکر مستدرک ہی اور ہم تصریح اسکی بسیط و تفصیل نقول عبارات

محققین مرقومہ بین یہان لکہدیتی لکن چونکہ یہان ثبوت معجزہ مرقومہ یا عجائب صاحب معجزہ مقتضی الحق ابلج والباطل

لجلج والحق یعلو ولا یعلی رزین صاحب صحاح وغیرہ محققین کے سند سے ثابت و متحقق ہی سو اس مقام مین اب

گفتگو اوس باب مین مستدرک محض اور طول کلام ہی اسلئے اوس سے قطع کشح مناسب متصور ہے لیکن ہم منکر

جیو کو پہر اتنی نصیحت کئے دیتی ہین کہ اس قسم کی باتین آگا پیچہا دیکہکر مخالفین ہاتہ پاؤن بچاکر

مونہہ سے نکالین در خانہ اگر کس ست ایک حرف بس است فافہم وتدبر الحق من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن

یضللہ فلا ہادی لہ ۔ بتیسوین ۳۲ پہر صاحب فتح المتعال نی بطریق سوال و جواب کے لکہا ہی صورت

سوال کیہ فی المدائح النبویۃ انہ صلعم لان لہ الصخر واثرت قدمہ الخ صورت جواب یہ کہ قال الحافظ السیوطی

فی الخصائص ومما اوردہ رزین صاحب الصحاح فی خصائصہ فقال ولما الان اللہ الحدید لداود فلان الانۃ

الحدید معروفۃ بانہا بوقد الان الحجارۃ لمحمد ولا یعرف لین الحجارۃ بالنار ولا بغیرہ وہذا اعظم واعجب من

کان اذا مشی علی الصخر لانت تحت قدمیہ واذا مشی علی الرمل لا یؤثر فیہ حرفا للعادۃ فی الحجارۃ ۔ تینتیسوین ۳۳

صاحب فتح المتعال مرقوم اسی کتاب مین ابتدا سے لکہتے ہین ونحن نذکر ما نقل عن کل نبی من المعجزات وما ثبت لنبینا

من الخصائص والفوضل از بسیار طرق و مرات بروایات متعدده در زرین صاحب صحاح اور ابن سعد و

بیت بور وغیرہ ہم عصر معتمد راوی حلاوہ آنکی لکھی ہیں کہ تفصیل موجب تطویل ہو چھبیسویں محقق کامل محمد

بن محمد شیخ محمد الجامی حنفی تلمیذ امام ابو محمد جلال القانی التجاری کتاب باقی الناشئین میں لکھی ہیں تعبیر دہشتم

آن بود کہ ہر سنگ کہ رسول قدم مبارک خود بر آن بنہاد آن سنگ در زیر قدم خوشان نرم شد چنانکہ صدیق

روایت میکند کہ در شب غار نشان قدم مبارک رسول در سنگ دیدم کہ ظاہر شدہ بود چنانکہ گستی رو گل رود

گفتم یا رسول کافران نشان قدم تو خواہند دید بر ما ظفر خواہند یافت فرمود یا ابا بکر برو آنرا محو کن گفتم آنرا دو کردم

قدم از سنگ رفت بعرق حاجت اسے چھبیسویں کتاب مذکور میں ہی چہاردہم آن بود کہ یہود نزدیک رسول آمد

و سنگ در دست داشت گفت یا محمد این سنگ ہست از سنگ تبی بود رسول آنرا بدست گرفت در دو دی مجروم

شد یہود این معجزہ دید در حال مسلمان شدن ایما آور د چھبیسویں ملا ابن الجوزی میں ومن ایاتہ انہ

معجزات الباہرات انشقاق القمر و کلام الحجر و حنین الجذع و سلام الغزالۃ و کان اذا مشی لا یری ظلہ

ولا یؤثر فی الرمل نعلہ ولان الصخر تحت اقدامہ چھبیسویں انسان العیون میں ہے برہان الدین محدث

لکھتے ہیں و ذکر جلال الدین السیوطی انہ لم اقف لہذا ای لتاثیر قدمیہ علی اصل ولا سند ولا ثبت من

خرج فی کتب الحدیث فقال مثل ذلک فیما اشتہر علی السنۃ ان مرقد اشتہر لما الصقت بالحجر غاصت

فی الحجر فاثرتہ ویسمی ذلک المحل بمکۃ بزقاق المرفق ومن العجب ان الجلال السیوطی مع قولہ المذکور قال ان فیما

الصغیر ولا وطی فی صخر الا واثر فیہ ہذا کلامہ ولعلہ ظہر لہ صحتہ ذلک بعد انکارہ تنبیہ ہی جو منکر کو

ہوا سوطہ برا قول صاحب سیرۃ شامی ہی چنانچہ آپ رد صاحب سیرۃ شامی کو متاخر اور بڑا معتبر کی کہتی ہیں

سیرۃ شامی کی عبارت ضروری الجواب سکی ہی نحو کثیر من المداح ان النبی کان اذا مشی علی الصخر غاصت قدماہ فیہ

ذکرہا فی آخر اللباب علم ارمن ذکر ذلک الخ یہ توجیہات علیہ مخدوش مردود ہی اول تو حقیقت تاریخ دانی
مخدوم ظاہر و باہر ہی کہ صاحب فتح المتعال محقق ذی کمال و علی بن برہان الدین محدث بہت بڑی محقق و محدث ہو کر تاخر
صاحب سیرت شامی ہین تو نسبت تاخر کے لکھتی ہین کہ جا ذکرہ ظہر مرۃ بعد مرۃ بقول اہل ہند آنکھو نسے نہین دیکھی علی الخصوص
علی بن برہان الدین جو لکھتی ہین الی آخرہ جیسا روایت مین ظاہر ہوا اور صاحب فتح المتعال جو خدمت گذاری صاحب سیرت شامی کے
کرتی ہین تعجب ہی کہ منکر جیسو نے باہمہ دعوی کثرت خوانی و سیر دانی اوسکی سیرت نہین دیکھی سو اسکی سیر ہم دنہین دکھلا دیتی ہین دیکھین
صاحب فتح المتعال کے عبارت بعینہا یہ ہی ومن العجب ان الحافظ الشامی لم یقف علی ما ذکرہ ابن سبع والنیشاپوری
وغیرہما من تاثیر قدمہ الشریفۃ فی الصخرۃ الی آخر ما قال دوسرے خود کلام منکر مین تعارض و تناقض ہے اہل انصاف
دیکھین کہ خود تو صاحب مواہب اور ابن جوزی کو اول معتبر لکھا جنکے تقریر سے ثبوت موجود واضح ہی کہ نقل و ظہر اور امام
سیرت شامی کو معتبر بتلاتی ہین کہ استطراع ترجمہ مین یہا جلال الدین سیوطی کو حاشیہ جامع روایات و ماہر تاجین الکار بتلاتے ہین
اور جہین اثبات معجزہ مانے تصانیف اسکی کتب نامعتبر و بیکار فرماتے ہین کہا اشرنا الیہ نفا تہ ہے اگر قول متاخرین بزعم منکر
قابل اعتماد نہوتا تو علی بن برہان الدین اور صاحب فتح المتعال و غیرہم محققین مسئلہ کہ فضیحت کنندہ ہین صاحب سیرت شامی کے اور
متاخرین اوس سے زیادہ تر لائق الاعتبار ہوچکا ہین جو تہی یہ کہ صاحب سیرت شامی کا مآل و انجام مقال بہی منکر نہین سمجھا
بلکہ اگر کوئی منصف با ادب نیاز سیر عبارت خود اوسکی غور سے دیکھی تو کیفیت مذاق اوٹہا سکتا ہی کہ وہی کس ادا و آداب
سی لکہتا ہی لم ار من ذکر ذلک الخ یعنی نہی نہین دیکہا کسیکو کہ ذکر کیا ہو اسکا اور تحریر مشیخ بہی انتفا و جو نقل کرتا ہی تو قول شیخ
یہ ہے لم نقف علی اصل و لا اسند و لا رای الخ یہی یعنی شیخ کا پاس ادب احتیاط ہی قابل غور ہے کہ وہ ان منکر کسطرح
استبداد و اصرار نہین کرتا بلکہ چونکہ اوس تک کوئی حدیث اوسنے دیکھی تہی تو اسی شک پیاس احتیاط اصرار نہین کرسکا
اپنا عدم وقوف و عدم جرات ظاہر کیا نہ انکار و استبداد بافات حجج زبردست معاذ اللہ مثل منکر ہمارے کہ یہ قسم
اثر ہی اس درجہ کا کہ صاحب ذوق سلیم صفا اسرار اظہار کلمہ عدم وقوف و عدم رؤیت سے پا سکتا ہی کہ واقعہ مین اصل اوسکا
سند ہو مگر یہ نہین واقف ہوا بلکہ منصف غیر متعسف وہ حاشیہ پر پانچو ین صفحہ مین پہلی سطر منکرہ کی دیکھیگا تو وہ نا دار

اور حضرت شاہ صاحب بار زیادہ متحقق ہوئے الحق کہ کمال احتیاط و تتبع کا کہ جب تک کہ ثبوت معجزہ بسند صحیح
مستند نہ پایا ذکر نہ کرتے لیکن جب وہ روایت جیسے صاحب سیرت شامی وغیرہ کی سند پر موقوف پایا اور اپنی آنکھ سے کتب صحاح میں دیکھ
لیا تب شمائل میں معجزہ ام معبد والی حدیث کی اور اسکی شرح میں لکھا کہ یہ حدیث و آثار میں آئی ہیں لکھا ہوں
پاس ادب صحیح میں اور اس معجزہ کو بھی بسند روایت درج کیا چنانچہ پانچویں اور چھبیسویں روایتوں میں بعینہا منقول
ہیں بلکہ علی بن برہان الدین اور صاحب فتح المتعال دونوں محقق بعد تحقیق انکا صحیح فی الفتاوی والتصحیح ثبوت الحکایات
سے تصریح کرتے ہیں کہ رفتاوی والا و خصائص صغری بعد کی ہی یعنی صحیح ہی قول اول کے بعد دوسرے سند رجوع کی چنانچہ
جمیع ائمہ اربعہ کا بھی طریقہ حسنہ جاری ہے کما لا یخفی علی ماہر کتب الفقہ فی البدایۃ قال و من باع مالم یرہ فلا خیار
وکان ابو حنیفہ یقول اولا لہ الخیار اعتبارا بخیار العیب و خیار الشرط و قس علی ہذا صد ہا مسائل من کتب ائمۃ اربعہ
وغیرہم پر دو قوت روئیہ احادیث و روایات کی رجوع ہو قول اول سے اسی طرح حال جلال الدین سیوطی کا ہے
اور یہ کمال دیانت و اور احتیاط شعار ہی ان ابرار کی کہ مثل ارباب زمانہ کے پاس سخن و ہوائے نفس کو دخل نہیں دیتے
بھی جب وقت کسی حدیث و اثر مخالف اپنی تحقیق کے وقوف پایا فورا رجوع خدا تعالی ہدایت دے ہمارے منکرین صاحب کو
بھی کہ وہ بھی رجوع کریں بالفرض و التقدیر اگر وہ مطلب روایات وارد ہیں اور شرح عیسی ہم وقوف نہ ادر روایا
منکرین تو اب تو ایسی روایات و سند غیر صحیح اونہیں قبول کر دیا جاتا ہی کہ مثل جلال الدین سیوطی وغیرہ محققین
سیما باتباع سیدنا و امامنا امام اعظم صاحب وغیرہ ائمہ دین رجوع کریں قول سابق سے تنبیہ ہم انکا رد تقریر
اونہیں بھلا دیتی میں غور کریں کہ حسب سیرت شامی ایک کتاب جلیل و طویل کے تالیف میں مشغول تھا قصد طرف انکا
خیال تھا بہتیری معجزات اوسنی لکھی اگر ایک معجزہ کی سند نہ دستیاب ہوئی تو نظر پڑی تو کونسی تعجب کی بات ہے
منکر جیسے خود اپنی تصنیف دیکھیں اپنی دلیل پر تیر بندہ ہو لیں کہ بہتیرا مواد اب ہے و فا ابن جوزی وغیرہ کا میں دیکھ کے
ہونگی جب منصف تمام پڑا لیکن رقم فرما ہونگے کہ انہیں بھی نہیں آتا آخر کہ تمہیں تب نہا یا تھا تب موجہ صاحب مواہب
نقل کر کے اونہیں قبول کر دیا تو جس طرح انکو باوجود ہو و نہ دیکھنے کے اسی طرح ہم صاحب سیرت شامی کو

نہ دیکھلای دیا تو کیا عجب اب اگر اس حالت پر بھی نہ سمجھیں گے تو بڑے بہرا نسے سمجھیں ولنعم ما قیل شعر

شمس وان لم یرہ الضریر و للہ در اسعد الشیرازی گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

بلکہ تعجب یہ ہے کہ ہمارے منکر صاحب نے عمر بھر میں کسی ایک معجزہ کی بھی تحریر تو معلوم ہے کہ قلم بگڑا تو انکار پر اور

خوش طالعی کہ دعوات و براہین نقلی و انکار پر استبداد و اصرار ہے حتی کہ خاص اسی پر رسالہ لکھیں کہ حقیقت

۳۸ مقام عبرت ہے حفظنا اللہ من وساوس الشیطان الرجیم وہدی اللہ المنکر الاثیم اٹھتیسویں تفسیر

کشف الاسرار میں امام ابراہیم نخعی تحت قولہ تعالی فیہ آیات بینات مقام ابراہیم لکھتے ہیں و الصحیح ان مقام ابراہیم ہو

الحجر الذی قام علیہ ابراہیم عند بناء البیت و فیہ ظہر اثر قدمیہ کما ظہر لنبینا اثر قدمیہ فی شعاب مکۃ انتہی

۳۹ انتالیسویں بعینہا مثل تفسیر قوم تصدر تفسیر عکرمہ میں بھی ہے کہ اب تکرار تحریر عبارت محض زاید محض

بطوالت ہے من شاء فلینظر الیہا چالیسویں تفسیر درمکنون ابو الشجاع البلخی میں ذیل آیہ و اتخذوا من مقام

ابراہیم مصلی میں ہے کہ نہایت تفسیر جلیل القدر و معتبر ہے بعد تفصیل و تصریح مقام ابراہیم اور حال کھڑی ہونے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اوسپر لکھا ہے ظہر اثر قدمیہ فیہ کما ظہر فی الحجین فہذہ معجزۃ ظاہرۃ اتی بہا الخلیل بعنایۃ اللہ

تعالی وحسن توفیقہ ولا طاقۃ لاحد من البشر ان یاتی علیہا الا من اختصہ اللہ تعالی بالنبوۃ واما ما اتی بہ حبیبہ صلعم

فہو ابلغ و اعلی منہ لانہ ظہر اثر قدمی الخلیل ابراہیم علی الحجر مرۃ واحدۃ حافیا غیر ناعل و قد ظہر اثر قدمی حبیبہ

علیہ مرۃ بعد اخری مع ناعلین و غیر ناعل بل اثر حافر بغلتہ ایضا فکما اثر قدمی خلیلہ تعالی علی الحجر لم یمح ولم یضمحل

ایدی الکفار فکذا اثر قدمہ حین رکب البراق لیلۃ المعراج و اما پدر الفاضل العلامۃ الشیخ محمد الہادی صاحب

جامع المعجزات والدیلمی حدیثا مرویا عن ابی بکر الصدیق حدیث محو اثر القدم لیلۃ الغار فہو لا تدل علی فناء اثر

قدمیہ الشریفۃ عن موضع آخر کما وہم بعض الجہلۃ من المرددین لان معجزۃ نبینا لا تنقطع علی ما فی الشفاء للقاضی

العیاض و آیاتہ لا تضمحل بل تستمر علی ما فی البیضاوی و معجزات الرسل الماضیۃ انقرضت بانقراضہم و عدمت بعدم ذواتہم

قال صاحب الشفاء و الی ہذا اشار رحمہ اللہ فیما حدثنا القاضی الشہید ابو علی حدثنا ابو ذر حدثنا ابو محمد و ابو اسحق و ابو

ابن عبد الرحمن بن حبان سے کہ وہ کہتا ہے بہ حضرت عکرمہ لقی الطلبۃ التعلم اربعین سنۃ و کنت افتی بالباب و ابن عباس فی الدار

قال نا احمد ثنا المصري قال حدثنا الحجاج قال حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا اللیث عن سعید

عن ابیہ عن ابی ہریرۃ عن النبی ما من الانبیاء نبی الا اعطی من الآیات ما مثلہ آمن علیہ البشر الحدیث یعنی فائدہ اس

دو نو قدمون ابراہیم کا بہت سے مقام ابراہیم پر گویا کہ ظہیر من خا ہر ہوا ہے معجزہ ظاہر ہوا کہ کمال خلیل بعنایت رب جلیل اور

حسن توفیق اسکی اور بعض وقت وہ اسکی نسبت معجزہ کہتے لا اور وہ معجزہ مگر وہ تحقیق خاص کسی نبی کی اللہ تعالیٰ شانہ کی لیکن وہ

لائق محمد حبیب خدا کی پس معجزہ اعلم و اعلی ہے معجزہ ابراہیم کی کیونکہ نشان ظاہر ہوا نشان دو نو قدمون ابراہیم خلیل کا پتھر پر وہ

الکہ مرتبہ دریا لیکہ وہ نکلی بدون تپی در تحقیق ظاہر ہوا نشان دونون قدم حبیب خدا کا مسجد اقصیٰ میں بغیر

کی حکایت نشان نہیں انکی خبر کہ بہی پس حبیب کی نشان کہ دو نو قدم خلیل پتھر پر تو منا اور منمحل ہو الکفار اسکو تو نفسی آیۃ

نشان قدمون حبیب خدا کا بہتیرا اور بعض منمحل ہوگا چنانچہ دیکھا ہی پتھر بیت المقدس کا بسبب حجر اسکی نشان تھا قدم مبارک آنحضرت

کی جسکو کہ سوار ہوئے براق پر شب معراج کو اور ہی پر وہ جو روایت کی فاضل علامہ شیخ محمد ہادی صاحب جامع المعجزات اور

کی حدیث روایت ہوئی ابی بکر صدیق سے حدیث کہ اثر قدم بسبب لقا کی فرش وہ بعض ملات کر لی اور یہ جا بدن تو شریف کے

دیکھا کسی حبیب کہ وہم کیا بعض جہلا مردود دین ہے کیونکہ معجزہ ہمارے پیغمبر خدا کا بعض منقطع ہوا اور پس خبر کہ شہر

قاضی عیاض میں اور نشان آنحضرت کی بعض منمحل ہوئین بلا استمرار رہتی ہیں پر دو مس جسکے کہ بقیا دین ہے اور

معجزات ہوئین گذشتہ رفت وگذشت ہوئی بسبب وگذشت ہو جاتا انکی او معدوم ہو بسبب معلوم ہوتے ہوتے

انکی کہا علما شعانی کہ طرف اسکی اشارہ کیا آنحضرت نے ساتھ قول اپنی کی پیچ اور حدیث کی کہ روایت کی اس

کی قاضی شہید ابو علی نے کہا اسنے کہ حدیث کی ہمسے ابو ذر نے کہا اسنے حدیث کی ہمسے ابو محمد اور ابو اسحاق اور

ابو ہیثم نے کہا ابو نین کہ حدیث کی فربری نے کہا اسنے کہ حدیث کی ہمسے بخاری نے کہا اسنے حدیث عبد العزیز بن عبد اللہ

نے حدیث کی لیث نے سعید اور اسنے اپنی باپ سے اوسنے ابی ہریرہ سے رسول اللہ نے فرمایا نہیں ہیوی کسی نبی کو دیا گیا

معجزات میں سے اسقدر کہ مثل اسقدر کی ایمان لاسکی اوسپر بشر آخر حدیث تک اکثر یہ ہوئی جامع الانا

میں ہی کالا اور اسکی جلد ابیدہ و شاہ لان لہ والقادر باذن اللہ تعالیٰ بیان پیغمبر کی

سوائی تفسیر و تفریہ حسا لیس میں لکھتی ہیں و کان اذا یمشی علی الرمل لا یری اثر لکن یوثر قدمہ فی الصخر

انتہی تینتالیسویں [۴۳] حافظ پہر امام احمد بن محمد مقری فتح المتعال میں فتاوائے شیخ جلال الدین سیوطی

سے لکھتی ہیں کہ کسی شخص نے سوال کیا شیخ سے کہ ہل ما ذکرہ الثعلبی والطرطوسی فی تفسیرہما ان النبی لما حفر

الخندق وظہرت الصخرۃ وعجزت الصحابۃ عن کسرہا نزل الی الخندق وضربہا ثلاث ضربات وانہا لانت

لہ وتفتتت صحیح ذلک ام ضعیف تو جواب دیا شیخ نے کہ اما حدیث الصخرۃ التی ظہرت فی الخندق وعجزت الصحابۃ

من کسرہا وضربہا ثلث ضربات فکسرہا فانہ صحیح ورد من طرق بالفاظ متعددۃ فاخرجہ البیہقی وابو نعیم معا فی

دلائل النبوۃ من حدیث عمرو بن عوف المزنی ومن حدیث سلمان الفارسی ومن حدیث براء بن عازب واصلہ

فی الصحیح من حدیث جابر قال انا یوم خندق الحدیث چوالیسویں [۴۴] ابو عصمہ کہ معتمد و متمسک علیہ صاحب

مدارج ہیں بیچ نوادر القصص کے لکھتے ہیں چالیسویں باب میں معجزہ دوازدہم مروی از عکرمہ گفت کہ بود رسول خدا ہر وقتی

کہ بر سنگ قدم می شد آن سنگ تحت قدم وے ہمچنانکہ حدید در دست داؤد و پینتالیسویں [۴۵] ابو بکر

احمد بن محمد بن العباس البلخی محدث تفسیر عیان فی معانی القرآن میں تحت قولہ تعالیٰ فیہ آیات بینات مقام

ابراہیم لکھتے ہیں و قولہ تعالیٰ فیہ ای فی البیت بینات ای علامات واضحات مقام ابراہیم ہو الحجر الصلب وظہر

ذا اثر القدم الذی قام علیہ ابراہیم عند بناء البیت او عند غسل امرأۃ اسمعیل راس ابراہیم وحین نادی الناس بالحج

وان قیل ہم الواہم ان الحجر الصلب صار تحت قدمی ابراہیم لینا کالعجین والطین فما وجہ افضلیۃ محمد صلعم مع ان افضلیۃ

علی جمیع النبیین والمرسلین بل علی تمام المخلوقات ثابتۃ بالاتفاق قلت ان تلین الحجارۃ تحت قدم نبینا

بل تحت ذرعہ وساعدہ ایضا ثابت بالدلایل الباہرات والحجج القاہرات کما نبہ بذلک الکملاء فی

تصانیفہم مثل امام ابی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی ومحمد بن المکی واسحاق بن ابراہیم کذا صرح حماد

بن صالح عن سعید بن سوید فی اعجاز النبوۃ فثبت افضلیتہ بہذا الوجہ ایضا وبہذا ظہر بطلان قول

من قال ان فی اسناد تلک المعجزۃ الشریفۃ اسنادا ضعیفا خلاصہ معنے یہ کہ بیچ اس خانہ کعبہ کے نشانیاں واضح

بینات ایک انمین کا مقام ابراہیم ہی کہ وہ پتھر ہی سخت ظاہر ہوا اور جسمین نشان قدم کا اب تک
رہ گیا ہی جو واسطے ابراہیم نزدیک خانہ بیت کے یا نزدیک اٹھانے بی بی اسمعیل کے سر ابراہیم کا باجبکہ گئے
بی لوگونکو واسطے حج کی اور اگر وہم کرے کوئی وہم کرنیوالا کہ پتھر سخت نرم ہوگیا نیچے قدموں ابراہیم کے
مثل خمیر اور مٹی کے تو کیا وجہ ہی فضیلت کچھ ابراہیم پر باوجودیکہ بیشک افضلیت آنحضرت تمام انبیا و رسل
پر بلکہ تمام مخلوقات پر باتفاق ثابت ہے کہتا ہون میں کہ تحقیق نرم ہونا پتھر کا نیچے قدم مبارک کے بلکہ
نیچے ذراع اور ساعد انکی بھی ثابت ہے ساتھ دلائل باہرہ اور حجتہای قاہرہ کی جیسا کہ نشر دار کی ہی ساتھ کے
کہ ہوئے ہیں علما و محدثین کا ملنے انکی ہی اور منجملہ بیچ تحریر کے مشہور انہی کے نقل امام ابی سلیمان احمد بن
محمد بن ابراہیم الخطابی اور محمد بن الملکی اور اسحاق بن ابراہیم اسیطرح تصریح کی ہی معاویہ بن صالح نی
سعد بن سعود سی یہ اعجاز ہوئے کہ لیکن ثابت ہوا افضلیت آنحضرت کی ساتھ تاریخ کی ہی اور ساتھ اسکے
ظاہر ہوا بطلان قول اوس شخص کا جو کہتی ہی اسناد مین اس معجزہ شریفہ کی اسناد ضعیفہ میں عف اب
منکر ساد کو بعد ازاں اور کوئی انکی ہاتھ سی تحقیقہ تسلیم کو نقش التماس کی کہ جابجا ہر چند نظر بر خشاء انکا
قدام دالانتبار ومجاذ اقرار بعلم و بجواہر دالائت بین الموہب والحب فاقر شہادت سوجتہ ابہتین دو شاہدین
تماولیعتبر مقبولمن اور شیلی انکا کے اور تسمیہ تصریح وجہ صاحب تسبہا کی خصوصا وہ اکرتم النفس اہل وفا
صاحب تہرم جا کی لی کافی اور وافی تھی لیکن بھی نظر بر حضر اتکلیے قرار و تیہی اور تسنفا نام جسیم مقام ادم
صدام باوصف ضیق مجال الای مقال سیرت کتب معتبرہ او اصول اخری سے بھی بجا از طریق مشتے نمونہ از
خروار اظہار کردہ اجسمین احادیث مروی حضرت ابا بکر صدیق و عمر بن عوف و زید ابن ثابت و سلمان فارسی
وجابر و عکرمہ وغیرہم صحابہ کبار و تابعین تبع تابعین با احسن جیسا یہی ہا رضا یاران جند و اور خوب
التصدی
معلوم ہی خصوصی بعض و لی نقش متواتر حسب مشہورات کمال و نکات از کتب صحاح و تفاسیر معتبرہ وغیرہ
مصرح کات اسناد و مونیہ و مسامانہ بعدم صحت مگر اینجا ای شکا غرہ اہل حدیث و تفسیر کا التصریح واسطے

وسط النہار روشن و آشکار کر دیا ہے بالفعل دیکہو یعنی روایت پہلی اور آٹہوین اور چودہوین اور اٹہارہوین
سی اکیسوین تک اور ستائیسوین سے اکتیسوین تک اور سینتیسوین اور رجال ہیں اور یہ اخیر کی روایت مطہر تفسیر عمان
کر محتوی ہے کتنے شہادتوں تصانیف و تنبیہات کھلا دا ئمہ کے جنکی خط سی کس کس توثیق سے وثوق و تو
سناد ہویدا ہی کہ دیکہو کا حوالجات شرح حاشیہ تحفہ و خلاصۂ خدام سب سگان اور یکا ظاہر ہو گیا اسیدی کہ
منکر بہادر تنبیہات سلف اور تنبیہات خلف سی متنبہ ہو وین اور بعد ملاحظہ اور غور و تامل کے تامل تو کا
و شکوک صحت و عدم صحت سند اسناد وغیرہ بنیری مراتب کے نسبت اسی باب ول میں جواب حاصل کرسکے ہیں تفسیر
اتمام مضامین مصرحۂ صدر کو منقوش خاطر رکہے منکر جیو خیال کرلین کہ وہ جو صفحہ ۴ رسالہ منکرہ خدام و جہہ
موضوعیت خبر معجزہ مرقومہ مین جناب عالی ایک مضمون اپنی دانست مین بہت معقول سمجہکر رسالہ رابعہ علی الہ
عبارت شیخ ابن ہمام نقل فرماتی ہیں محض بانگ بی محل ہی منصف طالب حق حاشیہ تیسری دیکہی واضح ہی وہ
کچہ خود بخود مصرحات صدر سے بہا توضیحا صاحب مواہب لدنیہ سی کہ پہلی روایت ہی اور تصریحا افضل المحدثین
ابو بکر احمد صاحب تفسیر عبان سے کہ روایہ اخیر ہی اس عالہ کی بیفائدہ و بیکار بلکہ ہبا منثورا ہی لکن ہم نظر مزید
صفر اشکنی منکر اور تفہیم قرار دو قسمی خاص عام بوجوہات مفصلہ الذیل بہی مردود یہ اور کی واضح کرتے
ہین اول تو قیاس کرنا منکر کا مستمع عالہ کو نسبت بحدیث لیلۃ الاسری اور لیلۃ الغار پر لے سری کر سرا
قیاس مع الفارق انحو کہ طفلان مکتب خوان ہی خدا یا کوئی شخص ان مقاموں کو واقعہ مجمع عام کہہ سکتا ہے
کجا امر وقوعی مجمع عام کجا اخبر وقوعی لیلۃ الاسری و لیلۃ الغار جہان ہمراہ حضرت سید ابرار کی سوا ذات
پاک پروردگار یا ملائکہ حفاظت کار یا صدیق یار غار کی دوسرے کا گذر بہی نہین تہا حتی صدیق
دیکہا سوہی راہ وہانکے ہین منکر صاحب جیسے مصدق متعدد وہان کہا نسی لائی جاتی اور بہ ظاہر
کر اگر ایسے بزرگوار دیکہہ پاتے تو یہ کفار کی ہتون رسول صاحب رسول کو جہٹکارا اذیت سے کفار کی ہوا
تا ہو جانا چنانچہ ظاہر ہی کہ موت آپ کی اپنی عمل مین آئی بلکہ حقیقت مین عند اہل الایمان والایقان اس ایک

سی بہی دوبارہ معجزہ الٰہی نمایاں تہا یعنی ایک بہی نشان قدم اوسمین نمودار نہ ہوا کہ ثبوت
سی بلی الہ نا ممکن ہے اور تایل ہم وہلی اول سی ہی یعنی حضرت ابراہیم سی بہی پتہر اوپر اوسکی
وہاں بہی قدم ابراہیم بہایا یہ معجزہ رسول کریم سی بحرم ہوا کہ جب تہا ویسا ہوگیا سبحان
ایسی مقام مین اگر کوئی شخص غیر بہی کیسا ہی مسلمان روایت کرتا تو اوسکی تکذیب بہی کوئی مسلمان
روا رکہہ سکتا ہے جہ جائیکہ حضرت صدیق اکبر جہان اوسجگہ ہمراہ سید وہی تہی اوس بہی راوی کوئی ہو
سکتا ہے کہ میان صاحب تصدیق مین اوس فضیلت کی ایسی روایت کی کونسا مخالف شرعی کونسی آیت یا حدیث
سی لازم آتا ہی جو نفی اسکی ضرور ہے اور تصدیق ممنوع اسکی سند بموجب اپنی ہے جو منصب طریقہ محدثین
دیکہا دوسرے انفراد راوی اور عدم روایت دیگران سوا لیلۃ القدر والاسرا بہی یہاں مفقود ہی
کیونکہ روایات تو مجم غفیر رواۃ سے مصرحات بتصدر زائد دو کتب کثیرہ محولہ احادیث و تفاسیر مثل
بستر مکنون عمان وعلامہ کشف الاسرار وغیرہا جماعت کثیرہ موجود اور کالشمس فی وسط النہار
روشن و آشکار ہیں پہر قیاس کرنا مضمون عجالہ اور حوالہ مقولہ ابن ہمام کا اس مقام پر قیاس اول مع الفارق
سی گوئی سبقت لیجاتی ہی منکر جیسے عقل پر نہیں معلوم کیا پردہ پڑگیا ہی خدا جانے کتب اور حدیث
کو کسی مرض کا نام جانتے ہیں یا کس صورت کس شکل کی چیز سمجہتے ہیں بقول اہل ہند اوندا گنہنا الٹا گنگا بہے
جدہ و قدرا یہ نہیں دیکہا کہ کوئی دیکہی کا سنی کا توک کہی گا بیان کو نسبی اوسی منفرد کیسے مجمع عام مثل
جماعت جمہور وغیرہ کی روایت کی اور او وردن اوس مجمع مین کی روایت کی اور تکذیب کی ان منکرون کو لازم
ہی کہ علاج کرین اپنی دماغ کا اور استشفاع بدرود و استغفار عمل مین لاوین تیسرے اگر کوئی صاحب
عقل و اونچی نظر اجماع گرد وکثیر مفسرین معتبر قریہ مرقومہ غور دیکہی تو خود اس عبارت محولہ مستندہ
منکر دوران کی بہی حکم تیر بازگشت پیدا کیا کیونکہ حسب غرور منکر کے اماری تیغ صاحب انکار سے ثابت
ہوتا ہوا اور ناظر ہو اوسکی تحریر اصل انکار کی ہے کہ شرع ملا انکا اوسکی اور طری دم جرم

بسبب عدم وقوف بعدم رویت اسکی شیخ جلال الدین سیوطی کے ساتھ اعتقادی ہین جیسا کہ یدل علیہ قولہ ونا ہیک
باطلاع الشیخ الخ سو واضح ہوگیا مصرحات صدر سے کہ شیخ نے بعد وقوف رویۃ اسناد صحیحہ صحاح جو کہ قول دال
تو نہایت ظاہر ہی کہ علت انکار صاحب سیرت رفع ہوگئی اگر صاحب سیرۃ خصائص صغرا الشیخ پر وقوف پاتا تو بیشک
وہ بھی مثل شیخ رجوع ظاہر کرتا لانہ قد ثبت فی محلہ ان المعلول یرتفع عند ارتفاع العلۃ تو رہ گیا منکر صرف
برہان الدین متفرد سو بھی انکاری ہیں اور مثبتین جمع کثیر و جم غفیر مثل اہالی مجمع جمعہ مقرین رویۃ احادیث
و روایات صحاح و کل فضلا اب دیکھیں منکر جیو اور یہ ہین تھین آدی کہ مثبتہ کون ہوتا ہی دیتے ہین کہ وان اور
توفیق و تطبیق مضمون مستند کہان اور آماجگاہ تیر بازگشت کون اور کہان اور کیونکر ہی اب
بغور و تامل ملاحظہ فرماوین قول منقول شیخ ابن ہمام جو رقم فرمایا ہی کہ اذا انفرد واحد بخبر قد شارکہ
خلق کثیر مثبتین کے لئے موید ہے یا منکر کے لئے تنبیہ یہ بھی یاد رہی کہ عند اہل العلم والایقان
زیادہ تر باعث عدم تصریح اسامی ہر ایک قائل کا بطریق عنعنہ اور سبب عدم اظہار رفع الحدیث
الی کل قائلیہ علی ما طابق بتعریف الخلاصہ وحاشیہ شرح النخبہ وغیرہا بنسبت بشیر متکلمین علی الخصائص
اس قسم کی معجزات کے یہ بھی واضح اور لائح ہی کہ ازبسکہ یہ امور خلوت اور جلوت مین عموماً اور خصوصاً بطریق
خرق عادت واقع ہوتی ہیں تو خاص و عام بلا خلاف ایک زبان راوی ہوئے سو کثرت شہرت نے تحقیق و تعین
رواۃ سے انہیں مستغنی کر دیا کما یشہد بہ قول صاحب المواہب ہو مشہور قدیما و حدیثا الخ و قول صاحب
الخلال قد اثبتہا المحدثون فی تصانیفہم من الثقات و تکلم بعض الجہلۃ الاغمار المتقاعسین علی عدم سندہ
المعجزۃ فہو من فرط جہلہ و عدم ممارستہ الخ اور موید اسکی ہی تمام تصریحات مرقومہ تفاسیر [illegible]
وغیرہا اور یہی تسامح ایسی امور مین مجمع علیہ اہل ایمان و ایقان ہے کما اشرنا الیہ من تصریحاتہ الشیخ السیوطی
والامام احمد رحمہ فی ذیل الروایۃ الاحد والثلاثین سو بتیس اسی جہت کر انبیا کی سند مین اسکی کہ معجزات
و آیات فضائل سے ہی متکلف نہیں ہوئے سو عبارت مقدمہ صحیح مسلم اعنی عن ابن سیرین قال لم یکونوا

[illegible]

سے اثرات الخ مولانا صاحب اس مقام میں بھی لا الی نفس و اسطی اعوا ہی توام کالانعام کی وجہ سے

علی حمیدیا اہل حدیث بیکار نہیں کیونکہ وہاں مقصود نسبت بعقائد احکام بی المعجزات من ایات اصطفا

و فتن ہے ہذا اس قسم کی جتنے عبارات و حوالجات اور پابند ہو پابند ہی ہو منکر بہادر کھے ہیں او جتنا حصہ

ابنیا د ہو کر بازیوں کا منکر بہادر فی پابند ہی ہیں بلاحظہ مصرحات ہمدا و من شیخ المنکسیر

اور مندرجہ ہیں اسکی نسبت پر ایک اس قسم کی اقوال پرو بال کے قول قول لا کی تردید بخیال التعسیر

زاید و مستند ہی العقلا و تفہیم الاشارہ تنبیہ ہم ایک اور تقریر جیسا دشفا منصوص ہی فیہا لیس کرو

ہیں کہ آپ بھی صدق و ایقان اور تیج تو بالکل از تربا ستا دین ایمان کسی دست بردار اور ذخیرہ گرمنا

کسار جو لیتر و بتکانہ ہونگی اور یہ ہم بطریق تنزل بفرض و تسلیم کہتے ہیں کہ نقل کفر کفر نباشد آپ روپ

خبر و اثر کو بالفرض کسی نا معتبر بلکہ کاذب فاسق فاجر کی تصور فرمائیں یعنی یہ خیال کرلیں کہ حضرت ابا بکر

صدیق اور پیغمبر خدا پر کسی فاسق نے جھوٹ بات بنائی تو بھی زیادہ سے زیادہ بس یہ کہ بموجب منصوص آیت جون آیہ

ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا آپ کو تحقیق اسکی ضرور لگا یا یہی کہ نظر او نیسا ظن نوا المومنین خیرا اور

الکذب قد یصدق ہی ضرور ہوا اور یہی خیال اسکا کہ ایسی کوئی فایدہ دیگا یا احتمال ہوا نفسانی کا یا القاء

وعظ و امداد غیرہ مقصود لازم اور ضرور رکھا لا یخفی علی اہل العقل بقاذن الحدیث تو تحقیق کرنا ہے

کہ اس خبر کی تصدیق کون کون لوگ ہیں اور وہ ہدو اس کے اثر کا آنحضرت سے مورد مخالفت کسی آیہ قرآنی یا اجماع

متواترہ کا ہو ہیت یا نہیں مع نظر بر تصریحات صدیسا نظر تصریح موہب شفا و غیرہا اور تصدیق رزین صاحب

و غیرہ صاحبان صحاح و کلام و نفسل محدثین تفاسیر حتہ التصدیق تطبیق تو الظلم تکذیب اسکی استحقاق

پیغمبر افضل الرسل اور خیرنا اجماع و تکذیب احادیث متواترہ منصوص و اجماعی بجز تکفیر ہی کہا ثبت فی المقدمہ

من الروایات المتفرقہ فی ہذا الباب اور علاوہ اسکی پہر وقت موہب تجربہ مستوا مقولہ السابق کہ

بینک جا بی منکر جھوٹ المنصبین کیونکر دیکھیں لیکن یہ سب تخمینی ہی لکھا ہی قصہ اختم و فرمایا کا نفرط

نیہم اور مستحقر اور مستخف حضرت خیر البشر ساب حضرت خیر البشر ہی کما صرح بہ فی حاشیہ شرح الوقایہ
حیث قال قد اجتمعت الامۃ علی ان استخفاف نبینا و بای نبی کان من الانبیاء کفر الی آخر ما قال قال
صاحب الشفاء ان جمیع من عاب النبی والحق بہ نقصا الی قولہ وھکذا ان یقتل ولا یقبل توبتہ وہذا کلہ اجماع من العلماء
وائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ الی الآن ہلم جرا تو عند التحقیق والتطبیق صداقت اس خبر لانیوالے کی کما ہی حقہا
ثابت و متحقق اور قابل قبول قلب سلیم ہی اسکا انکار نہین کر سکتا کوئی مگر امیم سالک صراط غیر مستقیم اور علاوہ اسکے
ایک دوسرے تقریر سے یون خیال کرنا چاہیئے کہ معجزہ مرقومہ ایک شی متنازعہ فیہ ہی مقر و مثبت و مصدق اسکے
اور منکر مانع اور مکذب اور قرآن شریف مین پروردگار عالم حکم فرماتا ہی یاایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ ورسولہ ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر
واحسن تاویلا سو اگر دعوے ایمان کا اور تبعیت خدا و رسول صلعم کا منکر کو ہی تو تعمیل کرین امر الٰہی کی یعنے رد کرین
اسی طرف خدا و رسول صلعم کے تو تعمیل مین اسکی بجز رد طرف قرآن اور احادیث متواترہ صحیحہ اور نصوص علمای ثقات کی کوئی
چارہ اور علاج نہین سو اب دیکھیئے کہ افضلیت رسول صلعم مثل آیات تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض اور کان فضل اللہ
علیک عظیما جمیع انبیاء سے ظاہر و باہر اور احادیث متواترہ مثل ان اللہ فضل محمدا علی الانبیاء وغیرہ مصرحہ
کتب صحاح و شفا مفسرہ اللہ الصمد مسلمہ و اجماعی صحابہ و تابعین علما و کملاء فرق اسلامیہ ہی مصدق و موید اسکے
چنانچہ تصریحات مکرر بطریق مثنی ہمنے اوپر درج و اظہار کر دیا گیا کہ جتنے معجزات اگلے پیغمبرونکو دیئے گئی وہ ہمارے
پیغمبر خدا مین جمع ہوئے اور معجزہ ہذا بالاتفاق حتی حسب اقرار منکر بھی نسبت بحضرت ابراہیم ثابت اور متحقق تو صداقت
خبر ہذا پر قرآن اور احادیث متواترہ صحاح گواہ ناطق ہمراہ یعنی اسکی مطابقت ان سے ہویدا تو اب تکذیب اسکی اور
جدال و شقاق ساتھ قائلین اسکی درحقیقت تکذیب خدا و رسول صلعم اور جدال و شقاق با خدا و رسول صلعم اور خرق اجماع اور
خروج از اطاعت خدا و رسول صلعم اور باہر ہونا جماعت سے ہی تنبیہ دیگر کہ اگر کوئی بمصداق مخاطبین مضمون
افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض سب سے پیرو ہوتا دست بردار ہو کر بلحاظ خدا و رسول صلعم از راہ اطاعت

اولی الامر کی تفسیر اس سے رکھتا ہو تو یاد رہے کہ درحقیقت مختلف اہل تحقیق میں باہم کوئی اختلاف
ولا فرق ہوگا کیونکہ عند المحققین سنت وجماعت اولی الامر خلفائے راشدین میں اور ولی الامر اور علمائے کرام
الذین یفتون فی الاحکام الشرعیۃ ویعلمون الناس دینہم کما اشار الیہ صحیح الامام المفسر فخر الدین الرازی
وغیرہما عن ابن عباس وقول الحسن ومجاہد والضحاک خلافا للشیعۃ فان المراد عندہم الائمۃ المعصومون
صحابہ راشدین میں خاص حدیث مرویہ حضرت خلیفہ اول سید خلفائے راشدین اور اور صحابہ و تابعین
اور جمہور علماء محققین اہل سنت کے مرویات و اقوال مکاشرہ و جامع ظاہر باہر ہیں دیکھ لیجئے اور بجالائیے
پھر ظاہر ہے کہ بعد حضرت اور خلفائے راشدین کے سلاطین جو اہل الاسلام من اہل السنۃ والجماعۃ اولی الامر
کہے جاتے ہیں کہ مروج دین متین صاحب عدل و داد ہیں مثلا سلطان روم و سلطان ہند کہ ان
و دل سے تصدیق اور تسلیم اور مستفید ہیں برکات آثار قدم رسول مقبول سے کما نقل عن فتح المتعال
ان [illegible] صاحب فتح المتعال رأیت بمصر المحروسۃ بتربۃ السلطان ابی النصر قاتیبای
حجرا فیہ اثر القدم النبویۃ والناس یزورونہ ویتبرکون بہ اور [illegible] طبقات [illegible] کتب معتبرہ
تواریخ سے بھی ذکر عمارات سلطان فیروز شاہ میں موجود کہ از انجملہ مدرسہ فتح خان است کہ حالا آثار
فتح خان جو بیٹا [illegible] فتح خان الخ [illegible] سلطان کو رسید و گویند پسر از سلطان فیروز شاہ فوت کرد قبر وی
مدرسہ است و بالا قبر وی نقش قدم معظم آن سرور است کہ از دست [illegible] زیارتگاہ خلایق است و سلاطین
ہند قرن بعد قرن بخدمت لنگران مقام متبرک قیام نمودہ آمدہ اند [illegible] حتی کہ آج تک [illegible]
حضرت محمد ابو ظفر بہادر شاہ [illegible] سلطنت خلفائے سلف [illegible] معلوم کر کوئی
[illegible] اولی الامر کی تفسیر [illegible] اگر [illegible] تو [illegible] سمت
لیکن [illegible] اسلامی قوم کو
[illegible] وما علینا الا البلاغ واللہ یہدی من یشاء

باب دوم بیچ رد وساوس و شبہات منکر کی کہ اونمین زیادہ سابق سے بہی جہل و افترا
کو کام فرمایا ہی اور اون وساوس و افترا مین آپ منفرد ہین **قولہ** و قول صاحب سیرت شامی را
موید است انچہ مفسرین مانند قاضی بیضاوی و صاحب تفسیر کبیر و صاحب نیشاپوری و مدارک و حسینی و جواہر وغیرہ در تحت
آیہ کریمہ فیہ آیات بینات مقام ابراہیم نوشتہ اند کہ اثر قدم ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
بر سنگ و غوص آن دران و بقای اثر آن تا زمان دراز خاصہ ابراہیم است **اقول** بوجوہات عدیدہ
مخدوش و مردود ہے اول بڑا امر منکر یہ ہی کہ تفاسیر مرقومہ مین نسبت معجزہ نقش قدم لفظ خاصہ
لابراہیم مرقوم ہی سو طالبان حق دیکہ لین کہ نسبت تفسیر بیضاوی و تفسیر حسینی و تفسیر جواہر سے اس
بہتان ہی ہرگز ہرگز انمین یہ کلمہ بتمامہا نہین الحق کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا ایسے
ہی ذی صفا نو نکلی لئی ہی ہم سنا کرتی تہی مصراع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد لیکن کسی
مدعی علم و فضل کو خصوصاً در باب ہندام فضایل افضل الرسل مصداق اسکا نہ دیکہا تہا سو
منکر ہی نے مصداق بنکر آشکار کر دیا جسکا جی چاہی کتب مرقومہ موجود ہین دیکہ لے قریب تر ہم نقل عبارت
ہر ایک کی تحت مقام مجوّلہ کی بہی نظر بر اظہار صدق و کذب کی لکہتی ہین بلکہ کلمہ مرقومہ بتمامہا کسی بہی
تفاسیر مرقومہ اپنی تفسیر مین کہ مستند ہیں اصلاً و نقلاً بمقام مبحث نظر آتا ہی ہرگز نہین کہ تفصیل اسکی
حاشیہ پر لکہی جاتی ہی بلکہ کتنے تفسیر مین تفاسیر مرقومہ سے بکمال توثیق و توضیح ثبوت معجزہ مرقوم
خاص بنسبت جناب خلیل آپ بتفصیل و تصریح موجود ہے جا ذکر خاصۃ لابراہیم چنانچہ تفصیل اسکا
مین بیچ باب اول کی بحوالہ ہر ایک تفسیر کے ہر ایک عبارت نقل کی گئی ہی فلینظر ولیتدبر دوسرے تفسیر
کبیر و نیشاپوری و مدارک مین جو خاصۃ لابراہیم مرقوم ہے تو اونکی بہی معجزہ نقش قدم ابراہیم مقید غوص
الی الکعبین ہے کہ منکر اوسی تو نشان فرماتی نہ مطلق غوص اثر قدم اہل دیانت و امانت پر واضح
ہو کہ علاوہ بر مفتریات مرقومہ بوجہات بالا تیسرے ایک عبارت عربی جو شاہ ...

اور عوام کے بہکانیکو جو از تفسیر بیضاوی لکہدی ہی محض افترا ہی صاحب بیضاوی پر العظمۃ لله

کیا جرأت عظیمہ ہے ای بہائیو مسلمانو بناہ مانگو حضرت سے یہ مقام کمال خوف و عبرت کا ہو جب جہاں علم کا

یہ حال ہی تو جہلا بیچارونکا کیا ٹہکانا جیسے مقدمات متنازع دنیاوی میں عوام کا شواہد و دستاویز

مجعولہ پر دو کار لاتی ہیں وہی حال ان نیک بختونکا دیکہا یہ خیال نہ آیا کہ کوئی ٹہیک تطبیق

مقابلہ کو کام فرمائیگا تو کیا قلعی اور ملمع کاری کہلیگی تفسیر بیضاوی ابہی بہت شہروں میں موجود ہی

ہر شخص تحت مقام محمود منکر دیکہ سکتا ہی حقیر نظر بر توضیح و تسلی ملاحظہ صغیر و کبیر کے عبارت منقولہ

منکر حاشیہ پر لکہدیتا ہی اور اصل عبارت کتاب سے خود نقل کر دیتا ہی تاکہ صدق و کذب سب پر ہویدا

ہو جاوے اصل مقولہ صاحب بیضاوی تحت مقام ابراہیم یہ ہے مبتدا محذوف خبرہ ای منہا مقام

ابراہیم او بدل من آیات بدل البعض من الکل وقیل عطف بیان علی ان المراد بالآیات اثر القدم

فی الصخرۃ الصماء و غوصہا فیہا الی الکعبین و تخصیصہا بہذہ الالانۃ من بین الصخار و

دون سائر الآثار من الانبیاء و حفظہ مع کثرۃ اعداء الوف سنۃ اور عبارت تفسیر حسینی

کی بہی بعینہا یہ نقل ہوتی ہی فیہ در آنجا آیات بینات نشانہای روشن است و بعضے گویند

یعنی در حرم کتابہ غیر مذکور است و استدلال کردہ اند بآنکہ یکی از آیات آن است کہ می گوید مقام

ابراہیم و آن در جاےکہ در حرم است ای عزیز مقام ابراہیم بدل است از آیات بدل البعض از کل

یا عطف بیان دارند ہم راست می آید چہ مقام ابراہیم نہ یک آیہ بلکہ پنج آیت است اول اثر القدم

علیہ السلام در آن صخرہ صما کہ سنگ تراشان باادوات الماس اندک نقش بر آن نمی توانند

دوم غوص کردن قدم آنحضرت تا کعبین در آن یعنی آنکہ خلیل بقدم مبارک وی رسیدہ باشد

سیوم متاثر شدن این از میان صخور دآن جز بحکمت ازحکمتہای ربانی نبودہ چہارم

باقی ماندن رقم آن قدم بر صفحات ایام دون سائر آیات الانبیاء پنجم محفوظ بودن اینکہ

اور اس قدم کا پتھر اور اس پتھر کے کعبین تک اور غائص ہونا اور اس پتھر کا ساتہ اس الانت کے درمیان پتھروں

چندین سال باوجود کثرت اعادی از اہل عناد وجدال الخ اور صاحب تفسیر حسینی کی عبارت
یہی ہے در بتخانہ باحترام آیات بینات نشانہا روشن است یکی از آنہا مقام ابراہیم وآن سنگی است
کہ اثر قدم خلیل الرحمن بر آن بود و آن یک آیہ است بلکہ چہار آیۃ اول تاثر آن سنگ از قدم ابراہیم
دوم غوص قدم آنحضرت در و تا کعبین سیوم بقای آن رقم مدتہا متمادی چہارم محفوظ ماندن آن سنگ
باوجود کثرت اعادی و آیت دیگری من دخلہ ہر کہ درآید در بتخانہ کان آمنا باشد ایمن از قتل وعقوبت
یعنی گناہگار کہ پناہ بتخانہ آوردہ است دست تعرض از وے کوتاہ است تا مادام کہ در خانہ باشد انتہی
الحاجۃ تو اب بصد ادب منکر بہادر کو یہ عبارات تفاسیر محولہ الانکار دکہلائے کوئی پوچہی کہ حضرت سلامت
کلمہ خاصۃ لابراہیم فرمائی کہ انمین کہاں ہی غرض یہ اوج صاحب تیسیر شامی کو بہی نہین سوجہی یہ نکتے
بنام نامی منکر بہادر ہی قسام ازل نی لکھی تہی کہ اسمین حضرت ہی منفرد ہین وہ شرف لب لباب علام ونتیجہ
وقوف سند اپنی اور اپنی شیخ کے تا زمان تحریر سیر مرقومہ منکر ہوا تہا یہ جرأت عظیمہ تاثیر اس دورہ کے ہی
ان منکر بہادر نے اصلا خدائے قدیر اور روح پر فتوح نذیر سے نہ اندیشہ کیا اور موروات دینی مین جعل کو
کام فرمائے نعوذ باللہ من وساوس الشیطان الرجیم جو تہی وہ جو مدارک اور تفسیر کبیر دیکہا عوام کو
بہکانیکو دیا ہی اور حاصل اُسکا حسب خواہش اپنی بزعم دیانت اُنت تحت مین لکہا ہی محض دہوکا بازی اور
غلط اندازی ہی عبث مرتکب منہی عنہا ہی مضمون لا تلبسوا الحق بالباطل الآیہ سی اللہ تعالی پناہ مین رکہی فویل
لہم مما کتبت ایدیہم وویل لہم مما یکسبون افسوس بلکہ صد ہزار افسوس عبارت محولہ تفسیر کبیر مدارک جو
منکر سے حاشیہ پر لکہی جاتی ہی اور تحت مین اسکے نور بافی اور تلبیس حق بباطل اور تدلیس فقرا دونکی
سو تہوڑا پڑہا لکہا آدمی طالب علم بہی خیال کرسکتا ہی کہ عبارات محولہ مین یہی خاصۃ لابراہیم صرف الا انہ باضمن
نقش قدم تہا تہا کسیکے آیت سے علاقہ نہین رکہہ سکتا اور ہر فرد کی لئے خاصہ مرقومہ مفید نہین بلکہ
اثر القدم فی الصخرۃ اور غوص الی الکعبین اور الانۃ بعض یعنی سنگ مقام دون بعض اور ابقاء

سائر آیات الانبیا بالمجموع خاصہ ابراہیم ہی نہ فرداً فرداً علاحدہ علاحدہ مقصود ہیں تا کہ
کیفیت اسکی بر طالب علم ایسا غور جو ان تک پہنچے ہویدا ہی اور یہہ امانت داری منکر تو باقی تحتانی نیچے
ہر مبتدی خیال کرسکتا ہی کہ باوصف تصریح آیات الیعہ مرقومہ عبارت کبیر مذکور یہہ تحریر انکی بہیہ
مروجہ دیکھا ہی کہ لیس التفاسیر واضح گشت اثر قدم بر سنگ و بقاء آن تا مدت طویل از معجزہ مختصہ ابراہیم ما
اور علاوہ اسکی بفحوائے الکذوب لا حافظہ لہ خود یہہ تحریر مخالف ہی تحریر سابق سے کہ خود دیکھہ آئی ہین کہ
اثر قدم ابراہیم بر سنگ و غوص آن دران و بقاء اثر آن زمان دراز خاصہ ابراہیم ہست اور حوالہ دی ہی انہی
تفاسیر مرقومہ کا کہا شرنا و نقلنا و نبہنا غرض الکلام حکایات متناقض و تخالف نہیں تحریر عالیہ میں کہ گنتی
احصا و شمار کری فاعتبروا یا اولی الابصار. بالجملہ وجوہ مسلمہ خاصۃ لابراہیم کہ شمار کر بہی وجوہ
عدیدہ مفیدہ مطلوب منکر نہیں کیونکہ بالمجموع ان تمام امور کو وہ خاصۃ لابراہیم لکہتے ہیں اور مجموعہ
وسطی اثر قدم کسی نبی کی کسی اور پر سنگ پر منافی نہیں جیسا کہ نسبت افضل انبیا خاتم المرسلین کے
لئے مصرحات مواہب و شفا اور روایات مشکاۃ مرقومہ بالا ابل ہی کسطرح ثبوت معجزہ مرقومہ ثلث
متحقق تہی کہ خود صاحب تفسیر کبیر کی بشہادت صاحب خمیس ظاہر و باہر ہی کہا مر فی روایۃ الثالثۃ اور
علاوہ اسکی مؤید ہی اسکی خود تصریح صاحب تفسیر کبیر کہ خاص عبارت محولہ منکر کے اوپر تحت آیہ ان اول
موجود ہی تعجب ہی کہ منکر دعوی رکہتی ہیں تفسیر دانی اور تفسیر کے کا اور اسے دیکہا یا سمجہی نہیں
تعجب کہ مضمون آیہ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کے آپ کہیں کہو کر دیکہیں منکر بہادر
فضیلۃ ثانیہ میں ہی وہذا لا یقدر علیہ الا اللہ ولا یظہرہ الا علی الانبیاء انتہی موضع الحاجۃ دیکہنا
غور کرین کہ یہی مفسر خود لکہتا ہی جس سے تعمیم و اسطی سب انبیا کے ظاہر ہی یا خصوصیت کسے خاص متعیہ
ہی دو مصر بالفرض والتقدیر یہاں خاصہ مجموعی نہ بہی مراد لیا جاوے تب بہی نفی معجزہ رسول مقبول
محض دسہو نا معقول ہے کیونکہ کوئی عقیل فہیم مرصع المفسر کلام خود جو عوام اہل کلام رد درانف ہوا

موارد در اطلاقات خاصہ ہو کا نہین کہا سکتا بلکہ منکر نے بحث اپنی دہکی ہکا ہی علمیت و اپنائی کو بٹہ لگوایا اور عدم وثقیت علوم و فنون سے ظاہر کیا ہے ظاہر ایا یام طالب علمی مین جو معنے خاصہ کے علم منطق مین پڑہتی ہوئے ما یوجد فی شی ولا یوجد فی غیرہ یا ما یختص بشی ولا یوجد فی غیرہ یاد فرمالتی وجدان عاسی جدا نہین ہوئے ہر جا دیہی لطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جارہ مین آجتک یہ نہین خیال کہ خاصہ کی قسم پر مستعمل ہوتا ہی شامل کیا ہے غیر شامل کیا ہی آیا اور کس محل پر کس مقام پر اطلاق کرلی مین حقیقی کسکو کہتے ہین اضافی کسکو کہتی اگر مضامین و مصرحات شرح جامی و شرح تہذیب و شافیہ و فصول اکبری وغیرہا ہی حافظہ عالیہ مین ہوتے تو ایسی ہو کی مین پڑتی جناب فضیلتمآب کو نہین معلوم کہ تعدیہ و تکثیر خاصہ للافعال اور یہی خاصہ للتفعیل کتب صرف مین موجود ہے وہان حضرت کس بات کی مقر ہونگی اور قول صاحب تہذیب نحو آ بہ الاقتدا طیق مین مصرحات شراح و محققین باینہمہ دعوی تحقیق نظر عالی نہین گذری اگر گذرتی یا حافظہ عالیہ مین ہوتی تو صرف لفظ خاصہ یا دون سیاق الا انیا پر انحصار منحصر دضة الفہم العالی تجویز نفرماتی اور قطع نظر اسکی باینہمہ دعوی فضل و علم یہی نہین دیکہا کہ خاصہ کے معنے لغت مین کیا ہین فی القاموس خصہ ای فضلہ فافہم و تدبر ماہر فطن اس کلام اعجاز نظام کی کیفیت اوٹہا سکتا ہی و ہذا الفضل لمن خصہ اللہ تعالی باقرار معجزات بینہ فضل المرسلین قال اللہ تبارک و تعالی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء تیسرے منکر بہادر کو یہی یہ بہی خبر نہین کہ مقام ابرہیم کو آیات کثیرہ قرار دینا جسمین کہ بحسب ظاہر بعض جگہ لفظ خاصہ نہین دیکہنا بہی نصیب ہوا خود جا بجی ہین بلکہ قول بعض ضعیف ہے حتی کہ بعضے قرات مین فیہ آیہ بینہ ہی چنانچہ ترجمہ در تفسیر کبیر مین ابن عباس و مجاہد وغیرہ سے اور تفسیر درمنثور مین ابن انباری سے ہی اور سعید بن منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ انہ کان یقرء فیہ آیہ بینہ مقام ابراہیم چنانچہ صاحب بیضاوی نے بہی تعبیر مقام بآیات کثیرہ قبیل کرکے بعنی ضعیف ذکر کی لکہتے ہین اور بعقیل فطن پر بسبب مفسرین کے بیانسے یہی بات ظاہر ہے لیکن باینہمہ عقل کا حال اور ذہن سلیم

تو کما لتمس فی بسط الشمار اس نقط خاصۃ لابراہیم سی بہی الا انہ اور ہر قدم علی الاحجار الاخری
دون مقام ابراہیم مثر خاصۃ لابراہیم دون سایر الانبیا غیر مستلزم ہی بلکہ مستلزم اس بات کا ہی شی ومن
وانکار ہی کہ سوا مقام ابراہیم معجزہ ہمارے پیغمبر خدا بلکہ اور پیغمبر کی نہی ہی کیونکہ کلام صاحب مفتاح
مصرحہ تصمیم ہے کیفیت قرار وانی اسکی کہتے ہے جسلئے منکر با دیانت فی نقل اسکی تشریح دیکہو کہ
وہ صاف لکہتے ہین وتخصیصہا بہذہ الالا تہ من بین الصخار الحجر یعنی مراد سا تہہ آیات کی ایک ہی کر
تخصیص اس پتہر کے ساتہہ اس الانتہ کی تمام اور پتہرون سے ایک تہی وقس علیہ ذا اصاب تفسیر مرجینے
مفسرین کے ان تقیید سنگ مقام مرظاہر منکر ہیا در ہوش مین آوین تخصیصہا ضمیر کو سو تخمین وغیرہ
سوا اس خاص پتہر مقام ابراہیم کی اور کس مقام پر سیکتی ہے تفسیر جو اہر مین باقیا بذن لہم آن لہم صفحات
ایام دون سایر آیات الانبیا کی یہی معنی سمجہلین در ہوش مین آوین کہ تفصیل اوپر ہو چو وہ خصو
سنگ مرقوم کہ بذا بآواز بلند دیتی ہین بلکہ لمعات معاکیا روشن بخشتے ہین کہ پہر رقم قدم پر صفحات ایام
باقی رہا دون آیات انبیا اسبق کی للتحقیر کہ اگر بموجب قول ضعیف مقام ابراہیم عطف بیان آیات
بینات کا خیال کیا جاوے اور خاصہ ہی خاصہ حقیقی مرمراد معنی بایوجدلی کی دلائل بوجہ وغیرہ
لیا جاوے تب بہی الا انہ یہ سنگ یا اثر نقش قدم خاصہ حضرت ابراہیم ہرگز ممکن نہین بجز خصوصیت سنگ مقام
مقام ابراہیم تو کما لا یخفی علی الماہر الفطن اللبیب الفہیم چنانچہ موید اسکی ہی حدیث موجودہ صحیح بخاری عن ابی
جو باب اول مین کلام صاحب مجالب مین اول تہبر بحکم منقول ہی محتوی تشریف مرکب موسی یہ نسبانہ تہ دفعہ صحیح پتہر
ظاہر اگر معاذ اللہ اگر یہ بات مثر خاصہ ابراہیم حسب مزعوم منکر قرار دیجاوے انکار و تکذیب صحت صحیح بخاری لازم
اور کلو گیر منکر ہی تدمع انہ اصح بعد کتاب اللہ اور موید اسکی ہے جو کہ محدث دیار بکری نہ ذکر تو جبل
لکہتے مین کہ ہبط آدم بسرندیب وفیہ اثر قدم آدم مغموسۃ فی الحجر ویری علی ہذا الجبل کل لیلۃ شبہ البرق
من غیر سحاب ولا بد لہ فی کل یوم من مطر یغسل قدمی آدم تو بہی ہم ایک اثر تو سر کہتے مین

منکر جیسو کوئی ہوش ہی نہیں کہ کلمہ جاعلنہ لابراہیم یا تو کل مجموعہ ایات مرقومہ کی قید پر ہی لی یا آیہ

اخیر یعنی ابقا رہ دونمیں ثانیہ آیات الانبیا کی سو خاصہ مجموعی کا حال تو بوجوہات عدیدہ بواسطہ عبقر الشکنی

منکر او خطا وکیفیت طلب باجمال وتفصیل ظاہر کر دیا گیا اب اگر قصر آیہ اخیرہ کی قید شمار کیجیے تو نہ

مقصود منکر مفقود کیونکہ ہر صغیر وکبیر ماہر حدیث وتفسیر جانتا ہی کہ حضرت بشیر ونذیر باستثناے

عقلی ونقلی مستثنے وممتاز ہیں اس سے بہی کما لا یخفی علی الصغار والکبار کیونکہ قرآن شریف نازل ہی جو

رسول مقبول پر کہ اونسے خطاب کیا ہی پرورد گا سو سواے انبیا سلف حضرت اسمعیل شامل نہیں کئی

جاسکتی اور با اینہمہ جو کوئی جاہل اعور بوصف ادعا اقرار رسالت آنحضرت اور رضیہ ما جاء بہ

آنحضرت کو بہی اس جگہ شامل کئی تو کوئی حرکت اور قول وفعل افحش اور شنیع اس سے زیادہ نہیں تصور

کیا جاسکے کہ انسبت اوسکی اور محفل علما ومحدثین میں بلکہ صبیان مکتب نشین میں بجز فضیحت ورسوائی

کی کوئی نتیجہ اور مفاد اوسکی لیے نہیں حاصل ہوگا کیونکہ سارا جہان اہل اسلام میں جانتا ہی کہ قرآن شریف

ایات بینات لنبینا اور تا قیام قیامت باوصف کثرت اعدا اور تسلط کفار ومشرکین وغیرہم

تحدیا لمعنی النبوۃ باقی ہی اور اور بہت سے معجزات وآیات آنحضرت میں اسی طرح کما تشہد بہ کتب الحدیث سیما

حدیث انی تارک فیکم الثقلین الی قولہ حتی یردا علی الحوض متفق علیہ فرق اسلامیہ جس سے ظاہر ہی

یہ دونوں تا قیام قیامت باقی رہیں گے ایضا قال النبی النجوم امان لاہل السماء اذا انتثرت کان

القضا علی اہل السماء واہل بیتی امان لامتی فاذا زال اہل بیتی کان القضاء علی امتی الحدیث

کذا فی المنبہات لابن حجر ایضا فی المشکوۃ والشفاء ما من نبی من الانبیاء الحدیث چنانچہ قاضی عیاض

تحت میں اس حدیث کے لکھتے ہیں معنی ہذہ عند المحققین بقاء معجزتہ ما بقیت الدنیا وسائر معجزات الانبیا

ذہبت للحین ولم یشاہدہا الا الحاضر لہا بلکہ عند ہم بقا آثار سائر انبیا میں بعضوں نے کلام کیا ہی

چہ جاے آثار افضل الانبیا کما لا یخفی علے ماہری التفاسیر وکتب المحدثین کالتعود والحلال وغیرہم

منہ کما صرحنا فی الروایۃ الی رکعتین من الباب الاول

تو صاف واضح ہو گیا کہ جناب شیخ کی مراد یا خاصہ مجموعی ہی یا منحصر اضافی یا فضیلۃ فافہم و تدبر و لا تکن [illegible]

پانچویں قطع نظر ان تمام مراتب کے منکر پر لازم ہی کہ سند دعوی خاصہ لابراہیم حسب عموم

اور دعوی اپنی کسی حدیث وارد جناب سے مع باسانید ضعیفہ تا بیکی صحابی اخیار یا تابعین بدار

و دیگر ثقات اہل حدیث و فقہ موافق قواعد مقررہ اہل حدیث پیش کریں یہہ عبارات

مجمولہ بر تقدیر تو اوسکے موید ہوئیں اور نہوئینگی جب تک کہ حسب عمدہ سند بطریقہ محدثین بہم نہ پہنچے

بلکہ یہہ بھی اوسکا مطلب کیسے حاصل نہوا ہی نہ ہوگا کیونکہ بموجب اسناد صحاح مثل [illegible]

محدثین اور تفاسیر کثیرہ معتبرہ باب اول ثبوت معجزہ مرقومہ با جناب [illegible] کا [illegible] ثابت و متحقق

جیسے یہہ دعوی کہ کسی نے معتبرین میں ذکر اس معجزہ کا نسبت با آنحضرت نہیں کیا تا و انقضیب [illegible]

[illegible] کریں اپنی تفاسیر ہر منصف کو چاہیے کہ تفسیر [illegible] اور تفسیر طرطوسی تفسیر ثعلبی و تفسیر [illegible]

و تفسیر کشف الاسرار تفسیر [illegible] کی عبارات [illegible] باب اول تو منکر کو دکھلا دے اور

باقی یہ سمجھا کہ بہیا جو ابہی لکہا گیا جا بجا [illegible] گروہ سی [illegible] جاہتی ہیں

ملاحظہ سا ہی کیا گذری کہ آنکی عندیہ میں [illegible] کہ کہل گیا تمام تفاسیر کا بہی دیکہنا در اک کلی

حاصل ہو گیا بہیا جو بسیار سفر باید تا پختہ شود [illegible] ایسی دعوی کا یہہ انجام ہوتا ہی اللہم احفظنا

و جمیع المومنین المختصر کہ باقی جو دعوی من الفاعل الفاسد ہے یعنی جبکہ وجود و ثبوت معجزہ

مرقومہ نسبت با آنحضرت تفاسیر کثیرہ و معتبرہ مثل تفسیر عکرمہ وغیرہ سے ثابت ہی تو اب جو

[illegible] ایک قول [illegible] عدم وجود در تفاسیر مستند کا معلوم ہوتا ہی اور بہی اختصار مطلوب

[illegible] المختصر لکہا جاتا ہے کہ اگر صاحب مدارک وغیرہ نے تصریح معجزہ و نقش قدم آنحضرت اس مقام پر نہیں کی

تو کچھ موجب خلل نہیں اس محل پر ذکر نہ کرنا [illegible] در موضع ما یحتاج الی البیان کل بیانات الی قولہ

فی الغایۃ والکفایۃ [illegible] نہ ہونا خود بانگ بلند [illegible] ہے کیونکہ کوئی مفسر بیان دعوی [illegible] و انحصار معجزہ

معجزاتِ آنحضرت صلعم کا انکار بھی نہیں کرتا اور اگر بالفرض والتقدیر یہ بھی کرتا اور اتفاقاً کوئی معجزہ فروگذاشت بھی ہو جاتا تب بھی انکار و حکم بعدم ثبوت اوسکی کبھی کسی سے عاقل بالغ کا کام نہیں ہو سکتا تھا لاحتمال عدم وقوفہ علیہا او احتمال سہوہ عند النقل کما نقلنا عن المحقق الدہلوی من توصیل المرید الی المراد فی ذیل الروایۃ الاحاد والثلثین یعنی اختلاف مبنی بر اختلاف طریقہ است و

قال الامام النووی شارح مسلم ما اختلف الروایۃ فی القصۃ الواحدۃ فذالک محمول علی ان بعضہم حفظ وبعضہم نسی پھر جائیکہ مقام مذکور میں معجزات آنحضرت صلعم سے اصلا کلام بھی نہیں بلکہ انحصار ہی آیات خانہ کعبہ کا فقط تائید و اعانت غایۃ و کفایۃ منکر کے لئے کافی اور معین ہوتے جب یہ دعوی کسی نے ثبت معجزہ نقش قدم رسول اکرم صلعم کا ہوتا کہ مقام ابراہیم پر بھی نقش قدم آنحضرت کا ہی فافہم وتدبر

قولہ لیشق کلام الخ اقول سرا پا زور اور تلبیس ہے سو بوجوہات عدیدہ مخدوش و مردود اول یہ کہ انحصار معانی کلمہ اذا حسب دعوہ منکر ممنوع اور کذب و تلبیس ہے ظاہر ہے کتب نحو پر ہویدا ہوگا کہ اذا معانی متعددہ کے لئے ہی اور چند طرح سے مستعمل ہوتا ہی کیفیہ ایدہ ہوتا ہی سکو چھوڑ کر اپنے رویے از راہ دسوسہ بازی کی خاص ایک بات پکڑ کر اوسکو مثل خاص ابراہیم تعبیر کرنی لگی مقام عبرت ہی ظاہر ہی اتقان پر ہویدا ہوگا کہ یہ پانچویں شق ہی جو سیوطی رحمۃ نی لکہا ہی الخامس خالفت اذا ان الخ کہ منکر بیبا ہی بسبب بد دیانت وارے کے لفظ خامس کو مثل غوص الی الکعبین ہضم کر لیا تا کہ عوام بیچارے دسوسے میں پڑیں بلکہ کلام سیوطی رحمۃ ضعف قول ابن عصفور پر دال ہی اور خاتمہ میں اسی مقام میں سیوطی لکہتے ہیں قد تاتی اذا زایدۃ ومن شاء فرید الاطلاع فلیرجع الی کتب البلاغۃ سیما الی الاتقان فسبحان تلبیس المنکر ہداہ اللہ الرحمان دوسری یہ کہ منکر لیسی کلام اہل حدیث و بلاغت سے ظاہر ہو کہ خبر نہیں رکھتا کہ لیشق کذائی ظاہر کر کے اور ہیں صاحب صحاح جیسے محدثین کے کلام کو معاذ اللہ بعدم علم منسبا تعبیر کرتا ہی حفظنا اللہ وجمیع المومنین من ہذہ الاصنام الوساوس بلکہ در حقیقت یہ جدال

اشتقاق با کلام خدای علام و رسولِ ذی الاحترام و صحابہ کرام و فقہا و ائمہ عظام ہی قریب
ظاہر ہوگا کہ اذا آیات و حدیث اور کلام فقہا میں بہ نسق کذائی کتنی جگہ مستعمل ہے بلکہ یہ بہ کثرت
اثر معجزہ ہی کہ منکر یہاں در زبانِ قلم پردہ کلمہ جار ہو جو وجود و ثبوت معجزہ روایات اثر قدم اور طوق گردن اور
وبالِ جان منکر ہو یعنی اہلِ انصاف دیکھیں آور منکر جو شرما دیں اور غور کریں نحو آیہ اذا قمتم
الی الصلوۃ الخ میں کہ اگر ایسی کثرت وقوع اور افادہ عموم اور مفاد کلما مدعوہ اپنے خیال فرد
ہیں اور حذف و تقدیر کا کچھ لیس پیش نہیں خیال کرتے تو پہلے ہر قیام صلوۃ کے لئے بمفاد کلما عموما
فرضیت وضو کا فتوی قایم کریں اور خارقِ اجماع ہوں یہاں جو ہوش میں آویں لیجا سفر باید
یہ نہ جانا کہ جنبی ہن انتم محدثون یا من مضاجعکم یا محدثین عند المفسرین و فقہا محدثین نقد
استطیع یہاں بھی خرقا للعادۃ یا علی طریقۃ المعجزۃ وغیرہا کلمہ کذائی عدد دیکھیں انکھیں کھولکر
بیضاوی میں والمعنی اذا قمتم الی الصلوۃ محدثین الخ اور دیکھیں اپنی محولہ تفسیر حسینی میں اذا قمتم
الی الصلوۃ کی بھی چون برخیزید برای نماز و شما محدث باشید اور دیکھیں تصریحات تفسیر بیان و محشیان
شرح وقایہ وغیرہا فقہا لکھتے ہیں کہ معنی قمتم اردتم القیام و انتم محدثون بعضے یوں تعبیر کرتے ہیں اذا
قمتم من مضاجعکم وہو کنایۃ عن النوم والنوم من قبیل الحدث بالجملۃ یہ بطلان آپکی تصریح علی بن برہان الدین
محدث تحت مرویہ حافظ زہری کما مر فی الروایۃ الثامنۃ کان اذا مشی الی قولہ ای خرقا للعادۃ
بلکہ محدث ممدوح انہیں منکر صاحبوں کی صفوشکنی کے لئے انسان العیون میں پہلے ہی دفعہ دخل کر گئے ہیں کہ دوسری
جگہ یوں بھی تصریح کرتے ہیں ولم یکن ذلک شانہ فی کل حجر بلکہ علیہ الخ پیش روایات معجزہ قدم
کچھ منحصر بحیثیت اذا نہیں بلکہ بہتیری حدیث و روایات بدون کلمہ اذا کے بھی متعدد و متکاثر
ہیں کما مر فی الروایۃ الثانیۃ عن حدیث ابی بکر الصدیق رضی و فی الروایۃ الثالثۃ والسابعۃ وغیرہا
الروایات الکثیرۃ المصرحۃ فی الباب الاول جو لوگ تکرار اور کثرت وقوع بھی یہاں فی معجزہ نہیں کیونکہ جو

ظہورِ نقشِ قدم بطریق معجزہ و خرقِ عادت بہ کرامت مکرر واقع ہوا ہی چنانچہ یہی سبب ہی کہ مصر
اور بیت المقدس اور مکہ شریف وغیرہا اکثر دیار و امصار میں تبرکِ نقشِ قدم شایع اور ذایع ہی
اور بہت زیادہ تر ظہور فضیلہ ہی ہماری حضرت کی حضرت ابراہیم پر جیسا ظاہر عن تصریحات المفسرین
والمحدثین پانچوین ماہرین علم میزان پر بہی ہویدا ہی کہ کلمۂ اذا امارات قضیہ مہملہ سی ہے اور قضیہ مہملہ قوت
جزئیہ مین ہوتا ہی تو خلاصہ مرام بموجب تعبیر اون لوگونکی یہی ہوا کہ کلمۂ اذا مصرح مین یہ ہوگا کہ ظہور الاثر
نقشِ قدم خاص بطریق اعجاز و خرقِ عادت واقع ہوا جیسی مثالین خاص آیات قرآنی اور احادیث
صحاح ستہ وغیرہا اور ارشاد فقہا نیسے در باب طلاق در استعمال اذا واسطی صفر اشکنیہ منکر اور بہرہ اندوزی
طلاب اور حیاء علماء اولی الالباب کے بہی حقیر لکہدیتا ہی کہ محفل علما مین تلبیس اور جرأت منکر بہا در ظاہر
دبا ہو جاوی کہ بطریق مشتی نمونہ از انبار ہی فاذا برق البصر الایہ کلا اذا بلغت التراقی الایہ
اذا السماء انفطرت اور سورۂ اذا السماء انشقت اور آیہ اذا حضر احدکم الموت الایہ اور اذا طلقتم النساء
الایہ اور ان عزموا الطلاق الایہ وغیرہا آیاتِ کثیرہ مین کہ کثرت اور قلت تو ایک طرف بعض بعض
جگہ مدخولِ اذا بادی کہ وقوع اوسکا بجز مرۃ واحدۃ قیامت تک ہو نہین تو نیا وینگی منکرین
ذرا یہ بہی غور کرینگی کہ طلاق نادر الوقوع ہی یا کثیر الوقوع کہین گے غرض جو کچہ کہین گے اذا طلقتم
مین اذا اور ان عزموا الطلاق مین ان اوس کا وبال گردن ہی وقس علی ہذا دیکہو مشکوۃ شریف
مین اور شمائل ترمذی مین عن ابی بن کعب عن النبی قال اذا کان یوم القیامۃ کنت امام النبیین وخطیبہم و
صاحب شفاعتہم غیر فخر رواہ الترمذی اور صحیح بخاری مین ہے کان النبی اذا اغتسل من الجنابۃ الحدیث اور صحیح مسلم
مین ہی عن عائشۃ الصدیقۃ کان رسول اللہ اذا اغتسل من الجنابۃ الحدیث موطا امام مالک مین ہے عن
ابن عمر کان اذا اغتسل من الجنابۃ الحدیث اور صواعق محرقہ مین ہے فی مناقب علی عن ام سلمۃ کان رسول اللہ
اذا غضب لم یجترئ احد ان یکلمہ الا علی اخرج الطبرانی والحاکم ہدایہ مین بیچ باب کتاب المکاتب کے اذا ادی

مکابرتہ لزمہ العقرا و در مشکوۃ شریف میں ہی خارجہ بن زید بن ثابت سے ہی قال دخل نفر علی زید
بن ثابت فقالوا لہ حدثنا احادیث رسول اللہ صلعم قال کنت جارہ فکان اذا نزل علیہ الوحی بعث الی
فکتبتہ فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرہا معنا واذا ذکرنا الاخرۃ ذکرہا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرہ
معنا فکل ہذا احدثکم عن رسول اللہ رواہ الترمذی کمال تعجب ہے کہ منکر فی اذا جاءتہم الحسنۃ او
ان تصبہم حسنۃ تو یاد رکہا اور واذا اصابتہم مصیبۃ اور ان ردنا الا احسانا او ران تصبہم حسنۃ
او ر ولئن اصابتکم فضل ورآمعت دیکہا یا یاد رکہا ہے حفظت شیئا وغابت عنک اشیاء الیل
النسا خورکرنگی کتب حیر فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم محول منکر فی
حکم تیر از گشت پیدا کیا بلکہ صاحبان ذوق فن بلاغت خاص اس تیر بازگشت ہے زیادہ تر کیفیت حیرت
منکر او ٹہا سکتے ہیں اب کوئی پوچہی منکر یہا درکہ یہا جیوہ دخول ان یعنی درایۃ وعدم درایۃ ہردو
تجویز دالو تو عری یا حقیقت میں یہ بہی بکمال دلالت منکر اور عین اثر معجزہ ہی کہ شعر نہیں بن قلم درایۃ سیم
وہ نکلی کہ خصم کا بال بیکا ہنوا اور خود طاعن ہی دل کے حق میں تیر زہرآبدادہ ہوجاوے فافہم وتدبر حنیف
وقس علی ہذا در باب صیغہ کان جو بعض تلبیس امثال اذای کا رہتا ہو ہیں شرح مائۃ عامل خوانکے بہی
جانسکتا ہی کہ محض نو ربانی او رہو بازی ہے اور مکلم ترمذی پر بہی جو تغلیط جملہ اولی اور بازی
جزء ثانیکو معاذ اللہ غلط کہتی ہیں خود اظہار لی بصیرتے او رجہل یا تجاہل ہے اور جہ اولی ہی یا جتبا
ذریں حیث حیاتی کر مسندلیہ صاحب مشکوۃ رحمہ ہمیں کتب بلا و معانی ہیں ہو یدا ہی کہ بحث ماتحن فیہ او نسے تعلق
سی نہیں بالفرض اگر جملہ اولی بخبر صحیح بہی ہوتا تو بہی جزء ثانیہ یہاں غیر صحیح نہیں ہوسکتا کیونکہ یہاں تین
دونو تامہ ہیں فالحکم بفسادہ فاسد ومن شاء مزید الاطلاع فلیرجع الی الحسامی سوا اسکی اور جو باتیں
منتفر عنہا امورا کذا میں ہیں ہر عقیل فہیم مضرات ضد جواب شافی ہر ایک کا خیال کرسکتا ہی اور
بہتیری کلمات افترائی منکر او ادعا عدم صحت و ثبوت از لقا تفسیر قوت العبد رہنما منشور ابن

سو حرز اعن الطوالت ایک جمیر لزوم وجوب عظمت اور اخاذ برکت خاص نقش قدم مبارک واقعہ بیرون
شہر دہلی کو مختصر الکھتا ہی کہ ہر مومن مسلمان کلمہ گوی رسول منان پر تعظیم و تبرک ضرور اور لازم ہی اور
توہین باعث ہلاکت و ضلالت ہی واضح ہو کہ صلحا و محدثین و مورخین وغیرہم کی کتب معتبرہ سے وجود باجود
اس قدم شریف کا بکثرت شیوع و تواتر پہونچا ہی اور محدثین و علماے سلف و خلف زیارت سے اسکو جاتے اور تعظیم کرتے
ہی و ہذا القدر کاف للمسلم الموقن بلکہ توہین و انکار موجب حصول نار ہی کچھ تھوڑی سی کتب معتبرہ سی بطریق
نمونہ از خروار حقیر ہر رو کار لاتا ہی اول تو طبقات حسامی کتاب معتمد و معتبر جس سے باب اول مین عبارت
فروری البیان نقل کی گئی یاد کرنی چاہیے کہ ذکر مدرسہ سلطان فیروز شاہ مین بعد حال فتح خانکی مرقوم ہے
کہ پیش از سلطان فیروز شاہ فوت کرد و قبر وی در ہمان مدرسہ است و بالاے قبر وی نقش قدم معظم آن سرور را
دوسرے کتاب جلیل القدر کرامات الاولیا تالیف نظام الدین احمد بن محمد صالح صدیقی الحسینی مین بیچ احوال
خواجہ محمد باقی باللہ کے ہی کہ مرقد منور ایشان در دہلی نزدیک قدم رسول واقع است تیسرے حضرات القدس
مین مقامات حضرت مجدد الف ثانی مین جو تصنیف مولینا بدر الدین خلیفہ حضرت ممدوح ہے مکاشفہ احمدیہ
مرقوم ہی کہ وقت بر آمدن دہلی بزیارت قدم مبارک رسالت پناہ مشرف گشتن آنکہ مجاوران در قدم معظم
می انداختند بہ چہرہ مبارک مالیدند و گریہ دست داد و از انجا بشہر مغفرت گشت چوتھی زبدۃ المقامات
والبرکات الاحمدیہ کہ مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولینا خواجہ ہاشم ہی احوال حضرت خواجہ باقی باللہ
مین ہے کہ بتقریبی با یاران بآن موضع رسیدہ اخبار خوش کردہ وضو ساختہ دوگانہ گذاردہ بودند و خاک
از ان موضع پاک بدامان ایشان چسپیدہ بود و بر زبان شریف راندند کہ خاک این موضع دامنگیر باشد
لاجرم در ان مکان کہ قدمگاہ حضرت رسالت است و نزدیک شاہ راہ آنشاہ اقلیم ارشاد را گنج وار سپردند
پانچوین منتخب کشکول مین بیچ حال حضرت باقی باللہ کی ہی قبر در دہلی متصل قدم شریف ہے چھٹے مراۃ آفتاب نما
مین حال خواجہ باقی باللہ مین ہی در سنہ الف و اثنا عشر ہجری وفات نمودہ متصل قدم شریف دفن شدند ساتوین تحفہ

حسامیه مین کمال بسط و تفصیل سی یه حال وفات فتح خان کی دفتر رابع مین ہی وقتیکه سلطان ابراهیم
باز ست مخدوم العالمین رفتن خواسته بود فتح خان که در میان او و سلطان عهد قدم مبارک حضرت سید کاینات
بود تا کسی پیش از یکدیگر بعالم بقا شتابد آن نشان والا شان سینه او گذارد فتح خان که در آگاه
واقف بود از حضرت مخدوم جهانیان صحت یافتن ایشان بدعا حضرت قطب المکرمین سبب باد پا سوار شده
بسوی پانی پت شتافت و بوقت شام در آنجا رسید اسپ بر در خانقاه بر گذاشته پیش حضرت مخدوم العالمین
گذاشته اندرون رفت حضرت مخدوم درون حجره مشغول بود و مخدوم شیخ زینا که از خلفای خاص حضرت
بود حلقه حجره در دست گرفته ایستاده بسان فیل مست می جنبید فتح خان ناپرسیده دلیرانه درون حجره رفتن
خواست حضرت مخدوم شیخ زینا گفت ای بچه کجا میروی نمیخواهی که سلامت باز آئی گفت سلامت میروم
و بسلامت باز می آیم آنجناب فرمود اگر سلامت بیائی پیراهن من پاره کنی والا من جامه ترا
پاره کنم فتح خان چون خواهان همین تفاول بود دلیرانه درون حجره رفت و دید که حضرت مخدوم العالمین
در استغراق اند فتح خان دست بسته بایستاد و پس آنکه کسی آنحضرت را خبر دار ساند و از زبان مبارک حضرت کلمه
بر آمد که برو بگیر فتح خان شاد شده زمین بوس نموده آمد همچنان مخدوم شیخ زینا را مست ایستاده بدید
یا شیخ چگونه سلامت بر آمدم فرمود ای بچه تیر بهدف رسید از آنجا خود قضا گرفته آمدی اما تا دهلی خود سلامت
نتوان رسید فتح خان گفت یا حضرت آرزوی من از دل و جان همین است بجهت همین تفاول اینجا
آمده بودم الحمد لله والمنه که مرا بشارت یافتم بس بغایت شگفتگی و تازه روئی از آنجا برخاسته
روانه گشت چون نزدیک دهلی رسید تیر قضا از کمین قرا آمد خوابش گرفت و چادر بسر کشید و جان بحق
تسلیم کرد چون این خبر بسلطان رسید وعده خود بجا آورد و زیر قدم مبارک حضرت رسالت پناه محمد
مصطفی بر سینه او گذاشت انهوں نی شیخ عبد الحق دهلوی محدث اپنی بهائی کو بطریق پند و نصیحت
و مطلع زیارت ادر ترک قدم شریف ممدوح جو لکھی مین بہت نفیس طول نظم مین بهی چند ابیات اور

ادسمین کی لکھی جاتی ہین — کہ کردہ زشوق پای تا سر آمی سوی مقام ہمیشہ بوسی قدم شریف

اور امالی رخ خود بخاک آن پا — خلقش ہمہ کعبہ می تمنا رند — زان اہل صفاش فیض یابند آن

ہمیشہ جو در مقام دہلی ست — زان نکہ خود و نام دہلی است — نویں اخبار الاخیار مین بیچ حال دو سید بزرگ

کی کہ وہان مدفون ہین لکھا ہی این دو سیدزادہ را در حرم روضۂ قدم شریف حضرت عالم پناہ دفن کردند

انہ دسوین تذکرۃ العلما تالیف حضرت شاہ محمد اکرم قدس سرہ احوال حضرت خواجہ باقی باللہ مین ہے

حضرت خواجہ باقی باللہ مغفور ہمیشہ بوقت شب دو شنبہ درگاہ قدم شریف حاضر می شدند و تمام شب نزد قدم
مبارک آن سرور مراقبہ میفرمودند تا آنکہ بکمال ظاہر و معنوی حاصل شد غرض یہ دس حوالجات تو بلحاظ تلک عشرۃ
کاملۃ نظر بر اختصار لکھدی گئی جسکی زیادہ بصیرت منظور ہو کتب تواریخ معتبرہ مرقومہ غیرہ مین دیکھی و علاوہ
اسکی جمیع فقہا و علما و رجال خاص و عام اہل اسلام خلفاً عن سلف بالاجماع فیض یاب زیارت اور مستدعی برکت
خاص اس قدم متبرک کی رہتی حتی کہ عہد بادشاہ دین پناہ اولی الامر ایمانی حضرت محمد اورنگ زیب
عالمگیر بادشاہ مین واسطی تالیف فتاوای عالمگیری کی جو مجتمع ہوے سب فیض اندوز خاک قدم اکسیر خاصیت
ہتی کسینی انکار اسکی لب تک نلایا غرض از بس ظاہر ہی کہ قدیماً اور حدیثاً اگلی پچھلوں مین سب خاص و عام بالاجماع
عظمت و برکت ظاہر جو رہی ہین ستیا زمانۂ قریب تک قدوۃ المحققین شیخ عبد الحق محدث دہلوی و مولینا شاہ
عبد العزیز مع والد ماجد اور جمیع برادران جلیل القدر اپنی کہ پیر پیران مولوی اسمعیل صاحب ہی حتی خود
مولوی اسمعیل تک اس تکبیر جیسے منکر نہین ہوے بلکہ سب تعظیم و تکریم و تبرک مین قدم مبارک کی بسر و چشم
حاضر اور گویا رجوع رہی مولوی اسمعیل کہ ایسی باتون نہ تھی شدہ دہ نام ز دین اونکی تقویۃ الایمان
وغیرہ موجود ہین ہر منصف صاحب ایمان دیکھ سکتا ہی کہ کہین انکار اس معجزہ کا یا خاص اس قدم مبارک
کا عموماً یا خصوصاً پاوینگا بلکہ یہ سب لوگ وہان جاتے ہوے اور درود پڑھتے تھی ابہی ہزارہا لوگ دیکھنے والے
زندہ ہین جناب مولینا شاہ عبد العزیز صاحب کی ہمراہ جناب حضرت استاذ اس حقیر کے اکیدن درگاہ مین موجود

تھی وہ راوی ہوی اس بات کی کہ حضرت مولینا کی بعد حصول زیارت و تبرک یہ شعر بھی

کہ اینقدمگاہ مبارک خادمش رضوان شد چہ عجب روح الامین ہم بردرش دربان شد و قس علیہ

جناب مولینا رفیع الدین وغیرہ بکمال خضوع و خشوع اس قدمگاہ مین سر فرو بہی ہوتوا

خاص وہان جو درس فرماتے ہو بجہر تعظیم و تکریم لب نہین ہلایا البتہ وعظ و نصیحت اگر کر

امورات بدعت آیات کی کرتی تھی اور دودہ وغیرہ کو بحکم حرام بتبع اسمٰعیل الٰہی کو منع کرتی تھی

اسمین شک نہین کہ ہر عالم و ماہر کو یہ بات ضرور ہے سو ہم بہی امورات

مخدر مین بلکہ متقیل فہیم پر ظاہر ہی کہ یہ منع مولوی اسمعیل دودہ وغیرہ بحکم حرام جو خوف قدم مبارک

عین تعظیم و دوق خاص قدم مبارک ہی الحاصل کہ حقیقت اجماع جمیع علما اسکی عظمت و تبرک

منکر سنکر انکار بر قدم او نہا ما صراط مستقیم اجماع در حقیقت ایتہ او نہا ناہی یادہ

قال الشیخ ابن ہمام الحرنی ہی حکم تیر بازگشت بیدا کیا و قس علیہ ذا جو تقریرات شطحیات

وہ سب مبنا فتور انکی تنبیہ منکری جو نسبت تحریر شیرزادگی فتح باسلطان

عوام کے حقیر کی طرف کی ہی کذب بہتان ہی جیسے بہتان صاحبان نقا حسینی جواہر

مواہب پر بتا اللہم اغفر وارحم اور یہ جو وہ کا لسبب اختلاف تواریخ اور مجہولیت سیار ساز

سفر السیر اسطی بہکانی عوام کے منکری دیا ہی اور عبارت طول طویل سی محض تضییع کاغذ و

کلام فرمایا ہی ہذا اللطوالۃ آتا لیس ہے کہ بہا جو عوام بیچارون کو جتنا جا مین بہکالین محض

ہی نہتون اپنی فضیحت ظاہر کرتی ہین آتا نہین دیکھتی کہ اختلاف سی تاریخون کی کیسے اصل شی کا

تعسو کیا سکتی ہی جب ہو جنکو جو تاریخ روانگی و قدم سرہ تو نہی یہ وہ سنہ تاریخ اگر ایسے اختلاف

ایسی ہو نکے ہر ردو کار لاتی ہین تو کل کو لسبب اختلاف تواریخ وفات آنحضرت اصل وفات آنحضرت

ہو جاوینگی یا اور جو صدہا امورین اختلاف تواریخ ہی سب کا انکار ضرور ہوگا اگر اونکی ایسی

دی نوعیت کا بطول پوچھا ہی اسلئی اوس رہنذ ہی دریذ ری. کا حرفا حرفا

ماہر تاریخ و سیر پر فی بصیرتی اور ہو کی بازی منکر نگاہ حظہ کتب تواریخ مرقومۂ بالا اور علاوہ انکی خود کتب محولۂ منکر سی ہو یدا ہو گی ہر شخص منصف صاحب نظر خود دیکھ سکتا ہی اور امکان توفیق میں تواریخ مختلفۂ آمد و رفت حضرت مخدوم یا اختلاف سنین کی تکرار آمد و رفت حضرت ممدوح کو خیال کر سکتا ہی اور وقوع حج ہفتگانہ ظاہر بات ہی کہ حال تمام عمر کا ہی نہ سال واحد کا سبحان اللہ حال حضرت منکر یہ ہی کہ مقرر نامہ اپنی دل سے ایک سیارہ تراش کر قایم کر دیا جسکا پتا بجز صفحۂ خاطر منکر بہادر کی کہیں نہ پایا جاوی کہ در حقیقت وہ سیر نامہ ہی اور اکثر ہی غلطیاں اور زلات جو عبارات عالیہ میں واقع ہیں وہ ہم سہو کاتب اور چوک نظر عند المقابلہ یا نقص طبع خیال کر کے نقض و گرفت ہر ایک امر پر خلاف عفو و کرم جانکر درگذر کرتی ہیں بالجملہ چونکہ مختصر اردو دیا اوس اور ثبوت مطلوب میں جو جو امر ضروری تھی سو لکھدی گئی اور جتنی مزخرفات لاطایلۂ منکر میں جوابہا سے فی انکی تمام و کمال اسی قدر تصریحات سی ہر عقیل فہیم حاصل کر سکتا ہی سوا اب چند تنبیہ و فواید ضروری واسطی تنبیہ و ہدایت منکر اور جمیع خواص عوام کی مختصر الکھدیتی ہیں نفعہم اللہ بہا بحق محمد و آلہ الطاہرین صلواۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین

ف
ای بہائیو مسلمانو یاد رہی کہ اہانت آنحضرت کی ادنی طرح سی بھی ہو تو موجب کفر ہی یاد کرو مضمون منقولہ صفحہ ۳۴ کہ حاشیۂ شرح وقایہ سے لکہا گیا قد اجمعت الامۃ علی ان استخفاف نبینا الخ اور غور کرو توثیق مصرحہ اور تعظیم و تکریم انہی علما و محدثین کے نسبت قدم مبارک مرقومہ الصدر کی تواب عدم تکریم اسکی توہین صاف آنحضرت کی اور تکذیب انہی بزرگون علما مجتہد اہل مدینہ اور حرفا اجماع ہی اور از روی نصاف دیانت کے دیکہیں تعظیم کوئی جرم نہیں بلکہ تقین حصول ثواب اور توہین میں ہزار ہی جرم اور کفر یاد رہی مسئلہ شفا بہا ہی کہ جو شخص موی مبارک آنحضرت کو تصغیر کیک متصغر کہی یا کدو کو باوصف پسند خاطری آنحضرت نا پسند کہی تو یہی حال ہی پہر نقش قدم

مقصد اس ملاحظے کا قصد انہدام اور نام لینا ہی باہانت و عدم تبرک معاذ اللہ لیکن جو کوئی یہ ہی دیکہا

ف

یا دیکہی کہ جس جگہ کچہہ بہی تبرک حضرت کا ہوتا، وہاں تک اٹھا لیگئے کا بتوسط محمد زکی ہادی کی جامع المعجزات میں لکہی

ہین روی ان ابا بکر اخذ شعرین من لحیۃ النبی ووضعہا فی بیتہ تبرکا فسمع ابو بکر من بیتہ صوت القرآن

باحسن الاصوات وطلب القاری فلم یجد احدا حتی اتی الی موضع الشعرین یسمع القرآن عندہما فجاء

الی النبی فاخبرہ بذلک فقال یا ابا بکر اما علمت ان الملائکۃ یجتمعون علی شعری یقرؤن القرآن عندہ

ف

قاضی عیاض شفا میں لکہتے ہیں قال اسحق بن ابراہیم الفقیہ ومالم یزل من شان من حج المرور بالمدینۃ والقصد

الی الصلوٰۃ فی مسجد رسول اللہ والتبرک برؤیۃ روضتہ ومنبرہ وقبرہ ومجلسہ وملامس یدیہ وموطئ قدمیہ

والعمود الذی کان یستند الیہ صلی اللہ علیہ وسلم ف نیز شفا ہی میں قاضی عیاض لکہتے ہین کان ابن عمر یضع یدہ علی المنبر الذی یجلس علیہ

رسول اللہ فی الخطبۃ ثم یضع علی وجہہ یعنی اصل عبد اللہ ابن عمر آنحضرت کی منبر پر ہاتہہ رکہتے پہر اپنی منہ پر

رکہتے یعنی جس منبر پر حضرت بیٹہتے یا قدم رکہتے تہی عبد اللہ ابن عمر تبرکا اوس پر ہاتہہ پہیر کر اپنی منہ پر ہاتہہ پہیر لیتے

ف

ہیں صاحب عینی شارح صحیح بخاری نے بیچ حدیث کان قدح یشرب فیہ النبی الحدیث لکہتے ہیں فیہ دلیل ان الشرب

من قدح النبی وآنیتہ من باب التبرک یعنی اصل کہ تعظیم و تبرک ہر اوس چیز کا جسکو کوئی عضو حضرت کا لگا ہو

یا حضرت کا کوئی باشندہ ہو از روے دیانت موجب برکت ہے اور سنت صحابہ ہی و قس علیٰ ہذا صد روایات صحیحہ اور چار

صحابہ اپنے عمل پر بطریقہ معہود ثابت و محقق ہیں کہ آنحضرت کی تبرکات سے حصول برکات ماثور اور مامور

از فعال خلفاء راشدین ہے اور کتب صحاح میں جو یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء

تو تبرک لینے تبرکات سے سنت صحابہ ہے اور مامور بہا اور منکران باتوں کا اور اہانت کنندہ مردود و مطرود

ہے حتی کہ اگر کوئی شخص خاک مدینہ منورہ کو ردی کہے تو قابل دُرّے لگانے کی ہے قال القاضی فی الشفاء

قد افتی مالک فی من قال تربۃ المدینۃ ردیۃ بضرب ثلاثین درۃ وامر بحبسہ وتحقیق ثبوت یا امر اللہ

بیچ حق اوس شخص کے کہ کہا اوس نے خاک مدینہ کی ردی ہے ساتہہ مارنے تیس دُرے کے اور حکم کیا قید اوسکے

تنبیہ تعجب ہی منکر بہادر سے کہ عظمت اور فضایل و مدایح اور آثار برکات تمثال النعل مبارک اور روضۂ
مبارکہ اور قبر مقدس حضرت ملا صفات قبور مقدسہ بعض بعض خلفاء راشدین کی جو جو کتب محدثین میں بہر مری ہیں
منکر کی نظر سے نہیں گذریں یا تجاہل منظور ہی ہم اگر تہوڑی تفصیل بہی انکی لکہیں تو کتاب طویل بڑی سا مرتب
ہو اسلیے ہم مختصراً اشارہ کر دیتے ہیں جس طالب حق کو تفصیل دیکہنی منظور ہو تو تمثال النعل کا حال خاص کر
مقبولہ منکر اور فتح المتعال وغیرہا کتب مبسوطہ میں دیکہی اور زیادہ تفصیل و اتصریح جمیع امور بصرحہ تمثال کے
مرقومہ تشریح اسامی محدثین سلف و خلف جنہوں نے خاص صورت قبور مقدسہ بنائیں کتاب فخر منیر شیخ تاج الدین
فاکہانی اور تالیفات محدثین جلیل القدر مثل عثمان بن فسطاس و اسحق بن بحلیسی و حافظ بن زبالہ و حافظ
زبیر و حافظ یحیی اور طاہر بن یحیی و ابن فراس و شیخ و محدث سمہودی میں ملاحظہ کرے ان سب نے نقول
قبور مقدسہ بنائیں اور ابو زید بن شبہ در فشہری و حافظ یحیی و ابن بابہ و ابن عساکر و مراعی وغیرہم صورت
حجرۂ شریفہ بنائی المختصر کہ شیخ مرقوم ا قصد لکہتی ہیں و من فوایدہ ذلک الخ کہ نقل عبارت ضروری کی حاجت
نظر بر تنبیہ منکر حاشیہ پر لکہدی جاتی ہی علاوہ اسکی کتاب الاکتفا فی مغازی المصطفی والثلاثۃ الخلفاء اور
کتاب فتح الحب الصمیم اور کتاب خدمہ نعل القدم المحمدی اور فتح المتعال تلمسانی کے خاتمہ میں بکمال بسط و تفصیل
تحقیقات و ثبوت تعظیم و تکریم تبرک و تقبیل یعنی چومنا مثال نعل مکرم کا مثل سایر آثار علیہ صحابہ و تابعین و ائمہ
حفاظ محدثین و فقہاء عظام سے باسناد جیدہ ہے اور رد و ساوس منکر جیسی خبر انکا بہی موجود اور تفصیل
محدثین و احادیث صحیحہ کی مرقوم ہی ملاحظہ کرنی چاہییں اور جو منکر کو یا اور کسی کو تیسر انکا متعسر ہو
تالیفات جناب فاضل اجل عارف اکمل نخبۃ الدوران مولوی حسن الزمان صاحب دام فیضہم سیما تحفت
قدم شریف احمدی میں دیکہکر متنبہ اور مستفیض ہونا چاہیے منکر کو لازم ہی اور کچہہ نہیں تو سبب لذیۃ اپنی
مقبولہ میں تو دیکہکی شرماوین کہ کس تفصیل سے شرح موجود ہی کہ جن لوگو نے اصل نعل شریف پہنی ہیں انہوں نے
نقل نعل بنائی اور اسناد جیدہ اسکی موجود دین بہی صاحب مواہب لدنیہ نے عرح مثال نعل مبارک اور

بیان فوائد اور روایتوں اوس کی جو تفصیل لکھتے ہیں لازم ہی کو منکر جیو دیکھیں یہ مختصر مقصود

الاختصار گنجائش زیادہ تفصیل کے نہیں رکہتا مختصر اشارہ کافی ہی دیکہیں مواہب میں موجود ہے

کہ جو شخص مثال نعل مبارک کو رسول اپنے پاس رکہے تو امان اوسکو ہے بغاوت اور حرز ہی شیطان سے اور عزیز ہی جلسے اور

بہت اقوال نظم و نثر محدثین اکابر است کی مدح مثال میں جو نقل کیے انکا یہیں یہ ہی باشد نیل المصلی

روحی الفداء الخ قاضی عیاض وغیرہ محققین و حالات مثال اوس نعل مبارک کی جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ

کی پاس پہر انکی بہن ام کلثوم کی پاس ہے یا محمد بن جعفر کے پاس تہی جو لکہتے ہیں منکر فی نہیں کہی ای

عزیز مثال نعل کی تعظیم و تبرک سے عبرت پکڑا خاص نقش قدم اور یہ نقش قدم جو کہ ازروے حدیث [illegible] تحقیق

تطبیق دیا گیا تو مطابق ہی پایا اور کیسا شخص کسی شخص سے لایا اور کیسی کیسی شخصوں کی تعظیم و تبرک مرعی

رکہا خاص جناب اوس نقش قدم کے تو میں یا عدم تعظیم یا در کہکر جو سفل سافلین کو پونہچی دکہی [illegible] آیا

بہائی منکر کی خدمت میں التماس ہی کہ بہائیجان لازم ہی کہ باطلاع اغراض کتب تفاسیر وغیرہ معتبرہ صدر سے اپنی قول

انکار سے رجوع کریں اسکا مضائقہ نہیں علما مجتہدین میں یہ بات عیوب نہیں بلکہ عین دیانت سیما

حال جلال الدین سیوطی خاص اسی باب میں اور حال جناب امام اعظم وغیرہ ائمہ مجتہدین عظام صد جگہ قابل عبرت ہے

اور یا نہ ہو یہ استبداد ہرگز محض حمیت جاہلیت ہے اونکو یہی خیال تہا کہ کسی تفسیر اور مواہب وغیرہ کتب میں

یہ معجزہ نہیں سو تفاسیر کثیرہ سے تفسیر عزیزی مراد خاص مواہب وغیرہ کتب معتبرہ سے دیکہ لیا اب لازم ہی کہ جلد رجوع

کو کلام فرماویں کیونکہ قطع نظر تہا انکی [illegible] خاص [illegible] و صلاح میں پڑے ہیں آنکہ

زبان تری کل کو خشک ہو جاوے ابھی [illegible] معذرت یا ہی چاہیے کہ [illegible] کی نفی کو جلد کلام فرماویں تو یہ

کو کافر فرماتے تھا کو نعل مبارک کو آنکھوں سے لگا دیں تہہ نقش قدم بر سر گراینے ہو نیہ پسرین آنکہ سے

قدم مبارک کو تبرک سمجھیں ورنہ بروز قیامت کو یالیتنی کنت ترابا کہنا ہی کام نہیں آیگا و ما علینا الا البلاغ

و آخر کلامنا و دعوانا الحمد للہ رب العالمین علی جانہ قد رجع الحق الی مکانہ تو لہ العلی العظیم قد جاء الحق

اور انیضوا علینا من الماء

جاء الحق وزهق الباطل

ان الباطل کان زهوقا

النسخه

المتبرکه الموسومه بعمدة المرام

فی اخبار بلد الحرام الملقبه ببشری

للمؤمنین فی اخراج الوهابیین

سنه ۱۲۶۸

در مطبع سلطانی بحکم خاقانی

واقع قلعه مبارک مطبوع شد سنه ۱۲۶۸ هجری



حمد بیحد و ثنا بیعد اوس ذات پاک پروردگار احد صمد لا ضد و لا ند ذی البطش
والعقاب جلوہ نمای با نقاب کو لایق ہے جسنے سر گشتگان وادی ضلالت و تشنگان
سرابگاہ ہلاکت کے تئین بیامن ہدایات و ایات ترشح رترحمات بیغایات اپنی
کی راہ ضلالت سے بچانیکو انبیاء کملا و رسل ہدایت نما مقرر فرمائے اور درود و
سلام ہو حبیب اوس سید انبیا و برگزیدہ اصفیا گذارندہ اسرار غیب و رسانندہ
اخبار لا ریب نو بادہ چمن کائنات فہرست مجموعہ تکوینات سلطان دیہیم
اجتبا کاروان تخت اصطفا ماہ روی خورشید سیما والضحی گیسوی مشکین
غالیہ سای عنبر اسای واللیل اذا سجی محبوب دلربا بخت آزمای ماودعک ربک
وما قلی بادشاہ صاحب لوای وللآخرۃ خیر لک من الاولی سرور عطای حضرت
رب الاعلی ولسوف یعطیک ربک فترضی در یتیم گران بہای الم یجدک یتیما فآوی
ندیم مقیم ماوای اہتدی و وجدک ضالا فہدی درویش توانگر نمای و وجدک
عائلا فاغنی لطیف مزاج روح افزای فاما الیتیم فلا تقہر شریف دواج

ضعیف بخشا واما السائل فلا تنہر بلبل با نغمۂ شکر ہم نوا عندلیب با زمزمہ
ذکر خوش سرائی واما بنعمۃ ربک فحدث شمع محراب نبوت وامامت محرم
خلوت خانہ قرب وکرامت صاحب قاب قوسین او ادنی شہنشاہ مرتبا نشین
تخت کاہ لی مع اللہ مشرف بتشریف لیغفر لک اللہ اعنی حضرت محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم کی مجتبی مدنی مقتدی قرشی مہتدی ہاشمی پر کہ جسکو اوس حضرت
واہب العطایا نے جمیع انبیا ورسل بل سائر مخلوقات سے افضل واعلی کیا اور
ہزار ہا ہزار زاکیات وتحف تحیات آل طاہرہ وازواج مطہرہ واصحاب
ہادیین ومہدیین پر کہ جنہون نے اول قدم ہمت طویت جادہ پر افادۂ تر غیب
غرا حضرت رسول مقبول رب ذی المنن مین رکہا اور رحمت وعنایت بیحد
حضرت خالق لیل ونہار کی اون علما رکبار اور بادشاہان ذی القدرۃ و
الاقتدار پر کہ جنہون نے بداعتقادون اور اعدار سرور انبیا واولیا کو بزرتیغ
سیاست وشوکت خسروانی وجہاد لسانی سے مغلوب وجلا وطن شہرون
اسلام کی کیا تا بحدیکہ اونکے سہیم ونصیر ونذیر کو بہی نقش قدم سے نیو وجود
کالعدم کیا بعد حمد وصفت حضرت ذی الجلال احدیت متصف بکمال بہت
ونعت خواجہ کائنات منقبت سید السادات علیہ الف الف التحیات کے
کہتا ہی بندہ مسکین خادم شرع متین محمد فرید الدین عفی عنہ کہ ان ایام سعادت
التیام نوید انجام مین حکم محکم حضرت کرامت آیات عالیجاہ کیوان بارگاہ

سریر آرای سلطنت و جہانبانی باعث زیب اریکہ خسروانی و کامرانی ملایک حشم
انجم خدم سکندر حشمت جمشید دولت رعیت پرور عدالت گستر ماحی بن بیخ بنیاد
اہل کفر و ضلال و ظلام ظل الٰہی نایب جناب حضرت رسالت پناہی بادشاہ جمجاہ
دریای ذخار جود و سخا حسن گرد از چشمہ فیض و عطا نہنگ افراد کبریا حاتم دوران
رنگ عدل نوشیروان السلطان ابن السلطان الخاقان ابن الخاقان المعظم
ابن السلطان حضرت ابوظفر محمد بہادر شاہ بادشاہ نظم جہاندار جہانگیر و جہان
بخش فلک تخت و فلک قدر و فلک رخش مہ نو حلقہ در گوش درگاہ بش
یکی از نیزہ داران اقبالش سبحان اللہ کیا ذات حمید و صفات ہی کہ ساتھ
نام نامی اور اسم گرامی اوسکے کے ضیا بخش دل عقیدت کیشان اور نور
سینہ مہر گنجینہ صداقت اندیشان بلسان صبح و مسا شاہد مقصود و مراد
جو لی بنام پادشاہ سرفرازی * سراج الدین بہادر شاہ غازی * آبی
اختر کشور ستانی * مہی طالع بلند جاودانی * رونق افزای خاندان گورگانی
خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ مع مکاتبہ حضرت
حسیب پاشا اور محضر علماء و مفتیان حرم شریف مکہ معظمہ زاد اللہ شرفہا
محتوی اخراج چند ضال و مضل فرقہ وہابیہ نجدیہ کہ جناب حاجی الحرمین
الشریفین خلد اللہ دوران گورگانی مرزا حسین بخش مقبول سبحانی بحضور
حضرت جہان پناہ کے پیش کیے از انجا کہ نظر فیض اثر و خاطر دریا مقاطر

بنابر اجرائی قواعد شریعت غرا اور استحکام ضوابط ملت بیضا تقاضائی ہر وقت
باہمہا ہی لہذا اوسکے لئے ترجمہ اور ترتیب ایک رسالہ کے محض نظر براگہی اور ہدایت
خلق اللہ اس خادم شریعت پر ناطق اور ناخذ ہوا سو بموجب حکم قضا توام تعمیل
اوسکی بعمل آئی جمال مفصلا بعد ملاحظہ تمام مضامین ہدایت آگین ہر ناظر و
طالب پر ہویدا و منکشف ہوگا واللہ ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق اور نام
اس رسالہ کا عمدۃ المرام فی اخبار بلد الحرام اور لقب اسکا بشری للمؤمنین فی اخراج
الوہابیین رکہا اور اسکو ایک مقدمہ اور ایک باب و خاتمہ پر مرتب کیا مقدمہ
جاننا چاہیئے کہ بسبب محضر کے آنیکا جناب حضرت سلطانی میں و دیگر قرطاس کا یہ ہی
کہ مولوی محمد مراد و شیخ عبد اللطیف لکہنوی و شیخ محمد دہلوی و شیخ عبد الرحمن بنارسی
اور محمود علی بریلوی نے کہ احوال انکا دیگر قرطاس میں ہی جبکہ شیخ عبد الوہاب نجدی
کے مذہب کو مکہ معظمہ میں رواج و شہرہ دیا اور شفاعت اولیاء کرام و سرور انبیا
علیہ الصلوۃ وعلیہم السلام اور الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ نزدیک قبر اقدس
حضرت رسول مقبول تعالی مقام اور طعام نذر و نیاز فاتحہ درود و دہم و چہلم و برسی
و مجلس مولود سے انکار کیا مشاہیر علماء و مفتیان ارض منزلہ مروہ و صفا نے
اٹہارویں تاریخ جمادی الاخری سنہ ۱۲۶۵ ہجری کو مکہ مطہرہ سے پانچ نفر مذکورین کو
بحکم شرعیہ نکالا اگرچہ اول حضرت حسیب پاشا کے کہ جسکو عجمی لوگ صوبہ کہتی ہین
اور زبان ترکی میں پاشا مشورہ میں آیا تہا کہ ان گروہ شقاوت پژوہ کو بحکم شرع

قتل واجب ہی لیکن بنا بر دفع ایذا اہر جہلا و زنادقہ کا اعتقاد و سابقہ انہون کے
صدیقت و ذو نقائیت کا رکہتی شبہ قتل سے مددگذر کر اخراج مناسب سمجہا اور یہ
خبر موحش اوز اتمام تھا کہ جب دیمجم مین درمیان مومنین کے مشتہر ہوئی بنا بر
اسکے شعبان کی بارہوین تاریخ تمام احوال اس گروہ فتنہ انگیز کا معمورہ مبنئی مین
بانی مجمع الاخبار کے اہتمام سے چھپوایا گیا اور اکثر اقالیم و اطراف ملک بمبئی
پہلا بعضی بعضی لوگ پس مردہ کے ہندوستان مین کہ جماعۃ شرذمۃ قلیلۃ علی الخصوص
جوگرد نواحی مسجد جامع شہر دہلی مین اس خبر جانکاہ کو سنکر مبہوت ہوئے اور اپنا
جنس کو مظلوم سمجہکر ایک اخبار مسمی وحید الاخبار بارہوین رمضان المبارک
سنہ ۱۲۹۶ ہجری مشتمل بر مراجعت و مہاجرت بطرف ہندوستان برادران ہم مشرب
بمقتضائی اذا میئس الانسان طال لسانہ واسطے معتقدون اپنونکے اور حکم علما
کبار اور حکام نامدار حرمین شریفین پر کہ جو ممدوح حضرت سرور کائنات ہین بسبب
شقاوت اصلی اور عدم تنبہ بدا عتقادی و بد کرداری اپنی سے کفر و ارتداد کا
دیکر مطبع موزائی مین چھپوا کر تقسیم کر دیا چنانچہ وہ بجنسہ یہان نقل ہوتا ہی خبر
باز آمدن مہاجرین مکہ معظمہ بطرف ہندوستان و محروم ماندن بسیاری مسلمانان
از حج بیت اللہ بسبب حسد و شقاوت مفسدین دشمنان دین خذلہم اللہ تعالی الی یوم
الدین باید دانست کہ در ہفتہ گذشتہ شمہ از حال باز آمدن حاجی الحرمین مفتی سید
محمد مراد از طرف مکہ معظمہ بجانب بندر مبئی بسبب شقاوت و کفر تنی چند از کافران

بدین و مشرکان لعین نگاشته بودم مگر در حیرت افتاده بودم که معاملهٔ جلت
دشمن اسلام و اسلامیان کیست اکنون معلوم شد که طایفه از متعصبان بعین
مباحثه برخاستند و چون بحجت بر نیامدند افترا و تهمت بر دار زدند و صورت مسئله را
تبدیل نمودند و برنگی دیگر ظاهر نمودند و نخواستند که حاجی مفتی سید محمد مراد که عالم
باعمل و محدث است در مکه معظمه طرح اقامت افکند و ظاهر است که مثل این بزرگ
کسی در ورع و اتقا کمتر در ممالک هندوستان خواهد بود فی الواقع اسلام از وی
قایم است و اوست که ترک خدمت اهل کتاب گفته عزم هجرت فرمود مگر منافقین
ناپاک دست از دامنش نه برداشتند و قصیده در عربی و هندی که محض مهمل و
بی وزن و بی معنی است در ستایش گفتند و الحاد و زندقه وارند او خویشتن را
در تمام عالم ظاهر ساختند و مسئله شرعی است هر که مارا کافر گوید لاجرم اورا کافر
گفتن می توانم پس گفته غلام محمد که از نامش بوی شرک می آید کی لایق شنیدن
و پذیرفتن است و تحریر عبد الغفور و امام الدین که دشمن دین حضرت خاتم
المرسلین اند از پایه اعتبار ساقط و عبد الفتاح عرف اشرف علی گلشن آبادی که
فتان زمانه است و مولدش ملک خزان است نه ملک گلشن آباد از راه خباثت
فطری رساله بنام تحفه محمدیه تالیف کردن می خواهد انشاء الله تعالی جواب دندان شکن
این منافق ازلی داده خواهد شد و هر که رساله اورا بر غبت دل خواهد دید و عمل
خواهد کرد بی ریب گمان شرک و کفر بر وی خواهد شد کف زبان در حق بزرگان دین لازم است

جناب پیر اسلام را منسوب بوہابیت و معتزلہ و اسماعیلیہ نمودن و سب و شتم نمودن
و ملحد گفتن طریقہ مرتدان و زندیقان و کافران مشرکان و مبتدعان است تقویۃ
الایمان مولانا محمد اسماعیل دہلوی علیہ الرحمہ در رد اشراک و بدعات بہایت خوب است
و اہل اسلام را مرغوب کافران شقی آنرا تضعیف الایمان ہمیگویند نہایہ بر گفت
فرقہ کلبیہ اعتماد نتوان نمود و دست بر دست بستن در نماز سنت است پیش ائمہ
ثلثہ خلاف مالکیان کہ ارسال را سنت گویند پس دست بستہ پیش قبر شریف
استادہ شدہ صلوۃ و سلام بہ رسول مقبول علیہ السلام گفتن از اقوال اصحاب
کرام و اہل بیت عظام و تابعین و تبع تابعین ثابت باید کرد و درین باب
اقوال متقدمین باید دید و فتاوی عالمگیریہ و دیگر فتاوی معتبر حنفیہ و شافعیہ بر خلاف
قول ملا علی قاری است پس قول ملا علی قاری و قاضی عیاض بدون ماخذ صحیح
درین باب سزاوار حجت نیست اگر صحابہ دست بستہ پیش قبر شریف استادہ
صلوۃ خواندہ اند سلمنا ورنہ عدم جواز آن صحیح از فتاوی و متون و شروح
ائمہ اربعہ ثابت حضرت عمر کہ نعم البدعۃ گفتہ در صحیح بخاری موجود پس ملا علی قاری
و قاضی عیاض مثل حضرت عمر نیند کہ قول ایشان سنت سنیہ باشد و درود ماثورہ
خواندن مستحب است و ثواب بسیار و آنچہ از دل تراشیدہ اند خواندن آن باعث
ثواب بسیار نخواہد بود و در دلائل الخیرات کمتر دعائی ماثورہ نوشتہ است
و بمذہب اربعہ رابہ گفتن کار اہل بدعت است زنہار حاجی مفتی سید محمد مراد

کسی را نگفته است و نخواهد گفت این افتراییست قبیح که بر دامن پاکش بسته‌اند
و تقلید ائمه اربعه نه فرض است نه واجب حسبنا کتاب الله قول حضرت عمر است البته
عوام را مستحب است تقلید علمای زمانه در مذهب اهل سنت و طایفه بر عامه واجب
دانند و هرگاه تقلید اصحاب کرام واجب نیست پس از تقلید دیگری چه گفته آید و در بیشتر
رسایل بسیار از تصانیف علمای معتبرین است بچشم انصاف باید دید که بر سر حق کیست
و بر سر باطل کدامین پس اگر علمای متقدمین بلکه متاخرین که قایل تقلید کسی نیند کافر شوند
از حال دیگران چه باید گفت و درود و سلام که موذنان ببانگ بلند قبل از اذان بر
منارهای مسجد مکه معظمه میدهند از افعال پیغمبر و اصحاب است یا از طرف خویشتن اختراع
آن کرده اند پس در کتب معتبره اول باید دید که چه نوشته اند از علمای متقدمین منع
می‌کنند و انکار از شفاعت پیغمبر آخر الزمان علیه السلام کسی نکرده است این محض تهمت است نزدیک
بیجاست و مرده را ثواب میرسد بدادن صدقه و بر این است اتفاق امت محمدیه
مگر سومی که اهل هندوستان مینمایند در فاتحه و نیاز مردگان مثل گل اندود زمین
را و پیش طعام استادن دو دست بر افراشتن تا وقتی که فاتحه نشود آن طعام را نخورند
و دیگر بدعات که مینمایند البته منع و بدعت و شرک است و خوردن نیاز اولیا را صاحب
درمختار حرام کرده است و در فتاوی عالمگیری هم بران اشعار است و نیز مفتی سید
محمد مراد و مولانا محمد اسماعیل مرحوم حرام گفته اند مگر مولانا محمد اسحق مرحوم در مائة
المسایل حرام گفته پس این خطا بر صاحب مختار و مصنف فتاوی عالمگیری و مولانا

محمد اسحاق دہلوی ثابت میشود پس نسبت کفر این بزرگان باید نمود نعوذ باللہ
کسی حقارت و توہین حضرت پیغمبر ما صلے اللہ علیہ وسلم نکردہ است ہنوز تقویۃ الایمان
موجود است نشان باید داد تا الزام برخصم نماید شود و شرح تقویۃ الایمان باید دید
کہ ہر مسئلہ ہر قول او را از کتاب و سنت و اقوال علماء متقدمین و متاخرین ثابت
کردہ و ترکان روم ریش می تراشند و جرس این عمل می نازند ندیدم علماء مکہ را
کہ براین عمل نصاری کسی را حد زدہ باشند یا ملامت کردہ پس در عین مکہ و مدینہ اتراک
ریش تراش میگردند و در کعبہ می آیند بلکہ اگر کسی منع از تراشیدن ریش کند واجب
القتل شود و بعد نماز عصر در سرای شریف مکہ دہل و تماشہ می نوازند و خانہ شریف
مکہ متصل بیت اللہ است پس ندیدم علماء مکہ کہ ملامت کنند و حد زنند دہل و تماشہ
نوازان را و ملامت کنند شریف مکہ را و این دو حرکت اتراک و شریف مکہ اگر بدعت
ضلالت نیست چیست و نیز دیدم اہل مکہ و مدینہ کہ در وقت نکاح حمایل میوہ ہمی در
گلوی عروس مے اندازند و آنرا در غیر موسم بہ وبست دینار بلکہ زیادہ خرید مینمایند
و نکاح منعقد نمی شود بدون آن و این بدعتی است کہ در وقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم و اصحاب کرام و اہلبیت عظام نبود پس بہمچو بدعات حد زدن و بر مسایل خلافیہ
حد زدن و کافر گفتن از تعصب خبیث انشاء اللہ تعالی قصیدہ در عربی و ہندی گفتہ
تحفہ میگذارم و خاطر منافقین بے ایمان را شاد کنم انشاء اللہ تعالی انتہی * اور مرزا
صاحب کو کو جبکہ اتفاق دہلی سے بارادہ حج مع اللہ زاداللہ شرفا ہوا اور ناگاہ علما

عظام عالی مقام سے احوال اخراج ان اہل شرم وحیا کا دریافت کیا انہون
نے بسبب ادعاء ایمانی وبمقتضائی عمل برقول حضرت سبحانی وَلَا تَكْتُمُوا
الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ حقیقت سب گذری ہوئی پیش حاجی مرزا مزبور بیان
کردی بلکہ ایک محضر مع مواہیر فضلاء مکہ ودیگر قرطاس مشتمل بر اخراج وہابیان
لکھکر حوالی کردئیے مرزا مسطور نے اونکو بیچ جناب حضرت خلیفہ رحمانی ظل سبحانی
محمد ابوظفر بہادر شاہ مقبول یزدانی کے پیش کئیے پس اوس محضر ودیگر قرطاس سے
صاف معلوم ہوتا ہی کہ اخبار وحیدۃ الاخبار مرقوم بالا مین جو جو تہمتہائی ناشایستہ
بیچ حق اہل کعبہ کے وافترایات نالایقہ اونپر باندہی ہین محض جہوٹ ہی بیشک
یہہ لوگ منکر شفاعت رسول کرام ومنکر تقلید ائمہ عظام ہین کہ جسواسطے انکو
کعبہ سے نکالا مخفی مت ہوجیو اوپر دینداروں اور پیروان نبی مختار صلعم کے
کہ اخبار مذکور مین مع قطع نظر عبارت رکیکہ اوسکی کے بوجوہ عدیدہ سے نظر
واعتراض ہی اول یہہ کہ علماء وصلحاء مکہ زادہا اللہ شرفا کہ جو ممدوح پیغمبر خدا صلعم
کے ہین اور شبانہ روز عبادت حق تعالی مین مشغول اور حدمار سنے مخالفان
شریعت غرا و بد اعتقادون سرور انبیا واولیا پر مستعد رہتی ہین کافر وزندیق
اور لعین اور منافق بغیر حجت شرعیہ کے اونکو کہنا خود کافر وزندیق ولعین
ومنافق ہوتا ہی مقام خوف وعبرت کا ہی دیکہا چاہیئے کہ جن بزرگواروں نے
دین واسلام کا الشمس فی وسط النہار روشن وآشکارا ہوا اونکی اسقدر

فضیحت و خواری اور اپنی ہم مشرب مذہب منکر شفاعت سکے لیئے اخبار مرقوم
بالا مین صفحہ دوسری سطر بارہوین اور تیرہوین سکے اسقدر تاکید اکید و توقیری
لکہا ہی کہ کف زبان در حق بزرگان دین لازم است بالفرض و التقدیر اگر وہ لوگ
ساکنان حرمین شریفین معتقدین شفاعت معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد کافر
ہوجاوینگے تو بقول اہل فارس مصرع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی*
ان منکرین شفاعت کی مسلمانی کیونکر برقرار رہیگی یا ان بزرگواران دین
جدید منکر حق نے کوئی اور کعبہ مانند شاہ ابرہہ کے اپنی دلمین تجویز کیا ہوگا
کہ وہ انکے یہ نئی مسلم و مصلی منسوب بوہابیت وہابی گروہ سکے کہ متصل جامع
مسجد ہی اور مسیلمہ الکذابیت پیدا ہوا ہے اللہ تعالی حفظ و امان مین رکہی ہر
صاحب ایمان کو اس وردہ اوٹہی سے کہ ساکنان حرمین شریفین زاد اللہ کرامتہما
تو یہ تو یہ کافر اور پہر آنہوا سے بیت اللہ سے کہ جو مصداق بقول اہل فارس
بیت خر عیسی اگر بمکہ رود * چون بیاید ہنوز خر باشد حقیقت منقلب
ہوئی بقول اہل فارس مصرع برعکس نہند نام زنگی کافور بہ سید نے
سادی مسلمان کیا خوب کہا ہی کسی نے شعر یہہ زمانی نے رنگ پلٹا ہی *
ڈاڑہی سید ہی عقیدہ اولٹا ہی * سبحان اللہ چہوٹا موںہہ بڑی بات
پیشوایان دین سکے حق مین اباء و اجداد سی ایسی ہی کلمات کذائی کی بحکم مخبر صادق
کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِهٖ تعلیم پائی ہوگی لیکن یاد رکہو کہ اگر اہل مکہ کو یہہ لوگ

اس جہت سے یہ کافر کہتے ہیں کہ ابنائے جنس ہم پیالہ و ہم نوالہ محمد مراد وغیرہ
کو کہ جو جاہل محض و تحصیل علم سے نامراد اور قوم سے شیخ کہ جسکو بڑی دھو سے
لن ترانی سے سید و ناحق مفتی اخبار مذکور بالا میں کر کر لکھا ہے کعبہ سے نکالا
سو یہ محض بے حمیت اور جاہلیت ہے کہ جنکو وہاں کے فضلائے با تمیز حنفا
اسلام و حکام عالی مقام بگواہی گواہان عادل بلا زیادتی و کمی کے لکھیں کہ جبکہ
پانچ نفر وہابیین مذکورین نے انکار شفاعت و توہین رسول اللہ صلعم و کرامات
اولیا از بس کہ کمر باندھی اور فتنہ و فساد اور شور و شغب برپا کیا لہذا واسطے انتظام
و بندوبست ملک عرب و حفاظت اعتقاد جہلا حضرت حبیب پاشا والی جدہ
دام اقبالہ نے بعد توہین و ذلت آشکارا الحکم انکہ **قطعہ** درختی کہ اکنون
گرفتست پای * بہ نیروی مردی برآید ز جای * وگر ہمچنان روزگاری ہلی
بگردونش از بیخ بر نگسلی * کعبہ معظمہ سے بسبب خبث و شامت اعمال بد
ذریات و لواحق اس فریق عصیان غریق کو عین مصلحت سمجھکر بطرف ہندوستان
کے کہ دار الاسلام ابنائے جنس انکے کا ہے اخراج کیا اور یہ خبر تمام ممالک عجم
میں منتشر و مشتہر ہوئی پس جبکہ یہ لوگ معمورہ بمبئی میں تو اکثر صاحبان آئی
اسلام بسبب حمیت اسلامی و تقاضائے ایمانی سے ان اہل شرم و حیا کے
الٹی ساتھ اس تحفہ بے غایات کے خدمت گذار ہوئے **فرد** عزیزی کہ از درگہش سر بتافت

بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت * ایسی ہی ذی جنسوں اور صاحبان دین جدید
منکرین شفاعت مقہورین خدا مغلوبین اہل کعبہ کے لئے قول سعدی
شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا **بیت** بقہر خدا چون کسے اوفتاد *
ہمہ عالمش پای بر سر نہند * اب بھی عبرت نہو تو بسا تعجب ہی حق ہی
مصرع لکہا ہوا نہین مٹتا کسیکی قسمت کا * آدمی کو لازم ہی اگر سہوا
یا عمداً ایسی ویسی بات ہو جاوے تو عند التنبیہ متنبہ ہو کے منفعل ہووے
لیکن بقول اہل فارس **مصرع** سالی کہ نکوست از بہارش پیداست * اور بقول
اہل ہند ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات یہہ مادہ اس گروہ اہل شرم و
حیا کا دہ نہین کہ منفعل معلوم ہووے بقول اہل ہند کہ چکنے گہڑونکو اثر کہان
بلکہ برادران ہم مذہب وکیش کا سنکر جواب سی مایوس تو نہین ہوسکتے احوال
کیونکہ دعوی افترائی بے بنیاد کے یا تو کہان مصداق ارشاد صداقت
بنیاد شیخ علیہ الرحمہ چون بحجت بر نیاید بجنگ بر خاست ہہیای سب وشتم
وافترائی اہل کعبہ عادیہ ہو پڑی افسوس صد ہزار افسوس یہہ نہین دیکہتی
کہ جہوٹی بات بنانی اور بعضہ میں آکر بد کہنا علامت کن لوگونکی ہی کلام
اذا حدث کذب واذا خاصم فجر کن صاحب مقامونکے لئی ہی اسی جگہہ سی
ہی کہ من بالغ فی الخصومۃ فقد اثم یعنی جو شخص کہ مبالغہ کرے بیچ خصومت کے
بس تحقیق گناہ گار ہوا الحاصل کہ مقولہ مرقومہ شیخ مرحوم ایسے قائلین

لیٔ تیجوا ہی طابق النعل بالنعل حذو القذۃ بالقذۃ ومنطبق کہا جاوے تو نہایت مطابق واقع اور درست وزیبا ہی ہم ایک اور تنبیہ کرے دیتی ہین اس فرقہ نجدیہ کو کہ منکرین شفاعت بالوجاہت والمحبۃ حضرت سرور انبیا واولیائی کبار وصلحاء نامدار کی مدائح مین اخبار ومقران شفاعت وفضل وتوقیر حضرت رسول اکرم المقربین ومحبوب رب العالمین کے حقمین کلمات کفر آمیز چہپوائے باوجود دعاوی علمی و دعوی اسلامی کے عین جہالت دیے علمی و عین مظہر المرء یقیس علی نفسہ وبے ایمانی کا ہی یاد رکہین کہ مستفیضان مدینۃ العلم مقران شفاعت و فضل و توقیر حضرت سرور انبیا واولیا بر سند آیہ لَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ہرگز ہرگز منکرین شفاعت بالوجاہت والمحبت وکرامات اولیائی عظام کبہی حجت مین غالب نہ آوینگی اونہین چاہیئے کہ دیکہین فاضل چلپی اور شفاء قاضی عیاض کو کہ ایسی ہی صفاتون اور بد کردارون منکرین تعظیم وتوقیر وشفاعت پیغمبر خدا صلعم کے لئے لکہتے ہین کہ انہ قد اجتمعت الامۃ علی ان استخفاف نبینا علیہ السلام و باي نبي کان من الانبیاء کفر سواء فعلہ فاعل ذلک استحلالا ام فعلہ معتقدا لحرمتہ لیس بین العلماء خلاف فی ذلک یعنی بلا شبہ اجماع کیا ہی امت نے اسپر کہ سبک وہلکا جاننا ہمارے نبی علیہ السلام کا اور کسی نبی کا انبیا مین سے کفر ہی برابر ہی کہ کری

اوسکو کرنیوالا اوسکا حلال جانکر یا کرے اوسکا لمین کہ معتقد ہو حرمت و بزرگی
نبی صلعم کا نہین ہی اسمین درمیان علما کے خلاف۔ اور کہا صاحب شفا نے کہ وحکمہ
ان یقتل ولا یقبل توبتہ وہذا کلہ اجماع بین العلماء وائمۃ الفتوی من لدن
الصحابۃ رض الی الآن وہلم جرا یعنی تمام وہ لوگ کہ عیب کرین نبی علیہ السلام
کو یا لگاوین حضرت کو نقصان حکم اوسکا یہہ ہی کہ قتل کیا جاوے اور نہ قبول کیجاوے
توبہ اوسکی اور اسپر اجماع ہی علما اور فتوی دینے والے اماموںکا صحابہ کرام رض سی لیکر
ابتک اور ظاہر ہی کہ انکار شفاعت اور اہانت حضرت محبوب رب العالمین عیب
اور نقصان لگانے سے خالی نہین اور جو کوئی کہ عیب لگاوے یا تصغیر
شان حضرت رسول مقبول علیہ السلام کرے بیشک کافر ہی اسپر تمام امت محمدیہ کا
اتفاق ہی اور جو کوئی شک کرے ایسی شخص کے حقمین وہ بہی کافر ہی چنانچہ
قاضی چلپی نے تصریح کردی ہی کہ من شک فی کفرہ فقد کفر یعنی جو شخص کہ
ایسے شخص کے حق مین شک کرے جان لو کہ وہ بہی کافر ہی اب منکرین انکی نہین
کہولین اور دیکہین کہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل کی کہ جسکو مانند
صحیفہ منزلہ آسمانی کے یہہ منکر شعار سمجہتے ہین مالا مال انکار شفاعت
وتوسل و بے عزتی و بی توقیری و بے تعظیمی حضرت محبوب رب العالمین
سرور انبیا و دیگر انبیاء و اولیاء عظام سے بہری ہوئی ہی تم ہی حضرت
موصوف نے احادیث رسول ربانی و آیات قرآنی مین ایسا جعل و

افترا کو کام فرمایا ہی کہ کوئی عامی و بازاری بہی ایسی جرات کم کرتا ہوگا
اور نہ کسیتی سنا ہوگا چشم بنی آدم کی تو کہان طاقت چشم فلک نے بہی
نہ دیکہا ہوگا لہذا اگر کوئی بسبب شہرت حدیث و تفسیر دانی جناب عالی
کے پوچہتا آتا تہا کہ مَنْ ذَالَّذِیْ یَزِیْدُ فِی الْقُرْاٰنِ وَالْاَحَادِیْثِ تو اکثر
صاحبان ایمان حضرت مزبور ہی کو انگشت نما کرتے تہے کہ ہٰذَا الَّذِیْ
یَزِیْدُ الغرض یہہ امر خاص بکلمات مفتریات کذائی قسام روز ازل
نے اونہین کے حصہ مین رکہا تہا کہ ظہور مین آیا مثل ایسے ذی صفتون
اور ایسی صاحب جراتون کے لئی ہی قول خدا تعالے کا مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا
التَّوْرٰیةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا حضرت متکلم
بحق کتاب مذکور مین فرماتے ہین کہ انبیا و اولیا ذرہ ناچیز سی بہی
کمتر ہین اور تعظیم اونکے بڑی بہائی جیسے کرنی چاہیئے کہ وہ بڑے ہمارے
بہائی تہے اور ہر مخلوق چہوٹی ہو یا بڑی اللہ کی شان کے آگے چوڑہی
چمار سے بہی زیادہ ذلیل ہی اور پیغمبر خدا صلعم فرماتے ہین کہ ایکدن
مین مرکر مٹی ہونیوالا ہون اور اوس شہنشاہ عالیجاہ کی تو یہہ شان
ہی کہ آنمین ایک حکم کن سے چاہی تو کروڑون نبی اور ولی اور جن اور
فرشتے جبرئیل و محمد کے برابر پیدا کرڈالے اور انبیا اور اولیا کو سفارشی
سمجہنا گو کہ اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجہی سو ابوجہل اور وہ شرک مین

برابر ہی جسکو چاہیگا اپنی حکم سے اسکا تشفیع بنادیگا یہہ حاجت نہی اوسکے
اختیار پر چہوڑ دیجی جسکو وہ چاہی ہمارا تشفیع کردے نہ یہہ کسیکی حمایت پر
بہروسا کیجیے اور یہی تکیا ہی انکار وسیلہ انبیا اور اولیا مین جب کوئی ایک
بادشاہ کا غلام ہوچکا تو وہ اپنی ہر کام کا علاقہ اوسی سے رکہتا ہی دوسرے بادشاہ
سی نہین رکہتا اور کسی چوڑہی چمار کا تو کیا ذکر ہی اور روشنی کرنی قبرون پر اور
مور چہل رکہنا او غلام نبی عبد النبی محمد بخش سیتلا بخش گنگا بخش اور شاہ
عبد الحق کا توشہ کرنا اور نذر و نیاز کرنا اور انبیا و اولیا کے بعد مرنیکے اوکی قبرون
پر جانا سفر کرکر اور اونسی کہنا کہ یا حضرت اللہ تعالی کی جناب مین دعا کرو ہمارے
واسطے یہہ شرک ہی سو جواب تمام باندہنو باندہی ہوئے خرافات جناب
منکر موصوف و دیگر اختراعات مفتریات ودہوکا بازیونکا کہ جو بیچ ایضاح
الحق وغیرہ کے ہی ہر ایک علماء ربانی مقبولان سبحانی تمام بسط و تفصیل سے
دیکر بوجہ احسن دود و مخدوش کیا ہی کہ اعادہ کرنا اسکا اس محل بمقصود
الاختصار مین محض تضیع اوقات و مورث تطویل ہی لیکن تہوڑا سا ہم ادا
صفر اسکی اس گروہ شقاوت پژوہ کے قریب ہی بیان کردینگے انشاء اللہ تعالی
انہین لازم بلکہ واجب کہ اوسی چشم انصاف و مع قطع نظر رد و رعایت
دیکہین کہ جہوٹا کون ہی اور سچا کون کیونکہ جہوٹ سے دین و دنیا مین زرد
روئی اور مونہہ کالا ہی سچ سی ہمیشہ بول بالا ہی کلمۃ الحق سے اگر کوئی

برا مانے برا کہو سے تو خود مصداق مضمون حبطت اعمالہم ہی اہل عقل و فضل کے نزدیک اس سے زیادہ کونسی مصیبت دینی اور ندامت دنیاوی ہو گی حق گوئی سی اگر کوئی بدبخت بدکری یہ کہوے تو اپنی اعمال آپ حبط کروا تا ہی دوسرے یہ ہہ کہ اخبار مرقوم بالا میں لکھا ہی کہ ہاتہہ باندہ کر پیش قبر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا کہنا ناجایز ہی کسی اقوال متقدمین سے ثابت نہیں ہی سو جواب اسکا یہہ ہی کہ درود اور سلام کا پڑہنا اور بہیجنا واسطے جناب رسول اللہ صلعم کے برابر ہی کہ کوئی نزدیک قبر اقدس کے پڑہ کر بہیجی یا دور سے سو مضمون اعجاز مشحون اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا سے ثابت ہی منکر اسکا بیشک کافر ہی اگر کوئی شخص بسبب ہوائے نفسانی و اغوای شیطانی سی اس تحفہ لی غایات کے بہیجنی سے محروم رہا تو نقصان حضرت نبوی صلعم میں نہ آویگا بلکہ جہل و نادانی اوس شخص کی ہے کہ ایسی دولت عظمی سے محروم رہا اور عاقبت اپنی برباد کی لہذا کیا خوب کہا ہی کسی بزرگ نے **فرد** اندر کمال احمد مرسل چہ کم شود * بوجہل گر ز جہل نگوید درود او * لیکن ہاتہہ باندہ کر پیش قبر حضرت رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام کے السلام علیک یا رسول اللہ کا کہنا سو اقوال متقدمین اور کتب معتبرہ حنفیہ سی ثابت ہی چنانچہ فتاوی عالمگیریہ

ہین کہ جس سے اس گروہ فتنہ انگیز محللین حرام نے واسطے کہلانے قوم
حضرت شیخ عبدالوہاب نجدی کے گوشت بوم کو حلال کیا تہا تمام بسط و تفصیل
سی لکہا ہی کہ عبارت اوسکی اسطرحسی ہی ثم ینھض و یتوجہ الی قبرہ صلعم فیقف
کما یقف فی الصلوۃ و یمثل صورتہ الکریمۃ ثم یقول السلام علیک یا رسول اللہ
و رحمۃ اللہ و برکاتہ یعنی پہر کہڑا ہووے زیارت کرنیوالا قبر نبی صلعم کا اور متوجہ
ہو طرف قبر نبی صلعم کے اور ٹہیری جیسا کہ ٹہیرتا ہی بیچ نماز کے یعنی ہاتہہ
باندہ کر ٹہیرا رہوے اور خیال کرے صورت متبرکہ اوسکی کا بعد کہوے السلام علیک
یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے
ترجمہ جذب القلوب الی دیار المحبوب کے صاف تصریح کردی ہی کہ جسوقت زیارت
کرنیوالا قبر شریف پیغمبر خدا صلعم کے پاس کہڑا ہووے تو دست بستہ کہڑا ہووے
چنانچہ عبارت کتاب مذکور کی اسطرحسے ہی و در وقت سلام بر آنحضرت
و توقف در انجناب بانکلمت دست راست بر دست چپ نہند چنانچہ
در حالت نماز مد کرمانی کہ از علمای حنفیہ ہست تصریح باین کردہ انتہی اور
ایسا ہی اور محدثین نے بہی تصریح کردی ہی پہر انکار روسیاہ تقلید اور کرنا اقوال
متقدمین حنفیہ راسخ الاعتقاد سی محض بے حمیت و جہالت و عناد حضرت
رسول اکرم صلعم سے ہی تیسرے یہہ کہ صفحہ تیسری اخبار مرقوم الصدر کے
بڑی دعوی ایمانی و صداقت و دیانت داری و عدم خوف روز قیامت

صدق بیانی ہم مذہبون منکرین تقلید نکالے ہوئے مکہ مطہرہ کی خلاف
مضمون اعجاز مشحون وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ظاہر
کی ہی کہ مذہب ایمہ را بدگفتن کار اہل بدعت است زنہار حاجی مفتی محمد سید
مراد کسی را بد نگفتہ است و نحو اہد گفت اور بعد دو چار سطر کے صفحہ مذکورہ مین
قایل ہوئے ہین ساتہہ اس مقولہ پہسانی کے کہ علماء متقدمین و متاخرین قایل
تقلید کسی نبید سو منکرین تقلید بہول گئی اگر مقلدین و مقرین تقلید ائمہ اربعہ
کو جماعت مشرکین بد شعار ہین مثل پیشوای دین جدید اپنی مولوی اسمٰعیل
صاحب کے لکہہ دیتے تو کون موہنہ پکڑتا تہا کہ اون حضرت نے تقلید کو
بسبب ادعای ایمانی و شور و شغب طغیانی سی مدرجہ شرک جلی و افتراکی
کے پہنچایا ہی کہ عبارت جناب موصوف کی بیچ تنویر العینین فی اثبات
رفع الیدین کے اسطرح سے ہی و تعصبوا فی التزام تقلید شخص معین فانہم
یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک یعنی تعصب کیا فقہا نے بیچ التزام
کرنے تقلید شخص معین کے پس اگر چہوڑیگا قول امام اپنی کا پس بیچ اوسکے
بو ئی شرک سی ہی اب منکرین تقلید انکہین کہولین اور ہوش مین آوین
اور دیکہین کہ جناب مولویصاحب ممدوح الصدر اہل بدعت سے ہوئے یا
مقران تقلید حق ہی کہ آسمان کا تہوکا موہنہ پر آتا ہی طالبان حق پر
ہویدا ہوگا کہ درونگو را حافظہ نباشد ایک طرفہ ماجرا یہہ ہی کہ یہہ

صاحبان اخبار مذکورہ بالا مین لکھتے ہین کہ تقلید تو واجب ہی اور نہ زمن
اور یہ رسالہ سابقہ موسومہ نصیحت نامہ اعمال اپنی مین کہ جسکو مولوی کریم اللہ
صاحب محدث دہلوی سنے بوجہ احسن مردود و مخدوش کیا ہی لکھتے ہین کہ
جمہور کے نزدیک تقلید ائمہ اربعہ کی واجب ہی اور اجماع اسپر چارون
مذہب کے عالمون کا ہی اور فی الواقع تقلید سی کون نکل سکتا ہی انتہی سو ان لسان
نگارش معلوم ہوتا ہی نہین معلوم کہ یہہ صاحب لوگ منکرین دوران کو
مذاہب جدید اختراع کیا چاہتی ہین سو منہہ کھولکر صاف کیون نہین
اجلاس کامل مین مذاہب ائمہ اربعہ کے لیے بارشاد ہم رجال و نحن رجال
حکم نسخ جاری فرمادیتی تاکہ بیچاری عوام تو نہ بہکین لیکن یاد رکہین کہ
چاہ کنندہ را چاہ درپیش جتنی ضرریات دینی کا آن منکرین تقلید و
شفاعت کو انکار کرنا ہی کرلین مبارک ہوا ایکدن ان اقوال پر وبال
ہوکے سزای ابدی و رسوائی محشری بحکم مضمون رفعت مشحون فَذُوقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ط اور بقول اہل فارس کردنی
خویش آمدنی پیش عاید حال ہوگی تو اسوقت يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا
اور لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا کہنا ہی کام نہ
آویگا فافہموا وتدبروا وما علینا الا البلاغ تنبیہ لطیف ان منکرین تقلید کو
بارشاد حذاقت بنیاد الدین نصیحۃ شافع یوم میعاد سے کردیتی ہین

تنبیہ لطیف

کہ تقلید امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالکی اور حنبلی رح پر تمام علمار
اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہوا ہی اور منکرین تقلید نے ہی باینہمہ
شور وشغب انکار و استبداد خود بخود بمضمون مضمون فضیلت مشحون
یَقُولُونَ بِاَفْوَاهِہِمْ مَا لَیْسَ فِی قُلُوبِہِمْ زبانوں سے اقرار
تقلید کا کیا کہ اجماع اسپر چارون مذہب کے عالمونکا ہی اور جسپر ہمارے
آنحضرت صلعم کے علمار امت کا اجماع و اتفاق ہوا ہو وہی حق ہی
اور ہاتھہ خدا تعالےٰ کا جماعت پر ہی اور جو جماعت سی باہر نکلا بیشک
بیچ دوزخکے پڑا ۔ مشکوٰۃ شریف کے باب الاعتصام مین حضرت
ابن عمر رضہ سے روایت ہی قال قال رسول اللہ صلعم اِتَّبِعُوا السَّوَادَ
الْاَعْظَمَ فَاِنَّ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِی النَّارِ یعنے ابن عمر نے کہا فرمایا رسول
اللہ صلعم نے کہ پیروی کرو بڑی گروہ کی یعنے جسطرف اکثر علمار دین دار
ہون اونکی تابعداری کرو پس تحقیق جو شخص کہ دور ہوا جماعت سے
اور نکلا اجماع سے جاویگا جہنم کی آگ مین ۔ پس پہر اجماع کے خلاف
ہونا اور تقلید سے انکار کرنا کہ نہ فرض ہی نہ واجب اور اپنا عیب علمار
متقدمین و متقرین تقلید کو لگانا کہ متقدمین و متاخرین قایل تقلید کے
نہ تہی سو محض حماقت وجہالت اور آتش دوزخکو اختیار کرنا ہی پس
واجب ہی شاہ اسلام اور حکام عالی مقام پر کہ جو شخص ان دو ہا بیونمین

ہین سے انکار تقلید وشفاعت وجاہت ومحبت کا کرے اپنی جائی
حکومت سی نکالے اور ہرگز ہرگز انسے ملاقات نکرے کہ دین کی بربادی
ہی جبتک توبہ واستغفار دین جدید اپنی سے نکرین جیسا کہ جناب
مستطاب حامی دین مبین رسالت مآب نواب سراج الامرا عظیم جاہ
بہادر والیٔ شہر مدراس نے وہانکے علمای اہل سنت وجماعت سی فتوی
لیکران وہابیون منکرین تقلید وشفاعت کو انواع انواع کی ذلت دیکر
شہر مدراس سے نکالا اور باقی سے توبہ کروائی چنانچہ بطریق اختصار کے
ہم تحفہ محمدیہ سے اس احوال کو نقل کرتے ہین کہ درین ولا وہ کتاب
یہان موجود ہی تحفہ محمدیہ کے صفحہ اٹھتالیسوین باب چوتھی مین لکھا ہی
کہ جب ان مکارون نے آپسمین ایسا اتفاق سوگند وعہد وپیمان سے
کیا کہ ان چارون مذہبونکو باطل کرڈالنا اور ایک نیا طریقہ محمدیہ نکالنا
تب ہر ایک شہر مین ایک دو مرید خلیفہ وہابی بٹھوائی اور وعظ ونصیحت کا
بازار گرم کیا اور بہتیری جاہل غریب مسلمانونکی ایمان مین خلل ڈالا جب
تمام لوگونکو معلوم ہوا کہ وہابی فرقہ کے لوگ چارون مذہب کو بدعت
کہتی ہین اور فاتحہ نیاز ودرود وغیرہ اکثر ثواب کے کامونکو منع کرتے
ہین تب تو بہی اونکے دربی ہوئی اور ہر ایک جگہ خصوص مسجدون
مین فتنہ وفساد ہونے لگا علمائی اہل سنت وجماعت بہی وعظ مین

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بیان کرتے اور بدعت کے فعلونکو منع کرتے
الغرض آخر مولوی سلیمان اور مولوی محمود علی کو پکڑا اور توبہ و استغفار پڑھایا اسیطرح
حیدرآباد دکن مین اس فرقہ والون نے بڑا فساد کیا آخر مولوی سلیم جو انکا
سرگروہ تہا قید مین ڈالا گیا دوسرے دن سب وہابی وہان سے بہاگ آئے اسیطرح
کئی سال ٹونک مین بڑا فساد ہوا اکثر اس مذہب کے مولویونکو وہانسے باہر
نکالدیا اکثر سب شہرونکا انکا ایسا ہی احوال لکہی تو ایک دفتر چاہیے
الغرض محمد علی رامپوری جسکی باتونکی رد مین مولوی تراب علی صاحب لکہنوی نے
جو چار برس ہوئے یہان حج کے ارادہ سے تشریف لائے تہے ایک رسالہ
بنام سبیل النجاح لتحصیل الفلاح لکہا ہی جب وہ رامپوری مدراس مین
گیا تب ایک مسجد مین سکونت اختیار کی تو عیظ و تدریس مین مشغول ہوا
جب کوئی شخص نبی علیہ السلام کا نام مبارک مجلس مین لیوے اور درود
پڑہے بلکہ سب سننے والون پر بہی درود پڑہنا لازم ہی تب وہ مولوی کہی کہ
بہائیو ان مین اللہ جل جلالہ کا نام سنتے ہو تو کچہ نہین کرتے ہو اور
جب محمد رسول اللہ کا نام سنتے ہو تو کیون درود پڑہتے ہو ہاتہہ انکہون پر
کیون رکہتے ہو تمنے تو رسول اللہ کو اللہ سے بڑہکر مقرر کیا جب اوسکو
جواب دین کہ ایسا ہی حدیث شریف مین آیا ہی تب وہ اپنا مونہہ ٹہیرا
کرکے چپ ہو رہتے بعد چند روز کے کہنے لگا یا رسول اللہ یا علی مدد یا

دستگیر یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا مدد یا سید احمد کبیر کہنا شرک ہی
جب رفتہ رفتہ اسکا چرچا وہانکے عالمون نے سنا اوسکو بگڑا تب اونہی
تقویۃ الایمان کی کتاب دکہلائی آخر کو توبہ کی پہر یہی دوبارہ فساد اوٹہایا
حاصل کلام نواب صاحب کے حضور مین سب وہانکی عالمون نے تقویۃ الایمان
پر اعتقاد رکہتی والونکی تکفیر کا فتوی لکہا چنانچہ بجنسہ اسکی نقل مع ترجمہ
ہندی یہان داخل ہوتی ہی اور یہہ فتوی اصل مدراس کا چہپا ہوا ہی اور
مدراس سے ایک بڑی عالم وہانکے رئیس نے اس فقیر حقیر کے لئے بہیجا ہی خدا
اونکو اجر عظیم دیوی اور دین محمدی کے مددگار ونکا مدد اول بالا کری

شہر مدراس کے علماؤنکا فتوی اشتہار بنام سراج الامراء اعظم جاہ
بہادر. حامدا ومصلیا ومسلما بر متبعان شریعت نبوی وپیروان دین مصطفوی
مخفی ومحتجب نماند کہ چون کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل دہلوی
ورسایل ولایت علی عظیم آبادی وخرم علی وغیرہ خلفای سید احمد بریلی
ہندی مشتمل بر تنقیص شان سرور عالم وانکار توسل وشفاعت وی صلعم
وانکار بودن عزتی بآنجناب سوای رسالت واہانت دیگر انبیا واولیا
از چند عرصہ درین ملک رواج یافتند وخلفا ومریدان ومددگاران مولوی
محمد علی رامپوری خلیفہ سید مذکور کہ بظاہر حال شان صلاح می نمودند بین کتب
مقدوحہ ومطرودہ را عروۃ الوثقی دانستہ بدان اشتغال ورزیدند کلمات

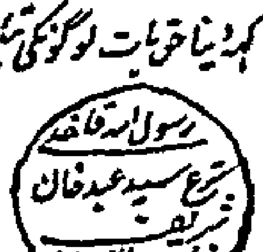
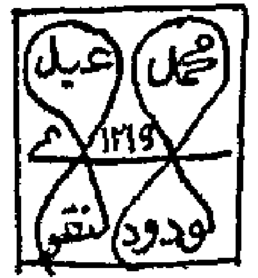
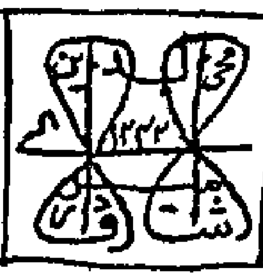
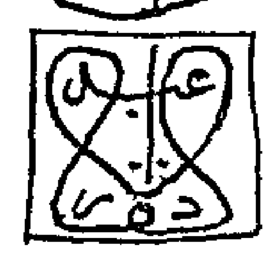
تشنیعه آنرا نقل هر مجلس ساختند و با هر کس و ناکس بمباحثه در آمدند لهذا
علمای مدراس بر بطلان هفوات این کتب اتفاق کرده بتکفیر معتقدین
آن فتوی دادند بحضور فیض معمور جناب مستطاب حامی دین متین رسالت
پناه نواب سراج الامرا عظیم جاه بهادر دام اقباله و نواله و زاد عمره و
اجلاله حاضر شده از خلیفه مسطور مستدعی شدند که یک وثیقه در تقبیح
تقویة الایمان و امثال آن نوشته مهر خود و خلفا بر آن ثبت کرده در
جماعت مسلمین علانیه خواستند تا زبان خاص و عام از تفوه این بامثال
کلمات ناشایسته و مضامین ناپایسته بر بسته گردد و تهمت تعلیم و ترغیب
از شما مرتفع شود ایشان باجابت آن برضا و رغبت پرداخته بتاریخ
هفتم ماه ذیقعده سنه ۱۲۵۱ هجریه نبویه روز پنجشنبه بحضور نواب معلی القاب
و جماعت علما وثیقه متضمن باینکه هر کسی که بر مضامین کتاب تقویة
الایمان و امثال آن که متضمن بتنقیص انبیا و اولیا و مخالف عقاید
اهل سنت و جماعت است معتقد شود کافر گردد و از دایرهٔ اسلام بیرون
گردد و کسیکه توقع رستگاری از عذاب الٰهی دارد او را لازم است
که کتاب مذکور و امثال آن را از خود دور اندازد و از متابعت ائمه
اربعه در عقاید و فقه بیرون نرود نوشته بمهر خود ثبت کرده مهر اکثر خلفای
خود و مهر اکثر گواهی علما بر آن ثبت کنانیدند و چون حسب معهود فردی

آن بعد نماز جمعہ در مسجد جامع دالا جاہی بر منبر ایستادہ قرطاس مذکور را
در دست گرفتہ بحضور جماعہ مسلمین کلماتی گفتند کہ مضمون وثیقہ مطابقت
نداشتند بلکہ بسبب استماع کلمات موحشہ کہ منجملہ آن تعریف و توصیف مولوی
اسماعیل و تمثیل خود با امام حسن کہ با والی شام صلح برای امن خلایق کردند
و اعتراض بر علما کہ چرا تاویل در افراط و تفریط تقویۃ الایمان نکردہ حکم
تکفیر معتقدش نمودند بود رسوخ عقیدہ شان بر مضامین این کتب دانستہ شد
لہذا بکافہ مومنین اعلام دادہ میشود کہ ایمان خود را از دست بدر این فرقہ نگاہ
دارند بلکہ در دام ارادت ایشان نیایند و عاقبت خود را تباہ نسازند و ما
علینا الا البلاغ ترجمہ تابعان شریعت نبوی اور پیروان دین مصطفوی پر
پوشیدہ نرہی جبکہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل دہلوی کی اور
رسالہ ولایت علی عظیم آبادی و خرم علی وغیرہ خلفای سید احمد کے زبان
ہندی سے جو مشتمل نقصان پر شان سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اور انکار
وسیلہ اور شفاعت اس جناب کے اور ہونے پر کچہ عزت کے اس حضرت کو
سوای رسالت کے اور اہانت پر انبیا اور اولیا کے بہت کئی ایک برس اس
ملک میں رواج پائی ہی اور خلفا اور مریدان اور مددگاران مولوی محمد علی
رام پوری خلیفہ سید مذکور کے جو ظاہر حال سے انکی صلاحیت دکہلائی دیتی
تہی اونہیں بدکتابوں کے تئیں دستاویز مضبوط جانکے شغل رکہتی اور بد

باتونکے بیچ انکی مشغلہ ہر مجلس کا بنا دیا اور پھر لایق اور نالایق مین جھگڑا
انہین کا ہوتا رہا اسلئے علمای مدارس نے باطل ہونے پر بیہودہ باتین ان
کتابونکی اتفاق کرکے کفر پر ان باتونکے معتقدونکی فتوی دیا اور حضور فیض
معمور جناب مستطاب حامی دین متین رسالت مآب نواب سراج الامرا عظیم جاہ
بہادر دام اقبالہ و نوالہ و زاد عمرہ و اجلالہ مین حاضر ہوکے محمد علی رامپوری
مذکور سی چاہی کہ ایک دستاویز جو بیان مین ہو برائی تقویۃ الایمان کے اور جو
مانند اسکے ہو لکھکر مہر اپنی اور اپنی خلفا کی اسپر چپکا کر مسلمانونکی جماعت
مین علانیہ پڑہین تا زبان خاص و عام کی ایسی بد باتون سے ان کتابونکی بند ہوئی
چاہیئے اور تہمت تعلیم اور ترغیب کی تمسے دور ہو پس انہونے اپنی رضا و
رغبت سی ساتوین ذیقعدہ روز پنجشنبہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری مین بیچ حضور نواب
معلی القاب کے روبرو جماعت علما کی یک دستاویز اس مضمونکی لکھدی کہ
جو شخص کہ مضامین تقویۃ الایمان اور مضامین مانند ان کتابونکی کہ جسمین
نقصان شان انبیا و اولیا اور مخالف اہل سنت و جماعت کے ہو اعتقاد رکہی
بیشک کافر ہی اور دایرہ اسلام سے باہر اور جو کوی کہ امید چھوٹنی کی عذاب
الہی سے رکہی اوسپر لازم ہی کہ کتاب مذکور اور جو مانند ہو اوسکی اپنی سے
دور رکہی اور متابعت سی حایدون اماموں کی عقاید اور فقہ مین باہر نجاوے
پس انہونے اسی مضمون کی دستاویز لکھ کے مہر اپنی کرکے اور مہرین اپنی

خلفا کی کروا کر اور گواہی علما کی دلوا کے دیدیا اور حسب موافق وعدہ اپنی
کے دوسرے روز نماز جمعہ کے بعد مسجد جامع والا جاہی مین منبر پر کھڑا ہوکے دستاویز
مذکور کو ہاتھہ مین پکڑکے روبرو تمام مسلمانونکے ایسی باتین کہین کہ مضمون
سے اُس دستاویز کے خلاف نہین بلکہ سننے سے وحشی باتین انکی کہ جمین تعریف
اسماعیل دہلوی کی اور تمثیل اپنی حضرت امام حسن رض سے جو والی شام سے صلح
واسطے امن خلایق کے کیا تہا کی اور اعتراض علما پر اسطور سے کہ انہون نے تاویل
کم ور یا دلی مین تقویۃ الایمانکی نکرکے حکم تکفیر کا معتقدین پر اسکے کیون کیا
یہہ معلوم ہوا کہ خوب عقیدہ الحاد ان کتابون پر ہی اسلیئے سب مومنونکو سنایا
جاتا ہی کہ اپنی ایمانکو ہاتھہ سے اس فرقہ کے بچاوین اور دام مریدین انکی
نہ پہنسین اور عاقبت اپنی خراب نکرین ہمیشہ ہی ہمارے واسطے گمراہ پہنچانا یعنی
کہدینا حق بات لوگونکی تئین



محمد شهاب الدین ۱۲۳۰

محمد حسن علی ۱۲۴۰

محمد علی کلیمی ۱۹ ۱۲

محمد سعید سلیمی ۴۴ ۱۲

محمد یعقوب ۱۲۴۶

سید شاه اسمعیل القادر الملتانی

جنگ قادر حسین خان بهادر امیر نواز

شاه فضل الله سید قادری

حکیم عبد القادر

عبد القادر سید قادری

محمد یوسف علیخان سنه ۱۲۲۵

سید محمود

سید مرتضی

عبد الحمید

عبد الوهاب

سید احمد

جمال الدین احمد عفا الله عنه

مواهیر مسطور

جا بجا جو کتاب مذکور بالا میں نسخہ اصل ایک عبارت اسطرحسے ہی معلوم باد کہ چون پیش از شش سال محمد علی رام پوری خلیفہ سید احمد بریلوی وارد مدراس گردیده عقیده فاسده خویش مضمر داشته بجریٔ بانی و طلاقت لسانی طریقہ وعظ آغاز نمود اکثر عوام و بعضی خواص کہ از عقیده فاسده طریقه اش نا واقف بودند نظر بمواعظ و لطایف ملمعه در دام ارادتش واقع گشتند و بعد ازان که چند اعتقادات باطله این فرقه بشیوع رسید علمای مدراس استفتا درین باب کرده اجوبه آن ارقام نمودند تا ملازم پوری مسطور دستخط بگیرند درین اثنا روانگی نامبرده ازینجا صورت بست چونکه دایره کلام وسیع بود در اجوبه مرقومه مناقشات لفظیه

بین العلما واقع گشت و رد و قدح بجانبین تحریر پذیرفت الغرض چون کتب
عقاید فاسده این فرقه که به تنقیص شان سرور عالم صلی الله علیه وسلم و دیگر انبیاء
کرام و اولیای عظام دلالت میدارد مطبوع شده در رسید همه علمای نامدار و فضلای
عالیمقدار آن کتب را ملاحظه کرده حکم به بطلان این عقیده و فساد چنین طریقه
نمودند هرگاه بارشانی رامپوری مسطور در اواخر ماه رمضان ۱۳۰۲ هجریه مقدسه
به بمبئی رسید بعض اهل ارادت او تصور تائیدش این عقیده باطله را آشکارا
کردند و با هر کس و ناکس گفتگو آغاز نمودند و زبان به توصیف و حقیقت آن کتب
دراز ساختند آخر شبی که هشتم ماه شوال از سنه الیه بود مولوی جلال الدین احمد
صاحب که یکی از علمای نامدار مدراس اند اتفاق مباحثه رامپوری مسطور
بخانه اش افتاد که از آن میل وی بر آن کتب باطله یافت شد پس علمای مدراس
رامپوری مذکور را برای مباحثه و مناظره طلبیدند تا فساد کتب مذکوره بر همه
واضح و لائح گردد و مومی الیه طاقت مباحثه در خود نیافته لیت و لعل میکرد
آخر الامر مولوی صاحب موصوف بغره ذیقعده از سال مسطور بعد نماز جمعه در مسجد
جامع والاجاهی قرآن شریف بدست گرفته بر سر منبر علی رؤس الاشهاد
حقیقت بطلان مطالب کتاب مذکوره و صورت مباحثه مذکوره اعلان
فرمودند بعض مریدان رامپوری که از عقیده باطله آنش واقف بودند
باستماع این ماجری از صحبتش انحراف ورزیدند و سر انقیاد از متابعتش

در کشید ندورام پوری بخوف انحراف دیگر مریدان خود برات نامہ موکد بحلف نوشته
بحضور علما عرض کرد چون اکثر از ایشان آنرا مکتفی نداشته وثیقه دیگر طلبیدند حسب
خواهش آنها وثیقه داد آخر بران قیام نورزید وآنچه در دل بود بی اختیار بر زبانش
رسید چنانچه تفصیلش از ذیل این قرطاس مبرهن میشود دیگر باید دانست که رام پوری
مسطور در وقت ترقیم وثیقه اقرار کرده بود که برات نامه را بخدمت علما خواهم
سپرد لیکن آنرا نرسانیده همراه خود برد و بران برات نامه مواهیر و دستخطهای
خلفا و بعض مریدان او ثبت و نیز مهر و دستخط بدر الدوله مفتی و شرف الملک بخشی
سرکار نواب صاحب بطور شهادت بران ثابت چنانچه از ملاحظه نقل النقل برات نامه
که در ذیل ملحق است تفصیل اسامی آنها واضح میشود پس اگر مواهیر و دستخطهای
دیگران دران ثبت باشد آنرا از علمای مدراس نباید شناخت و بجز این برات نامه
اگر محضری ساخته نزد خود داشته باشد آنرا قابل اعتبار نباید انگاشت ترجمه
معلوم ہووے کہ چھہ برس آگے محمد علی رامپوری سید احمد بریلوی کا خلیفہ مدراس مین
وارد ہوا اور اپنی فاسد عقیدہ کو دلمین چھپا کر چرب زبانی اور فصاحت ظاہری
سی وعظ کا طریقہ شروع کیا اکثر عوام اور بعضی خواص لوگ بھی جو اوسکی
بداعتقادی سی ناواقف تھی اسکی مریدی کی دام مین آگئی جب اسکی کتنی ایک
باطل اعتقاد کی باتین لوگو نمین ظاہر ہوئین تب دار العلم مدراس کی علماؤنی
ان باتونکا استفتا بنا کر اسکی جواب لکھی تا اس مولوی رام پوری سی بھی

صحیح سمجھتا ان مسئلون پر لیکن اس قصبہ مین وہ مولوی داخلی روانہ
ہو گیا اور ان دو فرقون کی جواب و سوال مین بسبب درستی کلام کسی طرح کے
منازعت پیدا ہوئی الغرض کتنی دنکی بعد اس فرقہ کے مقتدا کی کتاب جسمین نبی آخر
الزمان صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ کی تنقیص شان اور انبیاء عظام اور اولیاء
کرام کی حقارت کی باتین لکھی ہوئی تہین چھپ کر وہان پہنچی سب علمائے نامدار اور
فضلائے عالیمقدار نے اوس کتابکو دیکھکر اوسکی عقیدہ کو فاسد اور باطل کیا جس وقت
رمضان المبارک کی اخیر ۱۳۰۱ ہجریہ مقدسہ مین وہ رامپوری مولوی آنے
دوبارہ آیا تب بعضی اوسکے مریدون نے اوسکی پردہ کا رکھنے واسطے اپنی باطل
عقیدہ کو ظاہر کیا اور ہر کس و ناکس کے ساتھ گفتگو کرنے لگے اور اس کتاب کی
حقیقت اور توصیف مین اپنی زبان دراز کی آخر الامر ماہ شوال کی آٹھوین
تاریخ سنہ مذکور کو مولوی جمال الدین صاحب کے تئین جو وہان کے نامور علما
مین سے ہین اس رامپوری مولوی کے ساتھ اسی کے گھر مین مباحثہ کا اتفاق پڑا
اور معلوم ہو گیا کہ اس مولوی کا میل اس باطل کتاب کے طرف بیشی لایا بلکہ
طرف بہت ہی ہے اور اسکے عالمون نے مولوی رامپوری کو ظاہر مباحثہ کے
واسطے بلایا تا اس کتاب کا باطل ہونا سب اسکے مریدون پر ظاہر
ہو جاوے لیکن مولوی مذکور نے اپنی ذات مین مباحثہ کی طاقت نہ دیکھکر لیت
ولعل کرنے لگا آخرش ماہ ذیقعدہ کی پہلی تاریخ کو سنہ مذکور مین مولوی علی

صاحب موصوف قرآن شریف اپنی ہاتہہ مین لیکر جامع مسجد والا جاہی مین گیا
سب جماعت مسلمین کے حضور منبر پر چڑہ کے اس کتاب کا باطل ہونا اور مولوی
رام پوری کا مباحثہ کے واسطے بلانا اور اوسکا نہ آنا سب ظاہر کر دیا اس رام پوری
مولوی کے بعضے مرید جو اسکی بد اعتقادی سے نا واقف تہی یہہ حال دیکہکر اوسکی مریدی
سی پہر گئے اور اوسکی بعد اوسی منحرف ہوگئی جب مولوی رام پوری نے جانا کہ میرے
باقی مرید اور بہی پہر جاوینگی تب ایک برات نامہ قسم اور سوگند کا لکہکر علماؤ نکے
خدمت مین بہیجدیا اکثر علماؤن نے اس دستاویز کو کافی نجانکر اوس سے دوسرا وثیقہ نامہ طلب
کیا تب اوسنے دوسرا وثیقہ نامہ بہی لکہکر بہیجا آخر وہ اوسپر بہی قایم نرہا اور جو
اوسکے دلمین تہا بلا اختیار زبان پر آگیا چنانچہ دوسری دستاویز دیکہنی سے معلوم ہوجاویگا
دوسرے جاننا چاہیے کہ رام پوری مذکور نے وثیقہ لکہنی کے وقت اقرار کیا تہا کہ مین
برات نامہ علماؤنکی خدمت مین بہیجونگا لیکن وہ نہ بہیجا اور اپنی ہمراہ لیگیا اس
برات نامہ پر اوسکے بعضے خلفا اور مریدونکی مہر اور دستخط ہی اور جناب مفتی
بدر الدولہ صاحب اور جناب شرف الملک بہادر بخشی سرکار نواب صاحب کے مہرین
بطور شہادت اسپر تہین چنانچہ برات نامہ کی نقل النقل آگے لکہی ہے اسکے
دیکہنی سے لکے نام معلوم ہوجاوینگے اور دوسرے کسیکی مہرین اور دستخط اسپر ہووین
تو اونکو مدراس کے علماؤن مین سی نجاننا چاہیی اور اگر اس برات نامہ کے سوا اور
کچہہ محضر بناکر اپنی پاس رکہہ لیا ہو اوسپر بہی اعتبار نکیا چاہیی

نقل

النقل براءت نامہ مؤکد بحلف بسم اللہ الرحمن الرحیم رَبَّنَا
لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ
اَنْتَ الْوَهَّابُ وصل علی حبیبک الشفیع للحجاب محمد المبعوث بفصل الخطاب
علی آلہ وصحبہ خیر آل واصحاب اما بعد بر علمای مصطفویہ و فضلای شریعت نبویہ مخفی و محجوب
نماند کہ عقیدہ این فقیر سید محمد علی رامپوری و حضرت سید احمد صاحب مرشد فقیر موافق
عقاید جمہور اہل سنت وجماعت و مطابق مرشدان مرشد حضرت شاہ ولی اللہ و
مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہما است پس باید کہ جمیع خلفا و مریدان من برین عقاید
حقہ ثابت قدم باشند و کفی باللہ شہیدا کہ این فقیر معتقد مطالب الفاظ تقویۃ
الایمان وغیرہا کہ خلاف عقاید جمہور اہل سنت وجماعت و مشعر تنقیص شان
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باشند نیست پس ہر کسیکہ از خلفا و مریدان این فقیر
بران اعتقاد دارد ضال و مضل است این چند کلمہ بطریق براءت نامہ بحکم اتقوا
من مواضع التہم نوشتہ مہر و دستخط خود بران ثبت کردہ مواہیر خلفای خود
بران ثبت کنانیدم تا دفع مظنہ گردد و زبان تشنیع احدی دراز نشود تحریر
فی التاریخ پنجم ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

محمد علی	بدر الدولہ	شمشیر جنگ ۱۲ الممالک بہادر	محمد حسین خان ۴ مولوی جلال الدین	زور آور علی خان ۱۲۱۹

حکیم جلال الدین خان — شمس ... خان قاضی ...

ترجمہ حق سبحانہ تعالی کی حمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ
وسلم کی نعت کے بعد سب علمای دیندار اور فضلای شریعت احمد مختار پر مخفی اور

پوشیدہ نہ ہووی کہ اس فقیر سید محمد علی رام پوری کا اور میرے مرشد سید احمد صاحب کا عقاید اہل سنت و جماعت کے موافق اور اپنی مرشدان مرشد شاہ ولی اللہ صاحب اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے اعتقاد کے موافق ہی میرے سب خلفا اور مریدونکو چاہیے کہ اس عقاید حقہ پر ثابت قدم رہیں کفی باللہ شہیدا اور میں جو باتیں کہ تقویۃ الایمان وغیرہ میں جمہور اہل سنت و جماعت کے عقاید کے خلاف اور سرور عالم صلعم کی تنقیص شان میں ہیں اسکا قایل اور معتقد نہیں جو کوئی میری خلفا اور مریدونمیں سے اسپر اعتقاد رکھے وہ خود گمراہ اور دوسرونکو گمراہ کرنیوالا ہی یہہ چند کلمہ الطریق بولت نامہ بحکم حدیث نبوی صلعم کہ بچو مقاموں تہمتوں سے لکھکر مہر و دستخط اپنی اوپر اوسکی ثابت کرکر اور سوا میر خلفا اور مریدون کے کروائی تو گمان واقع ہووے اور کسیکی بد گوئی کی زبان دراز نہو وہی تحریر پانچوین تاریخ ذیقعدہ کی سنہ ۱۲۰۱ہجریہ مقدسہ نقل وثیقہ محمد علی رام پوری یعنی اظہار نامہ ہو الحق المبین بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد سید المرسلین و آل الطاہرین وصحبہ الطیبین اما بعد بر متبعان شریعت غرا و پیروان سنت بیضا مخفی ومحتجب نماند کہ فقیر سید محمد علی رام پوری در نیولا کتاب تقویۃ الایمان را ملاحظہ کردہ ہرگاہ بعض مضامین وعبارت آنرا مخالف مذہب اہل حق واہل سنت وجماعت دید دریافت متیقن گشت کہ ہر کس کہ بران مسایل کتاب کہ متضمن بہ تنقیص شان انبیا و اولیا و مخالف عقاید حقہ اہل سنت است معتقد شود بیشک کافر گردد واز دایرۂ اسلام بیرون رود و کسیکہ توقع رستگاری از عذاب آلہی ارد او را ضرور است

کہ آن کتاب را لشالی آنرا از خود دور انداند و از مشابہت اعتبار نیز کہ عقاید و تقریر آن
نزود لہذا تقریر تردید ساعی ابر خود مع خلفا ثبت کرد اہل علم مدراس نیز مہرہای گواہی
خود ہا بران ثبت کردند بنا برعلی ہذا برای اطلاع جمیع ساکنان نواحی و اطراف در جامع
مسجد وغیرہ اشتہار دادہ میشود زیادہ والسلام علی من اتبع الہدیٰ والصلوۃ والسلام
علی رسول اللہ المصطفےٰ و آلہ و اصحابہ اہل المجد العلی تحریر فی التاریخ ہفتم ذیقعدہ
۱۲۴۱ھ ہجریہ مقدسہ

محمد علی | محمد شہاب الدین | رسول اللہ قاضی شرع سید عیسیٰ خان شریعت خادم

محمد حسن علی | انور علی خان | جنگ بہادر حسین خان بہادر امیر نواز | محمد صبغۃ اللہ عمدۃ العلماء ... عظیم جنگ نواز خان بہادر مفتی شریعت غرا

محمد خادم عالم خان | شرف الممالک بہادر | محمد حسین خان مولوی جلال الدین

ترجمہ سب تعریف ثابت ہی خدا کو کہ وہ پروردگار ہی سب عالم کا اور درود و سلام
اوسکی رسول محمد علیہ السلام پر جو سردار ہین سب پیغمبرونکی اور انکی سب آل اطہار اور
اصحاب طیبین پر ہو حیو اما بعد شریعت غرا کے تابعدار اور سنت بیضا کی پیروی کرنیوالوں
پر مخفی اور پوشیدہ نرہی کہ اس فقیر سید محمد علی رامپوری نے اندنونمین تقویۃ الایمان کی
کتاب دیکھی اسکی بعضی مضمون اور عبارت اہل سنت و جماعت کے مذہب سے مخالف
نظر آئی یقین ہوا کہ جو کوئی مسلمان اس کتاب کے مضمون پر جو انبیا و اولیا کے نقصان
شان اور ہجو اہل سنت و جماعت کے عقاید کے خلاف مین ہی اعتقاد کریگا تو بیشک گمراہ

ہوگا اور اسلام کے دایرہ سی باہر نکل جایگا اب جو کوئی آخرت کی عذاب سے نجات
پانیکی امید رکہتا ہو اوسکو لازم ہی کہ کتاب مذکور کو اور اوسکی مانند اور کتابوں کو
اپنی پاس سے دور پہینکی اور عقاید اور معتقدین ایمہ اربعہ کے متابعت سی باہر نجاوی اگر
فقیر نی اپنی مہر اور اپنی خلفاؤنکی مہر اسکا فتوی پر لگائی اور مدراس کے عالموں نی بہی
اپنی مہریں بطریق گواہی کے یہاں لگائیں اسلیئے یہاں کے اطراف کے سب لوگونکی
اطلاع کیواسطے مسجد جامع میں یہہ اشتہار دیا جاتا ہی اور سلام ہووی اوسپر جو
تابعداری کرے دین اسلام کی اور درود اور سلام ہوجیو اوپر رسول اوسکے کے
کہ برگزیدہ ہی اور اوپر آل و اصحاب اوسکے کے کہ صاحب بزرگی کے اور بلندی کے
ہیں ساتوین تاریخ ذیقعدہ کی سنہ ۱۲۵۱ ہجریہ مقدسہ میں لکہا گیا

نقل

استدعای علما متضمن حکم تکفیر معتقدین مضامین و عبارات تقویۃ الایمان
وغیرہ کہ اصلش نزد مفتی سرکار است علمای مدراس بحضور نواب عظیم جاہ بہادر
مغفور عالی استدعا میکنند کہ نقل اظہار نامہ مولوی سید محمد علی رامپوری مورخہ
امروز با حکم حضور متضمن اینکہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل و رسایل
مولوی ولایت علی وغیرہ کہ درین ملک انتشار یافتہ اند و کلماتی کہ مردمان
بآن تفوہ میکنند و آن ہمہ مشعر و موہم تنقیص شان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
اند جمہور علمای دین ہمہ باطل اند و معتقدان کافر و دوزخی است جابجا مشتہر
شود مرقوم ہفتم ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری مقدسہ محمد ارتضا علی عفی عنہ

باجرا رسید

محمد عبد الودود النقوی محمد حسن علی عفی اللہ عنہ محمد علی کلیمی محمد شہاب الدین
جمال الدین احمد عفی اللہ عنہ الداعی الفقیر الی اللہ صبغۃ اللہ بدر الدولہ کان اللہ
لہ قاضی سید عبد اللہ عبد الوہاب عفی اللہ عنہ دستخط نواب عظیم جاہ مسودہ
حکم از سرکار نویسند ترجمہ مدراس کے علماء نواب عظیم جاہ بہادر مدظلہ العالی
کے حضور مین استدعا کرتے ہین کہ آپکی تاریخ ۱۲ مولوی رام پوری کے اخبار نامہ
کی نقل حضور کے حکم کے ساتھ اشتہار دیا وے اس بات مین کہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی
اسمٰعیل کی اور رسالے مولوی ولایت علی وغیرہ کے جو اس ملک مین منتشر ہوئے
ہین اور جو باتین لوگون کی افواہ مین پڑی ہین اور وہ سب سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم کی نقصان شان مین ہین سب علماء دین کے اجماع سے وہ باطل ہین
اور اونکا معتقد کافر اور دوزخی ہی اور یہ حکم جابجا مشہور کردیوین تاریخ
ساتوین ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجریہ مقدسہ نبی چار روز دستاویز کا مطلب
اسیکے جیسا تہا اسلئے اسکا ترجمہ علحدہ نہین کیا **مسودہ** امروز کہ
تاریخ ہفتم شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجریہ مقدسہ است از پیشگاہ حضور نواب عظیم جاہ
بہادر بکافہ اہل اسلام متعلقہ حکومت مدراس وغیرہ اعلام دادہ میشود کہ
کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمٰعیل و رسایل مولوی ولایت علی وغیرہ کہ
درین ملک انتشار یافتہ اند و کلماتیکہ مردمان بآن تفوہ میکنند و آن ہمہ مشعر و
موہم تنقیص شان سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اند باجماع جمہور علماء دین ہمہ

باطل هستند و معتقد آن کافر و دوزخی است و نقل اظهار نامه مولوی سید محمد علی
رام پوری نیز بآن ملحق است دستخط نواب عظیم جاه بهادر بایه که مفتی بدر الدوله عمده
العلماء بسنه مختلفه حکم مذکورة الصدر را بالحاق نقول اظهار نامه مسطوره و دو درخواست
نامه علماء مورخه امروز بجوامع مساجد مدراس و دیگر جمالک اشتهار دهنده که محمد علی
المشهور بافواه عظیم جاه ۷ ذیقعده سنه ۱۲۰۱ه هجریه مقدسه بعد اشتهار احکام مذکور
فقط در مسجد جامع والاجاهی رام پوری مذکور با وجود نوشتن برات نامه مذکور
و وثیقه مسطوره بعد نماز جمعه هشتم ذیقعده سنه ۱۲۰۱ه هجری برخلاف اظهار و اقرار خود
در مسجد جامع که دران نواب عظیم جاه بهادر هم حاضر بودند بر سر منبر بیان کرد
همچنانکه در اشتهار نامه مشتهره بست و دوم ماه ذیقعده سنه مذکوره مندرج است
لهذا حکمنامه ذیل از سرکار اجرا یافت هو الاحد و احکم الحاکمین حکمنامه
بست و هشتم ذیقعده سنه ۱۲۰۱ه هجری نظر بحکم علماء بتکفیر معتقد کتاب اسماعیل و امثال
آن مورخه هفتم ماه حال که نزد مفتی سرکار است حکم صادر شد که کسانیکه از زیدان و
دوستان محمد علی رام پوری در ملازمی سرکار اند برطرف و ممنوع ابواب سرکار شوند
مگر اینکه توبه صحیحه از بیعت و محبتش که تائید آن کتب مذکوره با وجود نوشته
دادن او بمهر و دستخط خود هفتم ماه حال عقیده خویش موافق عقیده علماء موصوف
امروز علانیه در مسجد جامع ثابت شده نمایند دستخط چاکر شرع محمدی غلام محمد علی
المشهور بافواه عظیم جاه بهادر بتنبیه معلوم ہووے کہ بعد اس فتوی کے بعضے

بنگالی مولویوں نے غیر واجبی سمجھکر پہر ایک کاغذ کلکتہ مین اسمضمون کا بنایا
کہ تقویۃ الایمان کی کتاب موافق اعتقاد اہل سنت وجماعت کے ہی پہر جب وہ کاغذ مدراس
مین پہنچی تب اسکے لئے ایک رسالہ خیر الزاد لیوم المعاد لکہا گیا اور اوسمین بجنسہ پانچ مقام
کی عبارت تقویۃ الایمانکی جو مخالف اہل سنت وجماعت کے اعتقاد کے ہی نقل
ہوئی اور دلایل قوی سے مردود کی گئے اور وہ رسالہ چہاپا گیا اور کلکتہ کو بہیجا
تب وہان سب عالمونکو ان لوگونکا فریب اور جعل سازی معلوم ہوگئی اور اس
رسالہ کا خلاصہ سراج الہدایت مین موجود ہی پس اب مسلمانونکو لازم ہی کہ اس فرقہ
اسماعیلیہ کے دین جدید سے اجتناب کرین اور ہرگز ہرگز مضامین تقویۃ الایمان
وغیرہ پر اعتماد نکرین کہ بیشک اوسمین انکار شفاعت رسول اللہ صلعم وغیرہ کا
پایا جاتا ہی جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور آگے اختیار ہی وما علینا
الا البلاغ ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت، کافی نہیں نادان کو دفتر
نہ رسالہ **اور اب باب مین** بیان ہوتا ہی رسالہ اظہار الحق کا کہ جسمین
حضرت سید محمد حسیب پاشا والی ریاست جدہ دام اقبالہ کا شقہ خاص مع
ہندی ترجمہ اور جمیع علمای مکہ اور مدرسین اور چارون مذہب کے مفتیون کی
مہر و دستخط سی مزین وہابیہ بدعتی کے اخراج پانیکے باب مین ایک محضر
ہی تاریخ ۲۵ رمضان کی سنہ ۱۲۶۱ ہجریہ مقدسہ کو معمورہ بمبئی مین مفتی سید
عبد الفتاح المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی نے بانی مجمع الاخبار کے اہتمام

چھپوایا ہی کہ مرزا مذکور اسکو ہی ساتھہ لیتی آئی ہین اور شروع رسالہ مذکورہ کا

اسطرح سے ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم قولہ تعالے وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ

والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد وصلوۃ کے سب مومنان

دیندار اور پیروان حضرت نبی مختار صلے اللہ علیہ وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار

پر ظاہر ہووے کہ جو کچہہ سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ کے شعبان کی بارہوین تاریخ سے کہ مجمع الاخبار

مبنئی مین چہاپا گیا تہا کہ اٹہارہوین تاریخ جمادی الآخری سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ کو پانچ نفر

وہابیوں کی پیشوا سزای سخت پاکر مکہ معظمہ سے اخراج پائی اور یہہ تعذیر و اخراج

موافق احکام شرع متین کے ہوا تہا لیکن بعضے اس زمرہ کے لوگ ہندوستانین

خصوص اس شہر مین انکو مظلوم سمجہتی تہے اور مکی کے علما اور حکام پر طعن کرتی

اور کہتی تہے کہ انکو بی حجت شرعی اخراج کیا ہی اور اسیطرح مدراس مین بہی ان

لوگون نے بہت سر اوٹہایا تہا یہانتک کہ وہان کے نواب مستطاب اعظم جاہ بہادر

دام اقبالہ نے سب علمائی دیندار کے اتفاق سے اس فرقی کے لوگونکو اہل

سنت وجماعت کی مسجدونمین آنے اور مسلمانونکے مقبرونمین اونکے

مردی مدفون کرنیکے لئی منع کردیا تہا اور جب جناب قاضی الملک صبغۃ اللہ

صاحب سال گذشتہ کو حرمین الشریفین کی زیارت کو گئی تہے تب حضرت

حسیب پاشا حاکم مکہ معظمہ کے دار القضا سکہ دفترخانی سے ان پانچون

مخرجین کے اخراج کی حقیقت حضور باشا سے طلب کی تہی چنانچہ یہ سب احوال
جمادی الاولی کی چھبیسوین تاریخ سنہ ۱۲۶۶ ہجریہ کے چہپی ہوئی مجمع الاخبار مین
داخلی دستاویزوں کے ساتہہ مندرج ہی بلکہ جلد سابع مجمع الاخبار مین
اور تحفہ محمدیہ کے ایک سو ستروین صفحہ پر تمام اونہین کی حقیقت اور
دستاویز اور علمائی ہند و عرب کے فتوی لکہی ہین اور محمود علی بریلوی نے
جو ان مخرجین مین پانچوان شخص تہا اور بعد محاکمہ کے گرفتار ہوا تہا ایک
جہوٹا محضر اس ملک کے لوگونکو ٹہگنی کے لئے بنایا تہا اور اوسکی ساتہہ
جو جواب و سوال اوسکے مشہود حکام کے باب مین ہمارے ساتہہ ہوئے تہے سب کے
سب مجمع الاخبار سے ظاہر ہین اور اس نقل محضر مین چار شخصون کے
نام اسیواسطے لکہی ہین کہ اسوقت محاکمہ کی مجلس مین چار ہی شخص
گرفتار ہوئے تہے اور محمود علی بریلوی اونکے بعد مبتلا ہوا چنانچہ حضرت
حبیب باشا کے رقعہ مین پانچ نفر مذکور ہین اور مولوی رجب علی لکہنوی
مہتمم سابق سلطان الاخبار کے انکار اور زبان درازیونکا جواب
شافی بتوضیح تمام مجمع الاخبار کے جلد سابع مین مذکور ہو چکے ہین لیکن
ان دونو مین مجدداً اوسواسطے دفع اوہام مفسدین کے جن سے دیندار لوگون کے
دلونمین خلجان سا باقی رہگیا ہی ایک فرمان واجب الاطاعت والاذعان
جو حضرت حبیب باشا نے اپنی مہر خاص سے جناب قاضی الملک صفحۂ

صاحب مفتی سرکار نواب صاحب کرناتک کے نام سے مورخہ پندرہوین ۱۵
شوال سنہ ۱۲۶۶ ہجریہ کو بہیجا تہا اور اوسکے ساتہہ ایک محضر نقل دفتر خاص
شریف مکہ معظمہ مستجل بمہر جمیع علما و عظامی مکہ معظمہ از چارون مذہبون
کے مفتیون اور مدرسون کی مہرون کے ساتہہ مزین ہو اتہا یہ دونو
دستاویز معتبر اصل صحیح مہر وکنی جناب حاجی الحرمین الشریفین مرزا
حسین بخش شہزادہ دہلی تاریخ ۱۷ شعبان سنہ ۱۲ ہجریہ مقدسہ کو مکہ معظمہ
سی اس معمورہ مینی مین لائے اور جناب حضرت شریعت پناہ فضیلت
دستگاہ حامی دین سید المرسلین حضرت قاضی شہاب الدین صاحب
مہدی کے حسن سعی سے وہ اصل محضر مع نقل یہان کے سب علمای دیندار
کی نظر سے گذرا چنانچہ یہان کے علما اور طلبا نے اسی دیکہکر اس نقل
کی صحت پر اپنی مہرین اور دستخط کردیئے اور جناب حضرت شیخ صالح
میرداد نے کہ جنکے فرزند عبد اللہ بن شیخ صالح میرداد شیخ الخطبا اور
حنفی مذہب کے بڑے مفتی مکہ مین ہین اور سبکے اول اصل محضر مین تہین
کی مہر ہی انہون نے بہی اپنی مہر و دستخط اس نقل مطابق اصل پر کردیئے ہین
چنانچہ اصل محضر پر پندرہ مہرین اور دستخط مکہ کے علماؤن کے ہین اور
نقل مطابق اصل پر بہی یہان کے گیارہ علما اور طلبا نے اصل کے ساتہہ مقابلہ
کرکے اپنی مہر و دستخط کردی ہی اب ہمنی اپنی سعادت دارین سمجہکے

اوسکو چہیوا دیں اور جاری مجمع الاخبار کے ساتہہ سب مسلمانونکو ہند و دکہن وغیرہ سے بہیجوا دیں تا فایدہ عام ہووے اور جسکے دلمین کچہہ شک شبہ باقی ہو سو بہی رفع ہو جاوے وما توفیقی الا باللہ نقل مطابق

اصل الی حضرۃ فخر العلماء العاملین وعمدۃ اہل الاحادیث و المفسرین الشیخ صبغۃ اللہ مفتی مدراس سلمہ اللہ تعالی امین بعد السلام لایخفاکم ان جنابکم سالتمونا عن اسباب تسفیر ونفی الجماعۃ انفار العلماء الہنود من مکۃ المکرمۃ فالسبب فی ذلک الامور المخالفۃ الی الشریعۃ المطہرۃ المحمدیۃ ومخالفۃ الاحادیث الشریفۃ النبویۃ واثباۃ ذلک علیہم بحضور کافۃ العلماء والمفاتی بمکۃ المشرفۃ ومن حیث ان جنابکم علی الاسباب الموجبۃ فالقادم لکم اعلام بما سار من طرف جمہور العلماء بمکۃ المکرمۃ وجمہور یا بہارہم اطلاعکم علیہ کفایۃ ومنہ یتضح لکم کامل ما صار منہم دواجب الحال الی نفیہم وتسفیرہم یکون معلومکم ذو ختم بتحریرہ السلام فی شوال سنہ ۱۲۸۲ والی ریاست جدہ (السید محمد الحبیب) قد قوبل باصلہ فالنقل

صحیح کتبہ خادم الطلبۃ القاضی شہاب الدین المہری عفی عنہ (خادم العلماء شہاب الدین قا[ضی])

بسم اللہ والحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وبعد فالنقل المصدر مطابق لاصلہ ومن قابلہ وجدہ مطابقا لہ لفظا بلفظ حرفا بحرف خویدم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ آمین

آمین یارب الارباب | الحافظ محمد یونس | ہذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ شیخ
چنیل قاضی الصدر عفی عنہ ۱۲ قد تقابل بالاصل و ہذا النقل مطابق الاصل
وانا الاقل ابراہیم البغدادی | سلام علی ابراہیم | حامدا ومصلیا ومسلما
ہذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح الحسینی القادری
المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ | الراجی الی رحمۃ اللہ الباری مفتی سید عبد الفتاح القادری
الحمد للہ اظہر الحق وابطل الباطل والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ہذا النقل وجدتہ مطابقا لاصلہ کتبہ خادم الطلبۃ عبد
القادر جیتیکر عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد
وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فقد قابلت ہذا النقل مع اصلہ فوجدتہ
مطابقا لاصلہ کتبہ خادم الطلبۃ العبد الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی محمد علی الحافظ
عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین

حضرت حبیب پاشا کے رقعہ کا ترجمہ

حضرت فخر العلماء العاملین وعمدۃ اہل الاحادیث و
المفسرین الشیخ صبغۃ اللہ مفتی مدراس سلمہ اللہ تعالیٰ آمین بعد سلام کے ظاہر ہووے
کہ آپنے مکہ معظمہ سے پانچ نفر ہندی علماؤں کے اخراج کرنے اور نکال دینے کا
سبب ہم سے پوچھا تہا سو یوں کہ ہی کہ اونپر تمام علما کی اور خصوص چاروں
مذہبوں کے مفتیوں کے حضور میں ثابت ہو چکا کہ وے شریعت مطہرہ محمدیہ سے
پہر گئی ہیں اور اکثر احادیث شریفہ نبویہ کے مخالفت کرتے ہیں اور جبکہ انکو

اونکے تنخالدینی کا سبب دریافت کرنا منظور ہی اسلیئے یہ محضر جو
آپکے پاس آتا ہی کہ جسپر مکہ معظمہ کے جمہور علما کی دستخط اور مہرین ہین
اوس سے جو کچھ احوال اونکے روبرو گذرا ہی سو سب کا سب آپکو روشن ہوگا
اور اوس سے آپکے دلکی تشفی ہوجائیگی اور جو جو حرکتین اونسے ظہور مین
آئین تھین سو سبکی سب آپکو کالعیان ہوجائیگی والسلام خیر ختام تاریخ
بندرہوین شوال سنہ ۱۲۶۲ ہجریہ السید حسیب محمد والی ریاست جدہ **نقل**
مطابق اصل بسم اللہ الرحمن الرحیم حمد المن جعل العلماء لاہل
الضلالۃ قامعین وطہر البلدۃ المکرمۃ عنہم بسعادت صدر الوزراء الکاملین
وصلوۃ وسلاما علی من وضح الشریعۃ والطریقۃ القاتل اہل البدع شر الخلق
والخلیقۃ وبعد فہذہ مضبطۃ مرتبۃ محررۃ مرعیۃ مضمونہا انہ لما کان یوم الثلاثا
المبارک فی شہر جمادی الاولی سنۃ ۱۲۶۲ المعد لحل المشکلات وکشف المعضلات
اذم ذلک المولی تعالی وتبارک بمجلس سعادۃ حضرت الوزیر المعظم والمشیر
المفخم شیخ الحرم المحترم والی جدۃ العامرۃ وایالتہا افندینا الحاج السید محمد
حسیب باشا بلغہ اللہ تعالی من الخیرات ما شاء امین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وبحضرۃ العلماء الفخام ذوی المجد والاحترام
الواضعین اسمائہم واختامہم فیہ فغب ان احتفل المجلس بمن ذکر لسماع
ما سیرد من الدعاوی فی ذلک الیوم علی ما اقتضتہ ارادۃ الوزیر المشار .

فيما سطر لاجل اظهار العدل والانصاف وازالة الجور والاعتساف
حضر الشيخ عبد القادر الهندي النقشبندي وانهى الى سعادت الوزير والمشار
اليه بان بمكة المشرفة جماعة من الهنود ممن زاعموا العلم وتعليمه على مدى الايام
وتصدروا في المسجد الحرام وظنوا انهم تعلقوا بسعد السعود وهم الشيخ محمد مراد
مفتي بنغاله سابقا والشيخ عبد اللطيف اللكهنوي والشيخ محمد دهلوي والشيخ
عبد الرحمن البنارسي وليسوا في الحقيقة على شيء من العلم النافع حيث
انهم ضلوا واضلوا واوصلوا الى طريق الخذلان الشاسع فمن ضلالهم و
اضلالهم انهم ينكرون صحة الاربعة المذاهب ويحثون العامة على عدم تقليد
احد منهم ويرشدونهم الى طريق المتاعب وينكرون شفاعة النبي صلى الله
عليه وسلم والتوسل به وينكرون ايضا كرامات الاولياء ويمنعون العامة عن
القراءة والنظر في كتب علماء المذاهب الاربعة حتى ان البعض من المذكورين
ترك كتب المذاهب ونصبوا انفسهم لقراءة الحديث في مسجد الحرام الشريف
مع جهلهم بالاصول ومصطلح الحديث ولم يزالوا يبحثون في اللفظ و
يصرفون المعنى الى مقتضى رايهم الفاسدة وبدعهم الكاسدة فاوقعوا
كثيرا من العامة في هذا الضلال وتمكنت البدع في نفوسهم من غير شك
ولا محال فعقب الانهاء المذكور احضر المبتدعون المذكورون بامر من السادة
المشير المشار اليه وفوض امرهم لحاكم شرع الشريف والعلماء الحاضرين

بالمجلس اللطيف فطلب الحاكم الشرعي من المفتي المذكور اعادة ما انهاه
بحضرتهم وتصدر وسواه عليهم على طبق الوجه الشرعي المرضي فبعد ايراده
واتفاق العلماء المذكورين على قبولها وتوجيهها على المبتدعين الحاضرين
فشل منهم الجواب فحين علموا ان القول قد حق عليهم وليس لهم منه فرارا
فنادسهم سوى الانكار رفت انكارهم طلب البينة من المفتي المدعي المذكور
فاحضر المكرمين السيد حسن الهندي النقشبندي والشيخ عبد الرحمن الكشميري
تلاميذ مولانا العارف بالله تعالى والدال عليه الشيخ محمد جان النقشبندي فشهد
عليهم كل واحد منهم بمفرده طبق الدعوى المذكورة مع اعتبار ما يجب
اعتباره ثم زكى الشاهدان وعدلا وظهر لاهل المجلس صيانتهما وتمسكهما بطريق
اهل الله وانهما ليسا من اهل الاعراض ولا ممن تاخذهم الحمية الجاهلية برزت
الفتوى الشريفة بتعزير المبتدعين المذكورين بما يليق بهم الزاجر لهم ولا
مثالهم عن ارتكاب مثل حالهم وراوا ان حبسهم ثم نفيهم عن بلاد الحرمين
لازالة هذا الفساد وراحة العباد خصوصا في حرم الله اشرف بلاد وحكم
الحاكم الشرعي عليهم بذلك ونفذه مولانا الوزير المشار اليه بيده ان
ايد العلماء الافرون المذكورون وارتضيه حيث كان موافقا للوجه
الشرعي والطريق المرضي وقد جاء اولا في نظر سعادت افندينا المشار اليه
قتلهم سياسة منه حيث انهم سعوا في الارض بالفساد ولا شك ان فساد

الدين اعظم من فساد الدنيا لاسيما وقد تكرر هذا الامر من بعضهم مرارا
ووصلوا الى حضرة السعادة امير مكة المشرفة والى حضرت القاضي في
المحكمة في السنين الماضية وانكروا وثبت ذلك عليهم واستتابهم حضرة
سعادت الامير والقاضي لما رفع ذلك اليهما فتابوا لاجل ان لا يعاقبوا
ولم يرجعوا في الحقيقة عن شئ مما هم عليه من هذا الضلال والاضلال لكن
حضرة السعادة افندينا المشار اليه صرف نظره عن قتلهم لئلا يظن مقلدوهم
انهم على حق وانهم ثبتوا عليه حتى قتلوا لثباتهم على الدين الحق كما ثبت
التابعون رضي الله عنهم في زمن السابق فحبسهم مدة ثم نفاهم الى ديارهم و
بحلول هذه العقوبة بهم ذكر انطفات نار الفتنة وخمدت بعد ان كانت
في هذه البلدة المطهرة قد انتشرت والحمد لله على كل حال ونعوذ بالله من
احوال اهل الضلال وصلى الله على خير خلقه محمد وعلى آله واصحابه اجمعين
شيخ الخطباء والائمة عبد الله بن محمد صالح ميرداد (عبد الله ابن الشيخ محمد صالح ميرداد) الفقير الى
رب العباد محمد بن يحيى الحنبلي مفتي الحنابلة بمكة (الواثق بالله العلي محمد بن يحيى امام الحنابلة) الفقير الى الله
تعالى احمد بن محمد الدمياطي مفتي الشافعية بمكة (عبده احمد الدمياطي) الواثق
بربه المتعال صديق ابن عبد الرحمن كمال الحنفي المدرس بالمسجد الحرام (الواثق بالله صديق كمال)
الحاضر في المجلس المذكور الشيخ الحسن المدرس في الحرم الشريف المهاجر
الكاشاني النقشبندي (المذنب حسن) الواثق بحبل الله الغني عبده عبد الرحمن

ابن ابوبکر عبد الغنی المدرس بالحرم الشریف المکی [عبد الرحمن بن ابی بکر عبد الغنی] عبدہ المجید
ابراہیم بن محمد سعید [عبدہ ابراہیم محمد سعید] قد حضر مجلس ہذا المرقوم شیخ المدرسین بالمسجد
الحرام جمال ابن عبد اللہ شیخ عمر المکی [عبد الراجی سرہ جمال ابن الامام عبد اللہ] الحاضر فی المجلس المذکور علی
بن عبد اللہ نائب الحرم الشریف [عبدہ علی نائب الحرم] صدق بما فیہ محل جبر طاہر بن المفضل
[طاہر بن مفضل] الحاضر فی المجلس المذکور الواثق بحبل اللہ السید محمد حسین الحنفی المدرس
حرم شریف [محمد حسین دست بابان] الواثق بحبل اللہ المدرس فی الحرم الشریف علی بن
محمد من علماء الحنفی [شکری علی] عبد ربہ المجید سعید بن حسین قاضی زادہ من
علماء الشافعیہ [عبدہ سید شہید] الحاضر فی المسجد المذکور المدرس فی الحرم الشریف
من علماء الاحناف [السید محمد امام رانعی] لقد قابلنا ہذا النقل المعدد باصلہ
فوجدناہ مطابقاً فکتبنا اسمائنا شاہدین علی صحۃ ہذا النقل ومطابقتہ
للاصل وکفی باللہ شہیدا حرر فی السابع والعشرین من شہر شعبان المعظم
سنہ ۱۲۶۷ من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ تحریرہ
بمثلہ قابلت ہذا باصلہ وانا خادم الطلبہ القاضی شہاب الدین
المہری عفی اللہ عنہ [خادم العلمائی شہاب الدین قا] ہذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم
الطلبہ شیخ علی جیسل قاضی الصدر عفی اللہ عنہ ہذا النقل مطابق لاصلہ
کتبہ خادم الطلبہ مولوی محمد اکبر کشمیری عفی عنہ [رضوان من اللہ اکبر] الحمد للہ
ان ہذا النقل مطابق للاصل من غیر شک والافتراق فالیقین وکتبہ بقلمہ

محمد صالح بن سلیمان میرداد عفی اللہ عنہما و المسلمین آمین | المفتی بحرالحرام محمد صالح بن سلیمان میرداد
الحمد للہ عز شانہ وجدناہ مقابلا و مطابقا للاصل کتبہ غلام محی الدین
الہندوستانی [غلام محی الدین عفی عنہ] بسم اللہ و الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علی
سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین و بعد ق النقل المصدر باصلہ و وجدہ
مطابقا لہ خویدم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنہ و عن والدیہ الوہاب
آمین یارب الارباب [الحافظ محمد یونس] الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علی رسولہ
محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد فقد قابلت ہذا النقل مع اصلہ فوجدتہ
مطابقا لہ کتبہ خادم الطلبہ العبد الراجی الی رحمۃ اللہ الغنی محمد علی الحافظ
عفی اللہ عنہ و عن والدیہ آمین ۂ الحمد للہ اظہر الحق و ابطل الباطل و الصلوۃ
و السلام علی رسولہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین ہذا النقل وجدتہ مطابقا لاصلہ
کتبہ خادم الطلاب عبد القادر جتیکر عفی اللہ عنہ و عن والدیہ ۂ ہذا النقل
مطابق الاصل کتبہ خادم العلما ابراہیم البغدادی القادری | [اسلام علی ابراہیم]
ہذا النقل طبق اصلہ المنقول عنہ کتبہ الحقیر عبد اللطیف بن ابراہیم
[عبد اللطیف بن ابراہیم عبد الرزاق] حامدا و مصلیا و مسلما ہذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ
خادم الطلاب سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی
گلشن آبادی عفی اللہ عنہ و عن والدیہ [الراجی الی رحمۃ الباری مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری] **محضر کا**
ہندی خلاصہ ترجمہ بعد حمد و صلوۃ کے یہ محضر ہے اس بات کا

کہ مسئلے کے دن ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ مقدسہ میں جو مقدمے
فیصل کرنیکے لیئے مقرر تہا اوسدن حضرت وزیر معظم شیخ الحرم المحترم
جدہ کے ریاست کے حاکم افندینا حاجی سید محمد حسیب پاشا دظلہ العالی کی
مجلس بڑے بڑے علما کے حضور میں کہ جنکے نام اور مہریں اس محضر کے
دامن میں مرقوم ہیں منعقد ہوئی تہی تاکہ وزیر معظم الیہ کی خواہش اور ارادے
موجب جو جو مقدمے اوسدن وارد ہوں سو اظہار عدل و انصاف اور دفع
جور و احقاق حق کے لیئے سنے جاویں اور فیصلہ پاویں غرض جب ایسی مجلس
ہبی تب شیخ عبد القادر نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت میں آکے عرض
کی کہ مکہ معظمہ میں ہندوستانیونکی ایک جماعت ہی کہ جنہوں نے علم و تعلیم
کے جاری کرنیکا شیوہ اختیار کیا ہی اور مسجد حرام میں اکثر صدر نشین
بنتے ہیں اور اونکا گمان یہہ ہی کہ ہمنے طریق حق کو پکڑ لیا ہی انکے نام یہہ
ہیں محمد مراد جو سابق میں بنگالے کا مفتی تہا اور عبد اللطیف لکہنوی
اور شیخ محمد دہلوی اور عبد الرحمن بنارسی اور حالانکہ حقیقت میں انمیں نے
کسیکو ایسا علم نہیں کہ جس سے مسلمانونکو فیض حاصل ہو چونکہ وہ آپ ہی
گمراہ ہیں اور انہوں نے کئی اور وں کو بہی بے راہ کر دیا ہی سو انکی گمراہیوں سے
ایک تو یہہ ہی کہ وے اہل سنت و جماعت کے چاروں مذہب کی صحت کا
انکار کرتے ہیں اور عوام کو رغبت دیتے ہیں کہ اون چاروں میں سے کسی کی

تقلید نکریں بلکہ جو لوگ اون مذہبون پر ہین اونکو پھیر کر بد راہ کردیتی ہیںا
اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا اور اونسے وسیلہ پکڑنیکا
انکار کرتے ہیں اور اولیاء اللہ قدس سرہم العزیز کی کرامات کا بھی انکار
کرتے ہیں اور چارون مذہب کے علما کی کتابین پڑھنی اور دیکھنے سے
عوام کو منع کرتے ہیں یہانتک کہ ان مدعیون نے چارون مذہب کی کتابیں
چھوڑدیں اور مسجد حرام میں اپنی واسطے علم حدیث پڑھنی کا منصب
اختیار کرلیا باوجود اسکے اصول اور اصطلاحات حدیث سے بالکل جاہل
ہیں اور ہمیشہ حدیث کے لفظ اور معنی کو اپنی اغراض فاسدہ بموجب
پھرا لیتے ہیں اور ان سبب بہت سے عوام کو اس گمراہی کے دام میں گرفتار
کردیا ہی اور یہہ عقاید فاسدہ انکے دلونمین نہایت مضبوط بیٹھ گئی
ہیں جب شیخ عبدالقادر نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت میں یہہ
گذارش کی تب اونکی امر عالی بموجب اون مدعیونکو حاضر کیا اور انکا
مقدمہ حاکم شرع شریف اور علمائے حاضرین مجلس لطیف کی طرف سونپا گیا
تب حاکم شرعی نے مدعی مذکور کو حکم کیا کہ اپنی دعویکو ان مدعیون کے
حضور پھر کہی چنانچہ وہی دعوی شرع شریف کے موافق اونپر پھر کیا گیا
غرض جب دعوا پورا ہوا اور سب علمائی حاضرین کے اتفاق سے ثابت
ہوا کہ یہہ دعوی شرعا قبول ہی اور ان حاضر مدعیون پر متوجہ ہوتا ہی

تب اونسی جواب مانگا گیا جب ان بدعتیون نے دیکہا کہ اب تو ہمپر مشکل
آئی ہی کہ جسمین سے بہاگ نکلنی کو رستہ نہین تب سوائی انکار کے انکو کوئی
راہ نہ سوجہی تب بعد انکے انکار کے مذکور سے گواہ مانگے گئے تب آؤ شی اپنے
سید حسن نقشبندی اور عبدالرحمن کشمیری جو عارف باللہ تعالے مولنا
شیخ محمد جان نقشبندی کے مرید ہین انکو حاضر کیا اور اونمین سے ہریک نے
جمیع شرایط شرعیہ کی رعایت کرکے مطابق دعوۂ مذکورہ کے گواہی دی
اوس کے پیچہے اون دونو گواہونکو تزکیہ کرکے انکی عدالت ثابت کی گئی
اور اہل مجلس پر ظاہر ہوا کہ یہ دونو پرہیزگار آدمی ہین اور نیک لوگونکی
طریقہ پر قایم ہین اور اس بات مین انکو کوئی غرض دنیوی نہین ہی اور کسیکا
کوئی کینہ عداوت نہین تب علمائی حاضرین کے اتفاق سے یون فتوی
صادر ہوا کہ انپر ایسی تعزیر جاری کیا چاہئی کہ جو ان بدعتیونکے لایق ہو
اور اوس سے انکو اور انکے ہم مذہب کے لوگونکو اتنی عبرت ہو کہ پہر انکی
چال نہ چلین تب اون علمائی مذکور کو یون نظر آیا کہ انکو ایکمدت تک
قید رکہکے اس بلاد مکرمہ سے نکالدینا اس فساد کی دفع کرنیکے لیے اور
اللہ کے بندونکو انکے دام فریب سی چہڑانیکے لیے خصوصا حرم محترم مین
بہت مناسب ہی تب اوسی موجب حکم شرع نے انپر حکم کیا اور جب
علمائے حاضرین نے دیکہا کہ وہ شرع شریف کے مطابق ہی تب اوسکو پسند کیا

اوسکے بعد مولنا وزیر معظم الیہ نے اوسکو قایم اور بحال رکھہ کے جاری فرمایا بلکہ
پہلے تو وزیر معظم الیہ کی نظر فیض اثر مین یون آیا تہا کہ انکو سیاستہ قتل کیا جاے
انکے ہونیسے دنیا مین فساد برپا ہی اور بیشک فساد دینی فساد دنیوی سے بہت
برا ہی خصوصا ان بدعتیونمین سے بعضون نے کئی بار آگے بہی ایسی حرکتین
کی تہین اور جناب امیر مکہ مشرفہ کی مجلس اور حضرت قاضی شریعت غرا کے
محکمہ مین گذری ہوے برسون مین بارہا آچکے تہے اور انکے انکار کے بعد گواہون
سی یہ باتین انپر ثابت ہو چکی تہین اور جناب امیر اور قاضی نے یہہ باتین
سنکر انسے توبہ لی لی تہی ان بدعتیون نے اپنی تئین تعزیر شرعی سے بچانیکی
لیۓ ظاہرا توبہ کی تہی اور حقیقت مین تو اپنی عقاید فاسدہ سے کچہہ ہی
رجوع نکیا تہا تو بہی جناب وزیر معظم الیہ نے انکے قتل کرنیسے درگذر کیا تاکہ انکی
پیروی کرنیوالے یون نہ گمان کرین کہ وی حق پر تہے اور ایسے ثابت قدم
رہی کہ بزرگان تابعین کے جیسے اپنی جان تک بہی دریغ نکیا اسلئے وزیر
معظم الیہ نے انکو مدت تک قید رکہا اور پہر انکو اخراج کرکے انکے ملک کو
بہیجا اور اس سیاست و تعزیر کے سبب سے جو آتش فتنہ و فساد کی اوس
بلدہ مطہرہ مین بہڑک گئی تہی سو بالکل بجہہ گئی و الحمد للہ علی کل حال و نعوذ
باللہ من احوال اہل الضلال و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و اصحابہ
خیر صحب و آل اما خاتمہ جانا چاہیئے کہ خاتمہ مین ذکر ہی اون خطوط کا

کہ فضلای مکہ معظمہ نے بعد اخراج حسن فرقہ وہابیہ کے اپنی اپنی یاروں اور شناسانوں
بطریق مبارکبادی کی اشتہار کے لکھی ہے سو وہ یہ ہین پہلا خط خاص مکہ شرفہ
کے پاشا کے دیوان محمد جعفر ترکی کے ہاتھہ کا لکہا ہوا مورخہ ۱۹ جمادی الثانی
سنہ ۱۲۹۵ ہجری مقدسہ کا کہ واسطے اشتہار کے معہود ہ مبئی مین بہیجا گیا تہا کہ جس
عبارت نقل اوسکی کی بجنسہ یہان لکھی جاتی ہی پہلا فقرہ و نخبرکم ان کبار ذوات
افندینا حبسہم و خرجہم من المکۃ بصیر معلومکم ـ دوسرا فقرہ و نعرفکم من خصوص
الوہابیات الذی عرفناکم اعلاہ لانہ الباشا حبسہم و خرجہم من الحرمین
الشریفین فانتم سوّوا واحد ورقۃ بصیر طبعہ فی چھاپہ خانہ حق المبئی ویکون
فی الاوراق اسمہم المخرجین من ارض الحجاز مولوی عبد اللطیف لکہنوی
مولوی عبد الرحمن بنارسی مولوی محمد سہارنپوری و مفتی بنگالہ محمد مراد و
مولوی محمود علی بریلوی خرجہم مع عیالہم اولادہم طبعوہ فی باشاب ارسلوہ
فی الہند لاجل عبرۃ وہابیات حق الہند کما مول جملۃ علما ربان اہل المکۃ
وکبار الحکام و افندینا الکبیر والصغیر لازم لازم علیکم اجراء الامر ہذا
علی العجلۃ لاجل اشتہارہ فی الہند و اطرافہ الیہ یجزیکم خیر الجزا و طول
عمرکم والسلام ـــ خلاصہ ترجمہ ہم تمکو وہابیوں کے احوال میں یوں
لکھتے ہین کہ ہمارے پاشا نے اون لوگونکو جنبہ کی قید ڈالا اور حرمین شریفین سے
شہر بدر کیا اب تمکو لازم ہی کہ ایک ورق پر انکا احوال لکھوا کر مبئی

59

چھاپہ خانہ مین چھپوا دو اور جن لوگونکو اس حجاز کے ملک سی نکالدیا ہی وہ انکے
نام یہہ ہین مولوی عبد اللطیف لکھنوی مولوی عبد الرحمن بنارسی مولوی محمد
سہارنپوری مفتی بنگالہ محمد مراد محمود علی بریلوی ان سبہونکو انکی اولاد اور سمیت
نکالدیا ہی اسلیئے تم چھپواکر وہ اشتہار ہندوستان مین بھجواؤ تا ہند کے
وہابیونکو عبرت اور خوف پیدا ہووے اور اہل مکہ سب علماء اور حاکم اور
ہماری بڑی پاشا اور چھوٹے پاشا کو تمسے یہی امید ہی اور تمپر یہہ کام بجالانا
لازم ہی جلدی اسکا اشتہار ہند مین اور اوسکی اطراف مین بھجوادو
اللہ تعالی تمکو بڑا ثواب دیوے اور تمہاری عمر کو دراز کری والسلام ٭ خط
دوسرا فارسی منشی عبد الغفور کا لکھا ہوا کہ جو سرکار شریف پاشا ادام اللہ
تعالی بدولتہ کے خاص مترجم ہین مورخہ ۲۵ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۵
ہجری مقدسہ منمقام مکہ مشرفہ اور یہہ خط جناب حاجی شیخ عبد القادر صاحب کے
کہ جو رئیس معمورہ بمبئی مین ہین نام پر ہی عبارت اوسکی اسطرحسی ہے
حالات اینجوار بدینگونہ کہ افغانان مجاورہ مکہ مشرفہ معظمہ بربعضی اعدار
دین ومخالفان دین متین کہ عبارت لذوہابیان است دعوی بسرکار والی
الحرمین الشریفین یعنی حسیب پاشا نمودند چنانچہ مولوی عبد اللطیف ومولوی
محمود علی ومولوی محمد یک حشمم ومفتی مراد ومولوی عبد الرحمن بنارسی را
تا عرصہ یکماہ در زندان انداختند وکتابہای اوشانرا خانہ تلاشی نمودہ متل

تصنیف الایمان وغیره آورده بحضور پاشا بردند و پاشا مسطور کتاب
مذکور باعث آنکه در هندی بود برائی ترجمه نمودن بعضے کلامهای بے ادبانه
بهندوی دادند و کمترین نیز حسب الارشاد ترجمه بعضے سخنان منتخبه نموده بحضور
گذرانید الحاصل باصلاح و صوابدید عالمان مکه معظمه مردم مذکورین بتاریخ
۱۸ [illegible] پانزده نفر از پلٹن سرکاری روانه جده گشتند اغلب که در عرصه هفت
عشره سوار جهاز خواهند شد برائی اطلاع بطریق خوش خبری بسرکار
دنابعین دین متین بقلم آمد اگر مناسب دانند برای عبرت دیگران چهاپه کنانیده
بجاهای معتبره و طرف دهلی وغیره در ڈاک ارسال دارند ◆ خط میرزا
فارسی امام الدین خان کی طرف سے مقام مکه شرفه مورخه بیسوین ماه جمادی الثانی
سنه ۱۲۶۰ هجری مقدسه محب قلبی و مخلص صمیمی حاجی شیخ عبد القادر صاحب جیکر
زید لطفهم پس از سلام و دعاهای خیر واضح باد لله الحمد و المنة که بنده بخیر
عافیت است صحت و عافیت آن مشفق دوام از حضرت حق جل و علی
مستدعیست مخلص من حال تازه این بلده مقدسه اینست که پنج نفر از
برادران وهابیان بعلت وهابیت تا عرصه یکماه در حبس ماندند و روز
یکشنبه و تاریخ هژدهم جمادی الثانی سنه ۱۲۶۰ هجری بود معه اهل و عیال از شهر
مکه معظمه بدر کرده شدند و بحکم حضرت پاشا ازین مقام متبرک خارج شدند الحمد
لله علی احسانه و جرم ایشان همین بود که انکار تقلید میکردند و مولود شریف را

خواندن و دست بستن را در روضه مقدس و سلام عرض کردن را
بدعت گفتن مذهب ایشان است و بر قول شان شاهدان گذشتند آن
پنج کسان این هستند مفتی مراد بنگالی حافظ عبد اللطیف مولوی محمود علی
مولوی محمد یک چشم مولوی عبد الرحمن بنارسی لیس ایت پنج کسان هنوز
تا وقت روانگی از جده محبوس شده اهند ماند در محبس جده اطلاعا نوشته شد
باید که این خبر را چهاپه کنانیده دهند از اولاد حسن سلام مسنون الاسلام
برسد ۵ خط جوتها عربی مکه معظمه کا مورخه ۲۲ تاریخ جمادی الاخری سنه ۱۲۶۹
هجری جناب عالی انتساب سید حسن بن سید احمد الجعفری کا لکها هوا —
لا یخفاک من مدة سنتین رجل واحد هندی من بنقاله وصل الی ههنا لقصد
الحج اسمه مولوی مراد فی الظاهر کان یبان رجل طیب صاحب طریقة طیبة
وانما الخبث فی الباطن طریقة طریقة الوهابیة الخباث الاعداء وجلس
عند نائب مکة وصنف کتبا علی مذهب الوهابیة وقد جاء مع الکتب من
بلده وقسم علی بعض الناس هنود وسنود وخلافهم الجهال وعلمهم ما فی
الکتب المذکورة مذهب الوهابیة ورغبهم کثیرا علی طریقة الوهابیة وعلم
لما الخبر افندینا حسیب باشا فی الحال ارسل القواصین وطرب علی المولوی
مراد وحضر فی الحال قدام سعادة الباشا وفتح علیه الباشا بما کان فاعل
طریقة الوهابیة والخبیث مراد المذهب اقر قدام الباشا ثم غضب

حسیب باشا غضبا شدیدا علی الخبث مولوی مراد فی الحال فرشید
فرش جماعة جملة فوق الارض وامر الباشا علی القواصین یضربونه الیابسة
فوق اظهارهم وضربوهم ضربا شدیدا ومن بعد الباشا طرحهم فی الحبس
واخذ من مراد الباشا للادب خمسمائة ریال وامر الباشا یسفرونه الی
الساکن فی حبس طول العمر والا یسفرونه الی البند والی آدیرد وبعض
من جماعته شددوا عمال الباشا یفتش علیهم والظاهر سمعنا من جدة طلعوا
المولوی مراد فی مرکب زکریا الی مبنی حیث اعلام لهذا القدر حسیب باشا
رجل نبیه وابیه صاحب عقل وسیاسة وصاحب شجاعة وله هیبة کثیر
ربنا یعلی جاهه ویطول عمره والباشا مکانه یبعث الاخبار لیه فانه
وقت اللیل مره وفی البلد یلبس اللباس لاجل یشم الاخبار ویشوف
احوال الناس ویسمع ما یفعلون وهو حاکم عادل ذهین کثیر والذی هم
عادهم متوجهین ما فیه شک ویخرجهم من مکة المشرفة مسلسلین وینفیهم
من جدة ربنا یهدی الی الصواب ؎ خلاصه ترجمه پوشیده نرہی کہ کئی
برس سے یہاں ایک شخص بنگالی کا مولوی مراد نام حج کے ارادہ سے
رہتا تہا ظاہر میں تو اچہی طریق کا آدمی نظر آتا تہا مگر باطن میں اسکا
عقیدہ وہابی کا تہا اپنی مذہب کی کتابیں بنانے لگا اور ہندوستان
کی کتابیں اس مذہب کی کتابیں اپنی ساتہہ لایا تہا کئی ہندی اور سندی

اس فساد مین پڑی اور جاہل لوگ اوسکے تابعدار بنی اور وہابی کا طریقہ
مکہ مشرفہ مین رواج پانے لگا جب یہہ خبر حسیب باشا سلمہ اللہ تعالی
کو پہنچی جہٹ سپاہی بہیجکر مولوی مراد کو اپنی حضور مین بلوایا
اور پوچہہ پاچہہ کی تب مولوی مراد نے بہی اسبابت کا اقرار کیا
پہر حسیب باشا اسپر بہت غصی ہوا اور فراشونکو حکم دیا اوسکی جماعت
کو زمین پر اوندہے لٹا کر لکڑیون سے تعزیر دی اور قید مین ڈلوایا
آخر مولوی مراد سے تعزیرا پانسو ریال لیئے اور حکم کیا کہ جنتم تک
سواکن کے جزیرہ مین قید رہین یا ہنین تو ملک ہند کو نکالے جاوین
اگر پہر بہی آوین تو پہر بہی نکالے جاوینگے اور بعضے وہابی چہپ
گئی اور بہاگ نکلے حاکم کے لوگ اونکو جستجو کر رہی ہین اور ابہی
مینے سنا ہی کہ مولوی مراد جدی سے زکریا کے جہاز پر سوار ہوکر
منبی کی طرف آتا ہی فقط حسیب باشا بڑا صاحب علم و فہم اور حاکم
عادل ہی سیاست اور شجاعت مین بہی کامل ہی رعیت کی نگہبانی نیز
برظلم ہشیار رہتا تو نکو لباس بدلکر شہر مکہ معظمہ مین پہرتا ہی اور اخبار
ڈہونڈہتا ہی اور سب لوگون کے احوال سے واقف ہوتا ہی اور وہ
بڑا صاحب ذہن عادل حاکم ہی اور یہہ وہابی لوگ یہان آوین
تو بیشک اونکو طوق و زنجیر کرکے مکہ مشرفہ سے خارج کردیگا اللہ تعالے

ایہ

اوسکا ہمیشہ نگہبان اور ہدایت کرنیوالا رہتا ہے ۵ تنبیہ لطیف
جاننا چاہیئے جیسا کہ فضلاء مکہ معظمہ و نواب مستطاب سراج الامراء
عظیم جاہ وغیرہ سلمہم اللہ تعالی نے اس فرقہ وہابیہ کو اپنی جائی حکومت
سے بحجت شرعیہ نکالا ویسا ہی حضرت سلطان ابن السلطان المظفر
من اللہ الرحمن ابو ظفر محمد بہادر شاہ بادشاہ ادام اللہ ذاتہ و جلالہ نے
ہی مسجد جامع شہر دہلی سے سنہ ۱۲۶۲ ہجری مقدسہ مین فرقہ مذکورہ کو اخراج
کیا تفصیل اجمال کی اسطرحسے ہی کہ جبکہ اس فرقہ نے تعصب و شورش
شغب پر کمر باندہی کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام کہنا شروع کیا اور
سلف حضرت یوم پر ایک فتوی واسطے کہلانے قوم جناب شیخ عبد
الوہاب ابن حنبل اپنا کے سنہ ۱۲۶۵ مین لکہا حضرت ظل سبحانی مقبول ربانی
نے اسکا جو چرچا سنا ایک مخمس کہ فی الواقع جواب کرامت سے خالی نہ تہا فرمایا
ہم دو چار اشعار اوسکے بطریق تبرک کے اس عجالہ شریفہ مین لکہتی
ہین تا رسالہ مقصود الاختصار مزین ہو جاوے

مخمس

اگلی ہی لوگ فقہ سی کہتی تہی اگلی	اور گفتگو مسایل فقہ مین یون رہی
سنتے رہی حلال سدا تریل ادہر جبی	لیکن کسوئی الو کی حلت نہین کہی
الو ہی وہ جو کہتا ہی الو حلال ہی	

رہتی ہی وہ مسجد جامع میں جہپر جہاں گرد
یاروں اوراد و ادو تحسین کرکے ہر روز

ایسی ہی جس کے ہو اسلام میں تحقیق حق
ایسا ہو کہ گہر کو خدا کرے اوجاڑ

الو ہی وہ جو کہتا ہی الو حلال ہے

الو کی گوشت نے اوسی یہ مزا دیا
جو روز نے اوسکی اوسکو بہی الو کہلا دیا

حرمت کو اپنی الو کی یوں جو اوڑا دیا
ثابت ان ادین حرام خور کو الو بنا دیا

الو ہی وہ جو کہتا ہی الو حلال ہے

اور بعد اس حلت بوم کے ایک رسالہ دلیل محکم فی نفی اثر القدم لکہکر کہ جسمیں انکار معجزہ نقش قدم بر سنگ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صاف ظاہر و ہویدا ہی تقسیم برادران ہم مشربونکو کروایا اکثر صاحبان ایمان و فضلاء ہذا الزمان بلکہ اکثر اطفال مکتب خوان تک جسارت بر خسارت اس فریق عصیان غریق سے متعجب و حیران و انگشت بدندان ہو کر کہتی ہیں کہ خداوندا کیونکر کلمہ گوئی محمدی مقر فضایل احمدی کے دہان و زبان قلم پر کلمہ نفی اپنی مسلم رسول اکرم کے اثر قدم کی نسبت آسکتا ہی بجز تابعان ابوجہل و پیروان مسیلمہ کذاب کے الغرض ہمنی اوس رسالہ مذکورہ کو بوجہ احسن مردود و مخدوش کرکر رسالہ صیانۃ العوام عن السیئات والآثام الملقبہ بالسیف المسلول علی من انکر اثر قدم الرسول میں ثبوت نقش قدم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیث و تفسیر و اقوال صحابہ کرام و علمائے

نادر رسالی متقام سی کرکر چھپواکر تقسیم درمیان جماعت اہل اسلام کے کر
ہی اکثر صاحبان اسلام بسبب اقتضائی ایمانی و حمیت اسلامی کے دیکھکر
بہت مبشر و خرم و خوشنود ہوئے بلکہ قایل تھے بقول اہل عرب بالکل فرحم
مومنی واسطے ہر منکرین بد اعتقاد کے پس جبکہ اس گروہ شقاوت
پژوہ سے کلمات انکاری بسبب سوء اعتقاد و بد افعالی بہ تبرکات حضرت
رسول رحمانی و اولیای صمدانی و دیگر مقربات مہلکات باغوای شیطانی
و ہوای نفسانی سے ظاہر ہونے لگے حضرت حضور والا ادام اللہ اقبالہ
نے بامداد عنایات الٰہی و تائیدات نا متناہی کے کہ اوپر حضرت موصوف
سکری مسجد جامع شہر دہلی سے نوازش علی و محبوب علی وغیرہ کو
کہ رئیس اس گروہ مزبورہ کے ہیں بعلت مذکورہ سنہ ۱۲۶۲ ہجری

مقدسہ میں اخراج کیا الحمد للہ رب العالمین
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ
و اصحابہ اجمعین
تمام

6602